www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

انتساب ... 9
حرف تمنا ... 10
تقریظ از: [رحمت اللہ شاکر ﷾] ... 12
تقریظ از: [خواجہ محمد عدنان ﷾] ... 13
تقریظ از: [محمد یحیٰ شاہین ﷾] ... 14
تقریظ از: [یٰسین ہزاروی ﷾] ... 15
تقریظ از: [عبداللہ بن حافظ عبدالمنان نورپوری ﷾] ... 16
مقدمہ مصنف ... 17
مقدمہ کتاب: تاریخ واصول حدیث ... 19
ابتدائی اصطلاحات ... 21
اصول حدیث کی تعریف، موضوع اور فائدہ ... 21
حدیث وخبر، اثر اور دوسری اصطلاحات ... 22
حدیث قدسی ... 23
سند ... 23
متن ... 23
اسناد ... 24
مسند ومسنِد ... 24
محدث ... 24
روایت ودرایت ... 25
حافظ ... 25
خبر کی تقسیم: متواتر اور آحاد کی طرف ... 26
خبر متواتر ... 26
متواتر کی اقسام ... 26

مکتبہ سید الشہداء
ابو محمد عبدالغفار بن عبدالخالق
هدية من مكتبة سيد الشهداء لا يجوز بيعه
یہ کتاب ہدیہ ہے بیچنا منع ہے
گلی نمبر 4 سرفراز کالونی گوجرانوالہ
0321-7459754-0331-4645651

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- متواتر کی شرائط 26
- متواتر کا حکم 27
- اخبار آحاد 29
- اخبار آحاد کی اقسام 30
- خبر مشہور 30
- خبر عزیز 31
- خبر غریب 32
- غریب کی اقسام 32
- آحاد کی تقسیم: مقبول اور مردود کی طرف 35
- خبر مقبول اور اس کا حکم 35
- خبر واحد محتف بالقرائن اور اس کی اقسام 35
- مقبول کی تقسیم: صحیح اور حسن کی طرف 37
- صحیح لذاتہ 37
- تعریف کی شرح 37
- صحیح کے مراتب 38
- شیخین کی شرط 40
- حسن لذاتہ 42
- صحیح لغیرہ 42
- حسن لغیرہ 43
- ترمذی وغیرہ کا قول: "حدیث حسن صحیح" ہے 44
- ترمذی کا قول: "حدیث حسن غریب" ہے 45
- زیادت ثقہ اور خبر کی محفوظ وشاذ کی طرف تقسیم 45
- خبر معروف ومنکر 47
- متابعت اور اس کی اقسام 48
- متابع، شاہد، اعتبار 50
- خبر مقبول کی تقسیم 52

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- جب دو مقبول احادیث میں تعارض پیدا ہو جائے؟ 54
- نسخ اور اس کو پہچاننے کے طریقے 55
- خبر مردود اور رد کے اسباب 57
- سقط کی اقسام 57
- مردود کی سقط کے اعتبار سے تقسیم 58
- خبر معلق 58
- تعدیل مبہم 59
- خبر مرسل 59
- مرسل کا حکم 60
- مراسیل صحابہ 61
- خبر معضل 61
- خبر منقطع 61
- خبر مدلس 62
- تدلیس کی اقسام 62
- مرسل خفی 63
- تدلیس اور مرسل خفی میں فرق 63
- وہ امور جن سے تدلیس اور ارسال خفی پہچانا جاتا ہے 64
- راوی میں جرح وطعن کے اسباب 66
- کذب الراوی (موضوع) 66
- موضوع اور اس کو روایت کرنے کا حکم 67
- احادیث وضع کرنے کے اسباب 67
- وضع کو پہچاننے کے طریقے 67
- التھمة بالکذب (متروک) 70
- فحش الغلط، کثرة الغفلة، فسق الراوی (منکر) 70
- وہم راوی (معلول) 71
- مخالفة الراوی 72

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- خبر مدرج 72
- مدرج کی اقسام 72
- ادراج کے اسباب وحکم اور پہچاننے کے طریقے 73
- خبر مقلوب 74
- متصل سند میں زیادتی 75
- خبر مضطرب 75
- خبر مصحف، خبر محرف 76
- جہالت راوی 79
- مجہول کی اقسام 80
- مبہم اور اس کی روایت کا حکم 80
- بدعت 81
- سوء حفظ 83
- خبر کی تقسیم مرفوع، موقوف اور مقطوع کی طرف 85
- مرفوع اور اس کی اقسام 85
- موقوف صحابی اور صحبت کی پہچان کے طریقے 87
- مقطوع کی تعریف اور مقطوع اور منقطع میں فرق 88
- صحابی کی تعریف 89
- تابعی 89
- مخضرم 89
- علو ونزول 90
- خبر کی عالی ونازل کی طرف تقسیم 90
- نسبی کی اقسام 91
- موافقت 92
- بدل 92
- مساوات 92
- مصافحہ 93

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- اقران اور مدبج کی روایت 94
- اکابر کا اصاغر سے روایت کرنا اور اس کے برعکس 95
- جس نے حدیث بیان کی اور بھول گیا 97
- تحمل حدیث اور ادائے حدیث کے طریقے 99
- تحمل کے طریقے اور ادائے حدیث کے صیغے 99
- سماع 100
- قراءت 100
- اجازہ 101
- مناولہ 102
- مکاتبہ 103
- وجادہ 103
- اعلام 104
- وصیت 104
- جرح وتعدیل 105
- تعدیل کے مراتب 106
- جرح کے مراتب 106
- تقسیم خبر باعتبار معرفت رواۃ 108
- سابق ولاحق 108
- مہمل 109
- مسلسل 110
- متفق ومتفرق، مؤتلف ومختلف، متشابہ 111
- متفق ومتفرق 111
- مؤتلف ومختلف 112
- متشابہ 112
- مذکورہ اقسام سے ماخوذ متفرع اقسام 113
- طبقات رواۃ 114

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- معرفت تاریخ پیدائش و وفاتِ رواۃ 114
- معرفت شہر و وطن رواۃ 114
- اسماء، کنیت و انساب، القاب، موالی کی پہچان 115
- مجرد اسماءِ رواۃ کی پہچان 117
- مفردِ اسماء رواۃ کی پہچان 118
- نسبت رواۃ کی پہچان 119
- لقب و نسبت رواۃ 119
- موالی 120
- ولاء کی اقسام 120
- بہن بھائی رواۃ کی پہچان 120
- سماع و روایت حدیث کی پہچان 122
- حدیث لکھنا و موازنہ کرنا اور بیان کرنا اور حصول کے لیے سفر کرنا 122
- حدیث کا تقابل کرنا 122
- حدیث لینا، سننا 123
- حدیث بیان کرنا 123
- حصول حدیث کے لیے سفر کرنا 123
- حدیث کے موضوع پر تصنیف کرنا 124
- تصنیف کی اقسام 124
- جوامع، مسانید 124
- معاجم 125
- علل، معلول 125
- اجزاء 125
- اطراف 125
- مستدرکات 126
- مستخرجات 126
- شیخ و طالب علم کے آداب 127

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انتساب!

تمام مشفق اساتذہ کرام (حفظہم اللہ) خصوصاً شیخ الحدیث والتفسیر مولانا عبدالحمید محدث ہزاروی (حفظہ اللہ) محدث زماں بخاری وقت مولانا حافظ عبدالمنان محدث نور پوری (رحمہ اللہ) جن کے خرمن علم سے خوشہ چینی نصیب ہوئی اور مشفق والدین جن کی خصوصی توجہ، تربیت اور دعاؤں سے یہ بندہ ناچیز اس قابل ہوا۔

کتبہ!

ابو محمد عبدالغفار بن عبدالخالق (عفی اللہ عنہ)

متعلم: مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب

سابق مدرس: الجامعۃ الحرمین اہلحدیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرف تمنا

سنہری سلسلہ حصولِ علم

آج کل ہر طرف سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور دورہ ہے۔ دنیا میں ایک دوڑ لگی ہوئی ہے کہ حصول علم کے ذرائع کو کس طرح آسان سے آسان تر بنایا جا سکے۔ تاکہ پسماندگی اور جہالت کو خواندگی اور علم کے نور سے دور کیا جا سکے۔ دنیا کو جلد از جلد اور آسان ترین پیرائے میں زیور علم سے آراستہ و پیراستہ کیا جا سکے۔ بعض لوگوں نے دقیق انگریزی و عربی کتب کو اردو کے قالب میں ڈھال کر پیش کیا ہے۔ بعض نے اس کو ویڈیو فلم کی صورت میں فلما کر پیش کیا ہے۔ بعض نے بعض دوسرے سمعی و بصری طریقے اختیار کیے ہیں۔ یہی صورت حال اسلامی علوم وفنون میں ایک عرصہ سے جاری و ساری ہے۔ دین اسلام کی مشکل کتب کو بعض لوگوں نے کچھ آسان ترین اسلوب میں ترجمہ کر کے پیش کیا ہے، تاکہ ہر طالبعلم کے دل و دماغ میں علوم وفنون کو راسخ کیا جا سکے۔

پاکستان میں ایسے لوگوں میں ہمارے فاضل نوجوان سکالر ابومحمد عبدالغفار بن عبدالخالق بھائی بھی ہیں جو کہ فی الحال مدینہ یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں۔ وہ ہر وقت اس کوشش و غور وفکر میں محو رہتے ہیں کہ مدارس دینیہ کے طلبہ کے نصاب کو آسان سے آسان پیرائے میں کس طرح پیش کیا جائے کہ جس سے ان کے ذوق علم میں اضافہ ہو اور وہ مجبوری، بے دلی اور صرف امتحان پاس کرنے کی ضرورت کے تحت وقتی طور پر ہی تیاری نہ کریں بلکہ ان کا مقصود یہ ہے کہ وہ دلجمعی رغبت و دلچسپی کے ساتھ کتب دینیہ میں موجود علم کے خزانے کو اپنے دل و دماغ کے نہاں خانوں میں اتارتے جائیں اور یوں جید اور راسخ فی العلم علماء بن کر امت محمدیہ میں اپنا مثبت تعمیری کردار ادا کریں۔

اسی سلسلہ میں موصوف نے کئی مروجہ نصاب کی کتب پر طبع آزمائی کی ہے اور ان کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہایت آسان اور عام فہم اسلوب میں ڈھال کر تشنگان علم دین کے سامنے پیش کیا ہے۔ طلباء دین کو اپنی علمی پیاس بجھانے اور عام فہم آسان طریقوں سے علم حاصل کرنے کے لیے اُن کی کتب کا پہلی فرصت میں مطالعہ کرنا چاہیے۔ فاضل نوجوان مصنف نے مختلف مشکل کتب کو مختصر مگر جامع پُر مغز سوال و جواب کی صورت میں پیش کر کے طلبہ کے لیے دقیق کتب کو سمجھنا نہایت آسان بنا دیا ہے، اب تک ان کی مندرجہ ذیل کتب سوال و جواب کی صورت میں منظر عام پر آ چکی ہیں:

1. شرح مائة عامل سوالاً جواباً
2. اطيب المنح سوالاً جواباً
3. شرح نخبة الفكر سوالاً جواباً
4. هداية النحو سوالاً جواباً
5. الفوز الكبير سوالاً جواباً

اب شرح نخبة الفكر سوالاً جواباً پوری تزک و احتشام کے ساتھ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ کریم سے دعا ہے کہ وہ ان کی کاوشوں کو قبول فرمائے اور ان سے اپنے دین کی سربلندی کا زیادہ سے زیادہ کام لے۔ آمین یا رب العالمین

موصوف حافظ عبد المنان نور پوری رحمہ اللہ اور حافظ عبد السلام بن محمد حفظہ اللہ کے ہمسایہ بھی ہیں اور حافظ عبد المنان نور پوری رحمہ اللہ کے کامیاب و قابل شاگردوں میں شامل ہیں۔ موصوف ان بزرگوں کے اسلوب میں دعوت دین کے فریضہ کو سرانجام دینے کے لیے پُر جوش بھی ہیں اور پُر عزم بھی۔ کتاب و سنت کی اشاعت کے مثالی ادارے دارالابلاغ اور راقم ناچیز کے ساتھ ان کی خصوصی محبت ہے۔ اللہ کریم اسے قائم رکھے آمین اور ہماری دین اسلام کی ترویج و اشاعت کے لیے جاری کوششوں کو قبول فرمائے۔ آمین

خادم کتاب و سنت

محمد طاہر نقاش

۲۰ جولائی ۲۰۱۸ء، لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ از: رحمت اللہ شاکر (حفظہ اللہ)

فاضل مدرس: جامعہ اسلامیہ سلفیہ مسجد مکرم اہلحدیث

اللہ خالق و مالک ہے، جس نے کائنات کا اتنا بڑا نظام ترتیب دیا اور اس کو چلانے کا پورا بندوبست فرمایا ہر مخلوق کی ضروریات کا پورا خیال کرتے ہوئے اس کا وافر ذخیرہ زمین میں رکھا، تمام مخلوقات میں سے انسان اشرف ہے، اس کو جسمانی ضروریات کے ساتھ ساتھ اپنے خالق و مالک کی پہچان کے لیے ہدایت و راہنمائی کی ضرورت تھی جو اس کے مقصد تخلیق کو واضح کر دے اس کے لیے آسمان سے وحی نازل فرمائی جو قرآن وحدیث کے مجموعے کا نام ہے، اور اس کو اتنا آسان بنا دیا کہ ہر انسان اس سے اپنی ضرورت کی حد تک معمولی سی کوشش سے استفادہ کر سکتا ہے، لیکن اس میں رسوخ ومہارت پیدا کرنے کے لیے عربی زبان کے قواعد وضوابط کو سمجھنا ضروری ہے تا کہ اہل علم کو قرآن وسنت کی صحیح معرفت حاصل ہو اور اس کی روشنی میں لوگوں کی راہنمائی کر سکیں لہذا دین کے طالب علم کے لیے مختلف علوم وفنون مثلاً نحو، صرف، اصول حدیث وغیرہ میں کافی حد تک مہارت ضروری ہے عربی زبان میں یہ ذخیرہ وافر موجود ہے، ان کے تراجم اور شروحات مارکیٹ میں دستیاب ہیں جن سے کافی حد تک معاملہ آسان ہو گیا چونکہ آئے دن سہولت در سہولت کی تلاش جاری ہے لہذا اس مقصد کے تحت ابو محمد عبدالغفار بن عبدالخالق (متعلم: مدینہ یونیورسٹی) نے ''شرح نخبة الفکر'' کو سوالا جوابا تحریر کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے مزید دین حنیف کی خدمت کا شرف بخشے کتاب وسنت کے معاون علوم وفنون کی خدمت کے ساتھ ساتھ اصل علم قرآن وحدیث کی خدمت کا شرف بھی نصیب فرمائے۔ آمین یا رب العالمین

کتبہ: رحمت اللہ شاکر

فاضل مدرس: جامعہ اسلامیہ سلفیہ مسجد مکرم اہلحدیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ از: خواجہ محمد عدنان (ﷺ)

مدیر وشیخ الحدیث :الجامعة الحرمین اہلحدیث

نحمده ونصلى على رسوله الكريم امابعد!

حضرت عبداللہ بن مبارک (رحمہ اللہ) کا قول ہے:

(الاسناد من الدين ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء) سندیں دین میں سے ہیں اگر سندیں نہ ہوتی تو جس کی جو مرضی ہوتی وہ کہہ دیتا۔

علم حدیث کے تحقیقی مطالعہ کے لیے مصطلحات محدثین کا جاننا نہایت ضروری ہے اور خوش قسمت ہے وہ شخص جو کتاب وسنت پر سلف صالحین کے فہم کی روشنی میں عمل کرتا ہے اور ہر وقت احادیث کی تحقیق اور جستجو کرتا ہے اوران پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

اللہ رب العزت جس کسی سے کام لینا چاہتے ہے تو اس کو ہر قسم کی توفیق عنایت فرماتے ہیں، اور یہ محض اللہ کا فضل ہے (ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء)

محترم بھائی ابو محمد عبدالغفار بن عبدالخالق (مدظلہ العالی) (متعلم :مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب) کی کتاب ''اردو خلاصہ'' شرح نخبة الفكر ''سوالا جوابا'' دیکھ کر بہت زیادہ خوشی ہوئی اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالی ان کی اس محنت کو طلباء حدیث کے لیے مفید بنائے اور مصنف کے لیے اس کتاب کو توشہ آخرت بنائے۔

آمین یارب العالمین

مکتبہ: خواجہ محمد عدنان

(مدیر وشیخ الحدیث :الجامعة الحرمین اہلحدیث)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تقریظ از: محمد یحییٰ شاھین (حفظہ اللہ)

فاضل مدرس: الجامعة الحرمین اہلحدیث

الحمدللہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ اما بعد!

ماہ جولائی کے اس شدید گرم موسم میں لکھنا منقطع کیا ہوا ہے پر دل کا کیا کیا جائے مدینہ سے ہماری الفت ہے ہی بہت زیادہ، مدینہ ہماری محبتوں، راحتوں کا مرکز ہے، مدینہ مسکن خیر الانام ہے، خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہیں دیار نبی ﷺ میں رہنا نصیب ہو جائے، کیا کہنے ان طالب علموں کے جو جوار رحمت میں کتاب وسنت کا لازوال علم حاصل کر رہے ہیں۔

انہی موتیوں کی لڑی کا ایک نگینہ الجامعة الحرمین کے سابق مدرس ابو محمد عبدالغفار بن عبدالخالق (متعلم: مدینہ یونیورسٹی) ہیں جنہوں نے خواہش کی کہ موصوف کی کتاب "شرح نخبة الفکر سوالاً جواباً" پر ایک نظر ہو جائے اور چند سطور لکھ دی جائیں لہذا انکار ممکن نہ تھا کیونکہ میرا ایمان ہے کہ شہر رسول ﷺ سے وابستہ ہر چیز سے محبت خود آقا ﷺ سے محبت ہے

موصوف مدینہ یونیورسٹی کے انتہائی ذہین، ہونہار، محنتی طالب علم ہیں تین کتب شرح مائة عامل، هداية النحو اور شرح نخبة سوالاً جواباً لکھ چکے ہیں اللہ زور قلم اور زیادہ کرے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ "اردو خلاصہ شرح نخبة الفکر سوالاً جواباً" کو سند قبولیت عطا فرمائے اور موصوف، ان کے والدین اور اساتذہ و جملہ معاونین کے لیے ذخیرہ آخرت و ذریعہ نجات بنائے، اور الجامعة الحرمین کے تمام اساتذہ وطلباء خصوصا الشیخ عبدالودود بن عبدالخالق برادر اکبر ابو محمد عبدالغفار بن عبدالخالق کو تادم آخر دین حنیف کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یارب العالمین

العبد الفقیر: محمد یحییٰ شاھین

خادم الجامعة الحرمین اہلحدیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ از: یٰسین ہزاروی (حفظہ اللہ)

فاضل مدرس: جامعہ اسلامیہ سلفیہ مسجد مکرم اہلحدیث

نحمده ونصلی علی رسوله الكريم اما بعد!

علم مصطلح الحدیث ایک اہم علم ہے، جس پر حدیث کی صحت و سقم کا انحصار ہوتا ہے جس کی معرفت سے حدیث کے مقبول و مردود ہونے کا ادراک ہوتا ہے اس فن میں محدثین علمائے کرام نے بہت سی کتب لکھیں ہیں پھر انکی تراجم و شروحات بھی لکھی ہیں۔

اس سلسلہ کی ایک اہم کڑی "شرح نخبة الفكر" کی تسہیل سوالاً جواباً کی صورت میں ہے جو ہمارے عزیزم مولانا ابو محمد عبدالغفار بن عبدالخالق صاحب (متعلم: مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب) کی تالیف ہے یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ کسی کتاب کو حل کرنے اور سمجھنے کے لیے سوال و جواب کا انداز ایک نہایت مؤثر طریقہ ہے اس لیے موصوف نے "من اطيب المنح فی علم المصطلح" کی تسہیل میں سوال و جواب کا طریقہ اختیار کیا۔

اللہ تعالیٰ موصوف کی زندگی میں برکتیں نازل فرمائے اور دین حنیف کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور قبولیت سے نوازے۔

آمین یارب العالمین

کتبہ: یٰسین ہزاروی

فاضل مدرس: جامعہ اسلامیہ سلفیہ مسجد مکرم اہلحدیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ از: عبداللہ بن حافظ عبدالمنان نور پوری (حفظہ اللہ)

متعلم: مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب

الحمد للّٰہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ امابعد!

حدیث کے حقیقی مطالعہ کے لیے اصطلاحات محدثین کا جاننا بہت ضروری ہے اور خوش قسمت ہے وہ شخص جو کتاب وسنت پر سلف صالحین کے فہم کی روشنی میں عمل کرتا ہے اور ہر وقت احادیث کی تحقیق کی جستجو میں رہتا ہے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

ہر دور میں علماء نے علم مصطلح میں کتب اور ان کی شروحات تحریر کی اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی ''شرح نخبة الفکر'' کی تسہیل سوالاً جواباً کی صورت میں ہے جو ہمارے بھائی مولانا ابو محمد عبدالغفار بن عبدالخالق صاحب (متعلم: مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب) کی قابل تعریف کوشش ہے، یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ کسی کتاب کو حل کرنے اور سمجھنے کے لیے سوال وجواب کا انداز ایک نہایت مؤثر طریقہ ہے۔

اللہ رب العزت جس کسی سے کام لینا چاہتے ہے تو اس کو ہر قسم کی توفیق عنایت فرماتے ہیں، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی اس محنت کو طلباء حدیث کے لیے مفید بنائے اور مصنف کے لیے اس کتاب کو توشہ آخرت بنائے۔

آمین یارب العالمین

کتبہ: عبداللہ بن حافظ عبدالمنان نور پوری

(متعلم: مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ از: مصنف

الحمد لله وحده والصلاة والسلام علی من لا نبی بعده امابعد!

کتاب اللہ کی تعلیم کے بعد اگر سب سے زیادہ کسی علم اور فن کی عظمت و مقام ہے تو وہ مصطلح الحدیث کا ہے اسی فن سے ہم صحیح احادیث کو ضعیف سے الگ کر سکتے ہیں، محدثین کرام نے قرآن و حدیث کی روشنی میں احادیث کی صحت وضعف کو پرکھنے کے لیے چند اصول و ضابطے قائم کیے جن کی روشنی کے تحت ہم صحیح وحسن احادیث کو ضعیف وموضوع سے الگ کر سکتے ہیں۔

اور زمانہ قدیم سے علماء کرام نے اس فن میں بہت زیادہ کتب تحریر کی اور بہت سو نے ان کی شروحات لکھی، کئی ایک کتب تو ایسی ہیں جن کی بیسیوں شروحات لکھی جا چکی ہیں، لیکن اس کے باوجود ہر شرح کے بعد مزید کام کی ضرورت پڑتی ہے، تو اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے بندہ ناچیز نے "علم المصطلح" کی اہم کتاب (شرح نخبة الفكر) کو سوال وجواب کی شکل دے دی تا کہ ان قواعد کو سمجھنے میں آسانی ہو کیونکہ سوال و جواب کی صورت میں بات زیادہ ذہن نشین ہوتی ہے۔

اور یہ اللہ احکم الحاکمین کا خصوصی کرم ہے کہ اس نے اپنے فضل سے اپنے اس بندہ ناچیز سے اپنے دین کا ادنیٰ سا کام لے لیا ورنہ میں اس قابل کہاں تھا کہ یہ کام کر سکتا۔

اس کتاب کو سوال و جواب کی صورت میں پیش کرنے کا مقصد اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہے، کیونکہ یہ نبی کریم ﷺ کے صحیح فرامین کو سقیم سے الگ کرنے کا ذریعہ ہے۔

میں اپنے تمام معاونین کا انتہائی مشکور ہوں خصوصاً الشیخ رحمت اللہ شاکر (ﷺ) فاضل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مدرس: جامعہ اسلامیہ سلفیہ مسجد مکرم اہلحدیث اور الشیخ خواجہ محمد عدنان (حفظہ اللہ) مدیر و شیخ الحدیث: الجامعة الحرمین اہلحدیث کا جنہوں نے اصلاح فرمائی اور قدم قدم پر مفید مشوروں سے نوازا اور میں مولانا طاہر نقاش (حفظہ اللہ) مدیر: مکتبہ دارالابلاغ کا بھی بہت زیادہ مشکور ہوں جنہوں نے اس کتاب کو طبع کر کے قارئین کی نظر کیا اور دیگر حضرات کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے کسی بھی لحاظ سے حوصلہ افزائی کی اللہ تعالیٰ ان سب کے علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائے، اوران سب سے دین کا زیادہ سے زیادہ کام لے۔

اور آخر میں اپنے محسن استاذ الشیخ خواجہ محمد عدنان بن فضیلۃ الشیخ مولانا خواجہ محمد قاسم صاحب (مدیر و شیخ الحدیث: الجامعة الحرمین اہلحدیث) کا دوبارہ شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے دور طالب علمی میں تدریس کا شوق دلا کر مجھے آج اس قابل بنایا کہ میں نے یہ کام کیا، اور اس کتاب کو مکمل پڑھ کر آج بھی میری حوصلہ افزائی۔ (فجزاه الله خير الجزاء في الدنيا والآخرة)

معزز قارئین: سے گزارش ہے کہ دوران مطالعہ جہاں بھی سہو پائیں تو ضرور مطلع فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اصلاح کی جاسکے۔

اللہ تعالیٰ سے التجا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو ہمارے لیے صدقہ جاریہ بنائے اور اس کا نفع عام کر دے اور اس کو میرے اور میرے تمام معاونین کے لیے توشہ آخرت بنادے۔

کتبہ: ابو محمد عبدالغفار بن عبدالخالق

معلم: مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب

سابق مدرس: الجامعہ الحرمین اہلحدیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

تاریخ وتدوین اصول حدیث

سوال......: اصول حدیث کی تدوین کے مراحل کیا ہیں؟

جواب......: اصول حدیث کے موضوع پر متقدم و متاخر علماء کی بہت ساری کتب موجود ہیں، لیکن سب سے پہلے اس فن میں قاضی ابو محمد رامہرمزی نے ایک ابتدائی کتاب الگ تصنیف کی جس کا نام انہوں نے "المحدث الفاصل" رکھا لیکن وہ اسے مکمل نہ کر سکے، اور ابوعبداللہ حاکم نیشاپوری نے "معرفۃ علوم الحدیث" تصنیف کی لیکن وہ اس کی مہذب و مرتب نہ کر سکے، پھر ان کے بعد ابونعیم اصفہانی آئے تو انہوں نے حاکم کی کتاب پر استخراجا کام کیا اور پیچھے آنے والوں کے لیے کئی چیزیں چھوڑ دیں، پھر ان کے بعد خطیب ابوبکر بغدادی آئے انہوں نے روایت کے قوانین میں "الکفایۃ" اور اس کے آداب میں "الجامع لآداب الشیخ والسامع" تصنیف کیں اور اس کے علاوہ فنون حدیث کے فن میں سے ایسا کوئی فن نہیں جس میں انہوں نے الگ الگ کتب تصنیف نہ کیں ہوں، حافظ ابوبکر بن نقطہ نے کہا کہ: خطیب کے بعد جو بھی آیا وہ ان کی کتب کا محتاج ہے۔

پھر خطیب کے بعد جو بھی آیا اس نے اس فن میں بہت کچھ تحریر کیا، پھر قاضی عیاض آئے تو انہوں نے اس فن میں کچھ چیزیں (مواد) جمع کی جس کا نام انہوں "الالماع" رکھا، پھر اس کے بعد ابوحفص عمر میانجی آئے تو انہوں نے (اس فن میں) ایک جزء (رسالہ) تالیف کیا جس کا نام "مالا یسع المحدث جھلہ" رکھا، اس کے علاوہ اور بہت سی مشہور مفصل، باشرح ومختصر، آسان فہم کتب تحریر کی گئیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں تک کہ حافظ، فقیہ تقی الدین ابوعمرو عثمان بن صلاح عبدالرحمٰن شہرزوری، دمشق آئے تو جب وہ مدرسہ اشرفیہ، دارالحدیث میں تدریس حدیث کے لیے فائز ہوئے تو انہوں نے اپنی مشہور کتاب ''مقدمہ ابن الصلاح'' کو جمع کیا اور آہستہ آہستہ اس کی املاء کروائی اسی وجہ سے اس کی مناسب ترتیب سامنے نہیں آسکی اور خطیب کی متفرق تصانیف کا اہتمام کیا اور ان کے متفرق مقاصد کو جمع کیا اور اس میں دوسری کتب سے ان کے اہم فوائد ملا دیئے تو انہوں نے اس کتاب میں وہ کچھ جمع کر دیا جو مختلف جگہوں پر تھا، تو اسی وجہ سے علماء نے ان پر اتفاق کیا اور انہی کے طریقے پر چلے، کتنے ہی ایسے ہیں جنہوں نے اس (مقدمہ ابن الصلاح) کو شعروں میں منظم کیا اور کچھ نے اس کا اختصار کیا اور کچھ نے اس پر استدراک و معارضہ کیا، مجھ سے بھی بعض احباب نے خواہش کی کہ میں بھی اس (مقدمہ) کی تلخیص کروں لہٰذا میں نے بھی چند اوراق میں مہم باتیں نادر ترتیب کی ساتھ تحریر کر دیں اور عمدہ نکات، فائدہ مندز وائد کا اضافہ کر دیا اور اس کا نام ''نخبة الفكر في مصطلح اهل الاثر'' رکھا۔

پھر احباب نے مجھ سے دوبارہ خواہش کی کہ میں اس کی ایسی شرح تحریر کروں جو اس کے رموز کو حل کرنے والی ہو اور مبتدی پر مخفی مطالب کی وضاحت کرنے والی ہو، تو میں نے اس بات کی امید کرتے ہوئے اس کی شرح تصنیف کی کہ میرا نام ان مصنفین (خدام دین) کی فہرست میں شامل ہو جائے۔

تو میں نے اس کی شرح کو بہت وضاحت کے ساتھ تحریر کیا اور اس کی شکوک کو رفع کرنے کے لیے علتوں کو کھول کر بیان کر دیا، اور اس کی پوشیدہ باتوں سے خبردار کیا کیونکہ گھر والا جو اس میں ہو اسے خوب جانتا ہے، تو میرے لیے واضح ہوا کہ اس کتاب میں نکات کو تفصیل سے بیان کرنا اور ان کی وضاحت کرنا زیادہ اچھا اور لائق تحسین ہے تو میں نے اللہ کی توفیق طلب کرتے ہوئے ان نکات کو اس کتاب میں ذکر کر دیا حالانکہ ایسا کرنے والے لوگ بہت کم ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابتدائی اصطلاحات

سوال......: شرح نخبۃ الفکر کے مصنف کا کیا نام ہے؟

جواب......: شرح نخبۃ الفکر کے مصنف کا نام ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی ہے۔

سوال......: شرح نخبۃ الفکر کا کیا معنیٰ ہے؟

جواب......: شرح نخبۃ الفکر فی مصطلح اهل الأثر کا معنیٰ محدثین کی اصطلاحات (اصول حدیث) کے متعلقہ منتخب افکار ونظریات کی وضاحت۔

اصول حدیث کی تعریف

موضوع اور فائدہ

سوال......: اصول حدیث کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: اصول حدیث: ان اصول اور قواعد کا علم ہے جن سے مقبول و مردود ہونے کے اعتبار سے سند اور متن کے حالات معلوم کیے جاتے ہیں۔

سوال......: اصول حدیث کا موضوع کیا ہے؟

جواب......: موضوع: مقبول ومردود ہونے کی حیثیت سے سند ومتن ہوتے ہیں۔

سوال......: اصول حدیث کا فائدہ اور غرض وغایت کیا ہے؟

جواب......: فائدہ، غرض وغایت: احادیث میں سے صحیح احادیث کو ضعیف سے الگ کرنا ہے۔

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث و خبر

اثر اور دوسری اصطلاحات

سوال.....: حدیث کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کیا ہے؟

جواب.....: حدیث کی لغوی تعریف: "الحدید" نئی بات ہے۔

اصطلاحی تعریف: حدیث وہ قول یا فعل یا تقریر یا وصف خَلقی یا خُلقی ہے جو نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کیا گیا ہو۔

سوال.....: خبر کی اصطلاحی تعریف کیا ہے؟

جواب.....: خبر: کی اصطلاحی تعریف: اس کی تین تعریفات کی گئی ہیں:

① خبر جمہور محدثین کے نزدیک حدیث کا ہم معنی ہے۔

② حدیث جو نبی ﷺ سے منقول ہو اور خبر جو غیر نبی سے منقول ہوں۔

③ خبر احادیث نبوی اور حوادث تاریخی دونوں پر بولا جاتا ہے۔

ان میں عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے، تو اس نسبت سے ہر حدیث خبر ہے لیکن ہر خبر حدیث نہیں۔

اور خبر بیان کرنے والے کو اخباری اور حدیث بیان کرنے والے کو محدث کہتے ہیں۔

سوال.....: اثر کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کیا ہے؟

جواب.....: اثر: کی لغوی تعریف: "بقية الشيء" کسی چیز کا باقی ماندہ حصہ۔

اصطلاحی تعریف: ① اثر ان اقوال اور افعال کو کہتے ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ سے منقول ہوں۔

② بعض کے نزدیک اثر، حدیث کے ہم معنی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث قدسی

سوال:......حدیث قدسی کسے کہتے ہیں؟

جواب:......حدیث قدسی: وہ ہے جسے نبی اکرم ﷺ اللہ عزوجل کی طرف نسبت کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں۔

سوال:......حدیث قدسی اور قرآن کریم میں کیا فرق ہے؟

جواب:......حدیث قدسی اور قرآن کریم میں فرق: قرآن کے الفاظ معجزہ ہیں، اور اس کی تلاوت عبادت ہے، اور اس کے ثبوت کے لیے تواتر شرط ہے۔

اور حدیث قدسی کے الفاظ معجزہ نہیں اور نہ اس کی تلاوت عبادت ہے اور نہ اس کے ثبوت کے لیے تواتر شرط ہے، احادیث قدسیہ سو سے زائد ہیں۔

سند

سوال:......سند کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کیا ہے؟

جواب:......سند: لغوی معنی: "المعتمد" جس پر اعتماد کیا جائے۔

اور اس کا اصطلاحی معنی: "سلسلة الرجال الموصلة الی المتن" راویوں کا ایسا سلسلہ جو متن تک پہنچا دے۔

متن

سوال:......متن کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کیا ہے؟

جواب:......متن: لغوی معنی: "ما صلب وارتفع من الارض" زمین کا وہ حصہ جو سخت ہو اور ابھرا ہو۔ اصطلاحی معنی: کلام کا وہ حصہ جہاں پر سند ختم ہو جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسناد

سوال......: اسناد کے کیا معانی ہیں؟

جواب......: اسناد: کے مندرجہ ذیل دو معانی ہیں:

①:...... حدیث کو سند کے ساتھ اس کے قائل کی طرف منسوب کرنا۔

②:...... راویوں کا ایسا سلسلہ جو متن تک پہنچا دے، یہ سند کے ہم معنی ہے۔

مسنَد و مسنِد

سوال......: المُسنَد کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: المُسنَد: اس کے مندرجہ ذیل دو معانی ہیں:

①:...... وہ کتاب جس میں ایک صحابی یا زیادہ کی احادیث علیحدہ علیحدہ جمع کی گئی ہوں، مثلاً: مسند عبداللہ بن عمر، محمد بن ابراہیم کی تصنیف۔

②:...... رسول اللہ ﷺ کی وہ مرفوع حدیث جو سند کے اعتبار سے متصل ہو۔

سوال......: المُسنِد کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: المُسنِد: وہ راوی ہے جو حدیث باسند روایت کرے، خواہ اس کے پاس اس حدیث کا علم (فہم) ہو یا وہ صرف روایت کر رہا ہو۔

محدث

سوال......: محدث کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: محدث: وہ ہے جو روایت اور درایت کے اعتبار سے علم حدیث کے ساتھ مشغول ہو اور بہت سی روایات اور ان کے راویوں پر وسیع اطلاع رکھتا ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روایت ودرایت

سوال......: روایت اور درایت کا کیا معنی ہے؟

جواب......: روایت: احادیث باسند نقل کرنا، درایت: متون حدیث پر مطلع ہونا۔

حافظ

سوال......: حافظ کسے کہتے ہیں؟

جواب......: حافظ: ① محدث کے ہم معنی ہے۔ ② حافظ کا درجہ محدث سے بلند ہے، کیونکہ حافظ ہر طبقہ کے (راویوں اور روایات کے) احوال کو محدث سے زیادہ جانتا ہے۔

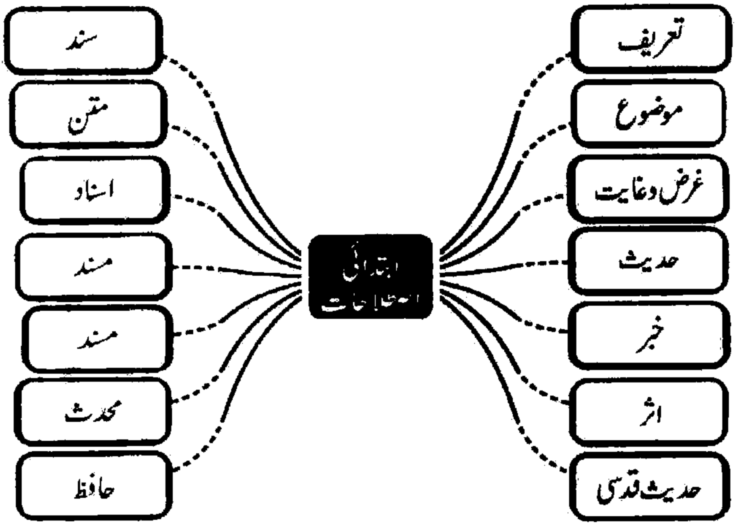

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خبر کی تقسیم

متواتر اور آحاد کی طرف

سوال: قلت و کثرت طرق کے اعتبار سے خبر کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب..... قلت، کثرت طرق کے اعتبار سے دو اقسام ہیں: ① متواتر ② آحاد

خبر متواتر

سوال: متواتر کی تعریف کیا ہے؟

جواب..... متواتر: لغوی معنی: (التتابع) ہے "پے در پے ہونا"۔

اصطلاحی تعریف: متواتر وہ ہے جس کو راویوں کی اتنی بڑی جماعت روایت کرے جن کا عادتاً جھوٹ پر متفق ہونا محال ہو۔

متواتر کی اقسام

سوال..... خبر متواتر کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: خبر متواتر کی دو قسمیں ہیں: ① متواتر لفظی ② متواتر معنوی

① متواتر لفظی: وہ ہے جس کے الفاظ اور معانی دونوں میں تواتر ہو۔

② متواتر معنوی: وہ ہے جس کے معنی میں تواتر ہو اور الفاظ میں تواتر نہ ہو۔

متواتر کی شرائط

سوال..... متواتر کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب..... متواتر کی مندرجہ ذیل پانچ شرطیں ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① اس کو راویوں کی بھاری تعداد روایت کرے، یعنی اس کی سندیں زیادہ ہوں۔
② یہ کثیر تعداد سند کے تمام طبقوں میں پائی جاتی ہو۔
③ ان کا جھوٹ پر متحد و متفق ہونا عادتاً محال ہو۔
④ ان کی خبر کا اعتماد حس پر ہو، خبر کا تعلق مشاہدہ یا سماع سے ہو۔

سوال......: متواتر روایت میں راویوں کی تعداد کا تعین کیا ہے؟

جواب......: متواتر روایت میں راویوں کی تعداد کی کوئی تعیین نہیں ہے لیکن بعض علماء نے اس کی تعیین ذکر کی ہے:

① کم از کم چار راوی روایت کریں۔ ② کم از کم پانچ راوی روایت کریں۔
③ کم از کم سات راوی روایت کریں۔ ④ کم از کم دس راوی روایت کریں۔
⑤ کم از کم بارہ راوی روایت کریں۔ ⑥ کم از کم چالیس راوی روایت کریں۔
⑦ کم از کم ستر راوی روایت کریں۔ اس کے علاوہ بھی کئی اقوال ہیں۔

متواتر کا حکم

سوال......: متواتر کا حکم کیا ہے؟

جواب......: ① معتمد مؤقف یہ ہے کہ خبر متواتر علم ضروری (علم یقینی) کا فائدہ دیتی ہے اور یہ وہی علم ہے جس کی طرف انسان محتاج ہوتا ہے جس کا رد کرنا ممکن نہیں ہوتا۔

② یہ خبر متواتر علم نظری (علم ظنی) کا فائدہ دیتی ہے لیکن یہ قول درست نہیں کیونکہ تواتر کے ساتھ علم تو اس عام شخص کو بھی حاصل ہو جاتا ہے جس میں غور و فکر کی صلاحیت نہ بھی ہو۔

تو اس لحاظ سے خبر متواتر کا علم الاسناد سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ علم الاسناد میں راویوں کی صفات اور حدیث کی ادائیگی کے الفاظ کے اعتبار سے حدیث کے صحیح اور ضعیف ہونے کے بارے میں بحث ہوتی ہے، اور متواتر حدیث میں راویوں کے متعلق کوئی بحث نہیں کی جاتی بلکہ اس پر عمل کرنا لازمی و ضروری ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال......: علم ضروری اور علم نظری سے کیا مراد ہے؟

جواب......: علم ضروری: وہ علم ہے جس کو تسلیم کرنے پر انسان اس طرح مجبور ہو جائے کہ اسے رد نہ کر سکے (جیسے آنکھوں دیکھا حال)۔

اور علم نظری: وہ علم ہے جو تفکر و تدبر اور تحقیق و جستجو پر موقوف ہو۔

سوال: خبر متواتر اور مشہور میں کیا فرق ہے؟

جواب......: خبر متواتر علم ضروری کا فائدہ دیتی ہے اور خبر مشہور علم ضروری کا فائدہ نہیں دیتی اس لحاظ سے ہر خبر متواتر مشہور ہے لیکن ہر خبر مشہور متواتر نہیں۔

سوال......: متواتر احادیث کی تعداد کیا ہے؟

جواب......: متواتر احادیث کی تعداد میں اختلاف ہے:

① متواتر روایات کی تعداد انتہائی کم ہے۔

صرف (من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار) کے متعلق دعوی کیا جا سکتا ہے کہ یہ متواتر حدیث ہے۔

② متواتر احادیث موجود نہیں ہیں۔

③ متواتر روایات بکثرت موجود ہیں۔

پہلے دونوں اقوال قلیل الاطلاع پر مبنی ہیں، متواتر روایات کے بکثرت موجود ہونے پر روشن دلیل وہ کتب احادیث ہیں جو اس وقت پوری دنیا میں مشہور و معروف ہیں اور علماء کرام کے ہاتھوں میں موجود ہیں، جن مصنفین کی طرف یہ کتب قطعی طور پر منسوب ہیں وہ اگر انہیں کتب میں متفق ہو کر ایک حدیث اتنے راویوں سے روایت کریں جن کا جھوٹ پر متحد و متفق ہونا اتفاقاً اور عادتاً محال ہو، اور متواتر کی تمام شرائط پائی جائیں تو یہ حدیث متواتر ہوگی، اور اس کے قائل کی طرف نسبت کی صحت کے ساتھ یہ علم یقینی کا فائدہ دے گی، اس طرح کی احادیث ان مشہور کتب میں بکثرت موجود ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اخبار آحاد

سوال......:خبر آحاد کی تعریف کیا ہے؟

جواب......:احاد: اُحد کی جمع ہے جس کا معنی (الــواحــد) جس کو ایک شخص روایت کرے،**اصطلاحی تعریف**:وہ خبر ہے جس میں متواتر کی شرطیں نہ پائی جائیں۔

سوال......:خبر واحد کا حکم کیا ہے؟

جواب......:خبر واحد کے حکم میں تین اقوال مندرجہ ذیل ہیں:

① احاد کو نقل کرنے راویوں میں قبولیت کے اوصاف ہوں تو وہ مقبول ہوگی۔

② اور اگر اوصاف مردودیت پائے جائیں تو مردود ہوں گی۔

③ اور اگر نہ اوصاف قبولیت ہوں اور نہ مردودیت تو اس پرعمل سے توقف کیا جائے گا تو یہ بھی مردود کی طرح ہوگی اس لیے نہیں کہ اس میں مردود کے اوصاف پائے گئے بلکہ اس لیے کہ اس میں قبولیت کے اوصاف نہیں ہیں جو عمل کو واجب کرتے ہیں۔

سوال......:خبر واحد کس علم کا فائدہ دیتی ہے؟

جواب......:خبر واحد علم کا فائدہ دیتی ہے اور بعض کے نزدیک علم (ضروری) کا۔

اور یہ لفظی اختلاف ہے وہ اس طرح کہ جو کہتے ہیں کہ یہ علم کا فائدہ دیتی ہیں ان کی علم سے مراد علم نظری ہے،اور جو کہتے ہیں کہ یہ علم نظری کا فائدہ نہیں دیتی تو ان کی مراد یہ ہے کہ علم صرف متواتر کے ساتھ خاص ہے۔

امام ابن حزم رحمہ اللہ نے کہا: وہ خبر واحد جس کے تمام راوی عادل ہوں وہ علم اور عمل دونوں کا فائدہ دیتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اخبار احاد کی اقسام

سوال......:خبر واحد کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......:خبر واحد کی تین قسمیں ہیں: ① مشہور ② عزیز ③ غریب

خبر مشہور

سوال......:خبر مشہور کی کیا تعریف ہے؟

جواب :خبر مشہور: وہ خبر جو زبانوں پر مشہور ہوگئی ہو، اگر چہ جھوٹ ہی کیوں نہ ہو۔

اصطلاحی تعریف: جس کو تین یا زیادہ راوی روایت کریں اور تواتر کی حد کو نہ پہنچیں۔

سوال......:خبر مشہور کو مشہور کیوں کہتے ہیں؟

جواب......:**خبر مشہور:** کو مشہور اس کی شہرت اور عام معروف ہونے کی وجہ سے کہتے ہیں، بعض نے اس کا نام اس کے مشہور ہونے کی وجہ سے مستفیض رکھا ہے، اور مشہور اس خبر کو بھی کہتے ہیں جو لوگوں کی زبانوں پر مشہور ہو خواہ اس کی ایک یا ایک سے زیادہ سندیں ہوں یا اس کی کوئی سند ہی نہ ہو۔

مثال حدیث: ((من دل علی خیر فله مثل اجر فاعله)) [رواه مسلم]

جس نے کسی کی نیکی پر دلالت کی تو اس کے لیے کرنے والے کے برابر اجر ہے۔

سوال... :مشہور اور مستفیض کیا فرق ہے؟

جواب......:مستفیض ،مشہور سے زیادہ خاص ہے کیونکہ اس میں سند کی دونوں اطراف (ابتدا و انتہاء) کا تعداد میں برابر ہونا شرط ہے، اور مشہور میں یہ شرط نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خبر عزیز

سوال.....: خبر عزیز کی کیا تعریف ہے؟

جواب.....: **خبر عزیز:** وہ خبر ہے جس کو دو راوی روایت کریں اور اگر چہ وہ کسی ایک طبقہ میں دو ہوں، لیکن دو سے کم نہ ہوں۔

اس کی مثال: ((لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ)) تم میں سے کوئی ایک اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کو اس کے والدین اور اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

سوال.....: خبر عزیز کو عزیز کیوں کہتے ہیں؟

جواب.....: خبر عزیز کو عزیز اس لیے کہتے ہیں: کیونکہ یہ دوسری سند سے منقول ہونے کی وجہ سے قوی ہوتی ہے یا اس لئے کہ یہ کم اور نادر ہوتی ہے۔

سوال.....: کیا صحیح حدیث کے لیے عزیز ہونا شرط ہے؟

جواب.....: ① جمہور کے نزدیک حدیث کے صحیح ہونے کے لیے عزیز ہونا شرط نہیں ہے۔

② ابو علی جبائی معتزلی کے نزدیک شرط ہے اور امام حاکم ابو عبداللہ کی کلام بھی اسی طرف اشارہ کرتی ہے، انہوں نے "علوم الحدیث" میں لکھا ہے کہ صحیح حدیث وہ ہے جسے معلوم صحابی روایت کرے پھر صحابی سے آگے دو روای روایت کریں پھر ہر ایک راوی سے آخر تک دو دو راوی روایت کریں جیسے شہادت علی شہادت ہر شاہد کے لیے دو دو شاہد شہادت دیتے ہیں۔

قاضی ابو بکر ابن عربی نے بخاری کی شرح میں صراحت سے لکھا ہے کہ یہ بخاری کی شرط ہے، لیکن یہ بات درست نہیں ہے اور اس پر اعتراض وارد ہوتا ہے کہ حدیث (انما الاعمال بالنیات) کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے صرف علقمہ روایت کرتے ہیں۔۔۔ الی آخرہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خبر غریب

سوال ...: خبر غریب کی کیا تعریف ہے؟

جواب ...: خبر غریب: جس کو ایک راوی روایت کرے، اگرچہ کسی طبقہ میں ایک ہو، اس کو فرد بھی کہتے ہیں۔

مثال: (انما الأعمال بالنیات) اعمال کا دارومدار نیتوں پر منحصر ہے۔

غریب کی اقسام

سوال ...: خبر غریب کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب ...: خبر غریب کی دو قسمیں: ① غریب مطلق ② غریب نسبی

سوال ...: غریب مطلق کسے کہتے ہیں؟

جواب ...: غریب مطلق: وہ خبر ہے جس کی اصل سند میں غرابت اور تفرد واقع ہو۔ اور اصل سند سے مراد صحابی والی جانب ہے، جیسے کہ صحابی سے روایت کرنے میں ایک تابعی متفرد ہو اور اس کی متابعت نہ کی گئی ہو، اور اس کو فرد مطلق بھی کہا جاتا ہے۔

مثال: (نھی رسول اللہ عن بیع الولاء وھبتہ) رسول اللہ ﷺ نے ولاء کو فروخت اور اس کو ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

اس حدیث کو عبداللہ بن دینار، عبداللہ بن عمر سے روایت کرنے میں متفرد ہیں [اس حدیث کو امام مالک اپنی مؤطا میں لائے ہیں۔]

اور کبھی تفرد سند کے درمیان میں ہوتا ہے، وہ اس طرح کہ صحابی سے ایک سے زائد راوی روایت کریں پھر ان سے روایت کرنے والا ایک متفرد راوی رہ جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور کبھی کبھار تفرد سند کے تمام یا اکثر راویوں میں جاری رہتا ہے۔[''مسند بزار'' اور طبرانی کی ''معجم اوسط'' میں غریب مطلق بکثرت پائی جاتی ہیں۔]

سوال......: غریب نسبی کسے کہتے ہیں؟

جواب......: غریب نسبی: وہ خبر ہے جس کی سند کے درمیان میں غرابت اور تفرد واقع ہو جیسے کہ تبع تابعی یا اس سے نیچے کسی طبقے کا راوی متفرد ہو، اس کو فرد نسبی بھی کہا جاتا ہے۔

سوال......: غریب نسبی کو نسبی کیوں کہتے ہیں؟

جواب......: غریب نسبی کو نسبی اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں تفرد کسی معین شخص کی طرف نسبت کی وجہ سے ہوتا ہے۔(نسبی میں متفرد راوی متعین ہوتا ہے اور مطلق میں متعین نہیں ہوتا) کبھی کبھار ایسی حدیث مشہور بھی ہوتی ہے۔

مثال: (أن النبی ﷺ دخل مکة وعلی رأسه المغفر) [رواہ الشیخان]

نبی ﷺ مکہ میں اس حال میں داخل ہوئے کہ آپ ﷺ کے سر پر خود تھا

حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ لفظ ''فرد'' کا اطلاق نسبی پر کم اور مطلق پر زیادہ ہوتا ہے جیسے ''غریب'' کا اطلاق نسبی پر زیادہ ہوتا ہے، کیونکہ غریب اور فرد لغت و اصطلاح میں ہم معنی ہیں مگر کثرت استعمال اور نادر ہونے کی وجہ سے علماء اہل اصطلاح نے ان دونوں میں فرق کر دیا تو زیادہ تر فرد مطلق کو فرد کہتے ہیں اور فرد نسبی کو غریب کہتے ہیں اور یہ فرق صرف ان کے ناموں میں کرتے ہیں مگر جب صیغہ استعمال کرتے ہیں تو دونوں پر ایک ہی صیغہ استعمال کرتے ہیں اس میں کوئی فرق نہیں کرتے، تو مطلق اور نسبی دونوں میں کہتے ہیں: ''تفرد به فلان'' اور ''اغرب به فلان''۔

جیسا کہ مرسل اور منقطع میں کرتے ہیں، کہ اسم کے اطلاق کے وقت ان دونوں میں فرق کرتے ہیں اور صیغے کے استعمال کے وقت کوئی فرق نہیں کرتے چاہے وہ مرسل ہو یا منقطع وہ کہتے ہیں: (ارسله فلان)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

محدثین کے اس استعمال کی وجہ سے اکثر لوگوں کو مغالطہ ہو گیا کہ مرسل اور منقطع میں کوئی فرق نہیں ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

اس بات کا علم ہونا چاہیے کہ یہ جو نکتہ یہاں بیان ہوا ہے اس سے بہت سارے لوگ واقف نہیں ہیں۔

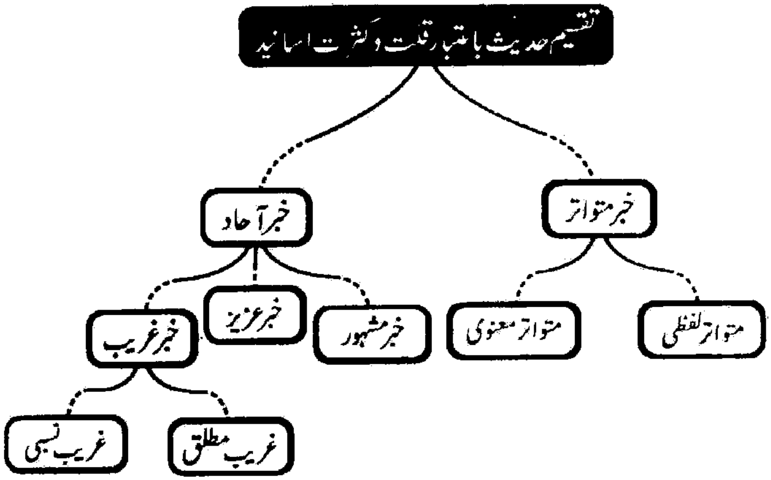

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آحاد کی تقسیم

مقبول اور مردود کی طرف

سوال......: مقبول اور مردود ہونے کے اعتبار سے خبر آحاد کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: مقبول اور مردود ہونے کے اعتبار سے خبر آحاد ''مشہور، عزیز، غریب'' کی دو قسمیں ہیں: ① مقبول ② مردود

خبر مقبول اور اس کا حکم

سوال......: خبر مقبول کسے کہتے ہیں؟

جواب......: خبر مقبول: جمہور کے نزدیک وہ خبر ہے جس پر عمل کرنا واجب ہوتا ہے۔

سوال......: خبر واحد کا کیا حکم ہے؟

جواب......: خبر واحد کے حکم میں اختلاف ہے، وہ موقف جس پر صحابہ و تابعین اور ان کے بعد والے کا علماء محدثین اور فقہاء ہیں وہ یہ ہے کہ خبر واحد پر عمل کرنا واجب ہے۔

خبر واحد، محتف بالقرائن

اور اس کی اقسام

سوال......: محتف بالقرائن خبر کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: محتف بالقرائن (قرائن پر مشتمل) خبر واحد بلاشبہ ایسی خبر سے راجح ہو گی جس میں یہ قرائن نہیں ہیں، اس کی بعض قسمیں مندرجہ ذیل ہیں:

①:...... وہ خبر جسے امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہو اور وہ تواتر کی حد تک نہ پہنچتی ہو، ایسی خبر کو مندرجہ ذیل قرائن نے گھیر رکھا ہے:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

① ..... اس فن میں شیخین کا بلند مرتبہ۔

② ..... صحیح احادیث کو ضعیف احادیث سے ممتاز کرنے میں ان کو باقی محدثین پر فوقیت۔

③ ..... علماء کا ان کی صحیحین کو قبول کرنا۔

اگرچہ غیر متواتر حدیث میں کثرت طرق بھی افادہ علم نظری کے لیے قرینہ ہیں تاہم کتاب کا علماء میں اعلیٰ رتبہ قبولیت حاصل کر لینا اس سے بھی اقوی قرینہ ہے انہیں قرائن ثلاثہ سے صحیحین کی احادیث مفید علم نظری ہوتی ہیں بشرطیکہ ان احادیث میں حفاظ نے نقد نہ کیا ہو اور ایسا تعارض بھی نہ ہو جس کی وجہ سے ایک کو دوسری پر ترجیح نہ ہو

حاصل: صحیحین کی وہ احادیث جو جرح وتعارض مذکور سے محفوظ ہوں اجماعا مفید علم نظری ہوتی ہیں بلکہ ان پر عمل واجب ہونے پر ان کا اجماع ہے، ان اقسام کا علم صرف وہ علماء حاصل کر سکتے ہیں جو علم حدیث میں ماہر ہوں اور راویوں کے حالات اور ان کی علتوں کو جاننے والے ہوں۔

(۲): ..... وہ خبر جس کی مختلف سندیں ہوں اور تمام سندوں کے راوی ضعف وعلت سے محفوظ ہوں۔

(۳): ..... وہ خبر جس میں پختہ حفاظ ائمہ کا تسلسل پایا جاتا ہو اور وہ غریب بھی نہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خبر مقبول کی تقسیم

صحیح اور حسن کی طرف

سوال......: خبر مقبول کی صحیح اور حسن کے اعتبار سے کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: خبر مقبول کی صحیح اور حسن کے اعتبار سے چار قسمیں ہیں: ① صحیح لذاتہ ② حسن لذاتہ ③ صحیح لغیرہ ④ حسن لغیرہ

صحیح لذاتہ

سوال......: صحیح لذاتہ کی کیا تعریف ہے؟

جواب......: صحیح لذاتہ: وہ خبر جس کو عادل اور تام الضبط راوی اپنے جیسے راوی سے روایت کرے، اس کی سند متصل ہو، وہ معلول اور شاذ نہ ہو۔

تعریف کی شرح

سوال......: عادل کسے کہتے ہیں اور تقوی کا کیا مطلب ہے؟

جواب......: عادل: وہ مسلمان، عاقل، بالغ ہے جس کے پاس ایسا ملکہ ہو جو اس کو تقوی اور آداب پر قائم رکھے، اور تقوی سے مراد برے اعمال شرک، فسق یا بدعت سے بچنا۔

سوال......: فسق سے کیا مراد ہے؟

جواب......: فسق سے مراد کبیرہ گناہ کرنا یا صغیرہ گناہ پر اصرار (ہمیشگی) کرنا۔

سوال......: ضبط کی کتنی قسمیں ہیں اور ان کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: ضبط: کی دو قسمیں ہیں: ① ضبط صدر ② ضبط کتاب

① **ضبط صدر**: یہ ہے کہ راوی نے جو کچھ سنا ہوا سے اپنے سینے میں محفوظ رکھے اور جب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاہے اسے پیش کرنے پر قادر ہو۔

② ضبط کتاب: یہ ہے کہ راوی اپنی کتاب کو سنبھال کر رکھے اور جب سے اسے سنا اس وقت سے اس کی حفاظت کرے، اور غلطیوں کی تصحیح کرے یہاں تک وہ اسے بیان کر دے۔

سوال ...... متصل کسے کہتے ہیں؟

جواب ...... متصل وہ حدیث ہے جس کی سند سقط سے محفوظ ہو اس طرح کہ ہر راوی نے اس حدیث کو اپنے استاذ سے سنا ہو۔

سوال ...... معلول کسے کہتے ہیں؟

جواب ...... معلول: لغوی معنی: وہ جس میں علت ہو۔

اصطلاحی تعریف: وہ خبر ہے جس میں ایسی خفیہ خرابی ہو جو اس کی صحت پر جرح کرنے والی ہو اس کے باوجود کے اس کا ظاہر اس سے سلامت ہو۔

سوال ...... شاذ کسے کہتے ہیں؟

جواب ...... شاذ: منفرد وہ خبر ہے جس میں راوی اپنے سے راجح کی مخالفت کرے۔

صحیح کے مراتب

سوال ...... صحیح لذاتہ کے مراتب سے کیا مراد ہے؟

جواب ...... حدیث کی صحت کا تقاضہ کرنے والے اوصاف کے مختلف ہونے کی وجہ سے صحیح کے مختلف مراتب ہیں، جس حدیث کے راوی عدالت، ضبط اور تمام ترجیح کا سبب بننے والی صفات میں اعلیٰ درجے کے ہوں گے تو وہ حدیث کم درجہ روایت سے زیادہ صحیح ہوں گی۔

وہ اسانید جو اعلیٰ مرتبے سے ہیں جن کو بعض ائمہ نے ''اصح الاسانید'' کہا ہے:

جیسے محمد زہری وہ سالم بن عبداللہ بن عمر سے وہ اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے محمد بن سیرین وہ عبیدہ بن عمرو سے وہ علی رضی اللہ عنہ سے، ابراہیم نخعی وہ علقمہ سے وہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے،

اس سے کم درجہ والی سند برید بن عبداللہ بن ابو بردہ وہ اپنے دادا ابو بردہ سے وہ اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باپ ابو موسی رضی اللہ عنہ سے، حماد بن سلمہ وہ ثابت سے وہ انس رضی اللہ عنہ سے،

اس سے کم مرتبے والی سند جیسے: سہیل بن ابو صالح وہ اپنے باپ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، علاء بن عبدالرحمٰن وہ اپنے باپ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

مذکورہ تمام راوی عدل اور ضبط کی صفات کے حامل ہیں لیکن پہلے درجہ کے راویوں میں اوصاف صحت اعلیٰ پیمانے پر ہیں اسی بناء پر وہ دوسرے اور تیسرے درجہ کے راویوں پر مقدم ہوں گے اور اسی طرح دوسرے درجہ کے راوی کے اوصاف تیسرے درجہ کے راویوں سے زیادہ ہیں تو ان پر مقدم ہوں گے، اور تیسرے درجہ کے راوی ان راویوں پر مقدم ہوں گے جن کی روایت حسن ہوتی ہے جیسے محمد بن اسحٰق وہ عاصم بن عمر سے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے، اور عمرو بن شعیب وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے۔

جو صحت کے اعلیٰ صفات پر ہیں ان کو بھی انہی مراتب پر قیاس کیا جائے گا

سوال......: صحیح احادیث کے کتنے مراتب ہیں؟

جواب......: صحیح احادیث کو درج ذیل سات مراتب میں تقسیم کرنا بھی مذکورہ برتری سے ہے اور پہلا مرتبہ ان اسانید کا ہے جن کو ائمہ نے اصح الاسانید کہا ہے اور راجح بات یہ ہے کہ کسی سند کو اصح الاسانید نہیں کہنا چاہیے جی ہاں وہ سند جس کو ائمہ نے اصح الاسانید کہا ہے وہ اس سے راجح ہوگی جس کو اصح الاسانید نہیں کہا گیا:

① **متفق علیہ:** وہ حدیث جس میں امام بخاری اور امام مسلم متفق ہوں۔

② **افراد بخاری:** جسے صرف امام بخاری روایت کریں۔

③ **افراد مسلم:** جسے صرف امام مسلم روایت کریں۔

④ **وہ احادیث:** جو ان دونوں کی شرط پر ہو لیکن انہوں نے اسے روایت نہ کیا ہو۔

⑤ **وہ احادیث:** جو صرف امام بخاری کی شرط پر ہو۔

⑥ **وہ احادیث:** جو صرف امام مسلم کی شرط پر ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑦ **وہ احادیث:** جو ان دونوں کی شرط پر نہ ہوں لیکن دیگر ائمہ کے نزدیک صحیح ہوں جیسے ابن خزیمہ اور ابن حبان۔

اگر کوئی کم فوقیت والی حدیث ترجیح والے امور کی وجہ سے ترجیح کا تقاضہ کرے تو وہ فوقیت والی حدیث سے مقدم ہو جائے گی، جیسے اگر صحیح مسلم کی مشہور حدیث جو متواتر کے درجے کو نہ پہنچتی ہو وہ کسی قرینہ کی وجہ سے علم یقینی کا فائدہ دے تو اس کو بخاری کی فرد مطلق حدیث پر مقدم کیا جائے گا، اسی طرح وہ حدیث جو اصح الاسانید (مالک وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے) ہے اور اس کی صحیحین میں تخریج نہیں کی گئی تو اس کو مفرد بخاری اور مفرد مسلم پر مقدم کیا جائے گا۔

شیخین کی شرط

سوال......: بخاری اور مسلم کی کیا شرائط ہیں اور دونوں میں سے ارجح کون ہے؟

جواب......: صحیحین کی مقبولیت میں تمام علماء کا اتفاق ہے اور دونوں میں سے کون ارجح اس میں اختلاف ہے اسی وجہ سے متفق علیہ روایت مختلف فیہ سے ارجح ہوگی اور حدیث بخاری حدیث مسلم سے ارجح ہوگی کیونکہ جمہور نے اس بات کی تصریح کر دی ہے کہ صحیح بخاری کو صحیح مسلم پر فوقیت حاصل ہے اور کے خلاف میں کسی کی تصریح موجود نہیں ہے۔

ابو علی نیشاپوری رحمہ اللہ نے لکھا ہے (ماتحت ادیم السماء اصح من کتاب مسلم) آسمان کے نیچے کتاب مسلم سے زیادہ کوئی کتاب زیادہ صحیح نہیں ہے، مگر اس عبارت میں اس بات کی بالکل بھی وضاحت نہیں صحیح مسلم صحیح بخاری سے اصح وارجح ہے اس لیے کہ اس عبارت کا مفہوم اس قدر ہی ہے کہ صحیح مسلم سے کوئی کتاب زیادہ صحیح نہیں لیکن اگر کوئی کتاب اس کے برابر ہو تو اس عبارت میں اس بات کی نفی نہیں ہے۔

اور یہ ایک مسلم قاعدہ ہے کہ جب افعل التفضیل پر نفی آتی ہے تو اس سے زیادت مفہوم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے مساوات کی نفی نہیں ہوتی۔

اور اسی طرح بعض مغاربہ کی رائے ہے کہ صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر ترجیح ہے تو یہ ترجیح صحت کے اعتبار سے نہیں بلکہ حسن ترتیب کی وجہ سے ہے۔

الغرض صحیح مسلم کی ترجیح پر کسی کی تصریح موجود نہیں ہے اگر کسی نے کی بھی تو مشاہدہ اس کی تردید کر رہا ہے اس لیے کہ صحیح بخاری کی صحت کا مدار جن اوصاف پر ہے وہ صحیح مسلم سے اقوی واکمل ہیں۔

اولاً اتصال سند: امام بخاری کی شرط ہے کہ راوی جس سے روایت کرتا ہے اس کے ساتھ اس کی ملاقات کم از کم ایک مرتبہ ثابت ہو لیکن امام مسلم کے نزدیک ہم عصر ہونا کافی ہے، اس طرح امام بخاری کی شرط اقوی ہوئی۔

امام بخاری پر اعتراض: اگر روایت حدیث کے لیے ملاقات شرط ہے تو پھر امام بخاری کو معنعن کی روایت قبول نہیں کرنی چاہیے کیونکہ شرط ملاقات ثبوت سماع کے لیے لگائی ہے اور حدیث معنعن میں عدم سماع کا احتمال باقی ہے؟؟

جواب: یہ اعتراض بے بنیاد ہے کیونکہ جب راوی کی مروی عنہ سے ملاقات ثابت ہو جائے تو عدم سماع کا احتمال باقی نہیں رہتا کیونکہ اگر عدم سماع سے روایت کرے تو مدلس ہوگا اور کلام مدلس میں نہیں غیر مدلس میں ہے۔

ثانیاً عدالت وضبط: کے اعتبار سے بھی بخاری کا درجہ اعلی وارفع ہے وہ اس طرح مسلم کے وہ راوی جن میں کلام ہے بخاری کے راویوں سے زیادہ ہیں اور امام بخاری ایسے راویوں سے کم روایت کرتے ہیں بلکہ امام بخاری اکثر اپنے ان شیوخ سے روایت کرتے ہیں جن سے وہ خوب واقف ہوتے ہیں لیکن امام مسلم اپنے مشائخ سے کم روایت کرتے ہیں۔

ثالثاً شذوذ واعلال: سے بچنے میں بھی امام بخاری کا رتبہ بلند ہے کیونکہ شاذ واعلال والی روایات صحیح بخاری میں بہت کم ہیں اور صحیح مسلم میں بخاری سے زیادہ ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس بات پر علماء کا اتفاق ہے کہ امام بخاری علوم میں امام مسلم سے بڑے عالم ہیں اور علم حدیث کو ان سے زیادہ جاننے والے ہیں اور امام مسلم امام بخاری کے شاگرد بھی ہیں اور ان سے مسلسل استفادہ کرتے رہے ہیں اور ان کے نقش قدم پر چلتے رہے ہیں یہاں تک کہ امام دارقطنی نے کہا: (لو لا البخاری لما راح مسلم ولا جاء) اگر امام بخاری نہ ہوتے تو مسلم فن حدیث میں شہرت حاصل نہ کرتے۔

حسن لذاتہ

سوال ...... : حسن لذاتہ کی تعریف کیا ہے؟

جواب ...... : حسن لذاتہ: وہ خبر جس کو عادل اور خفیف الضبط راوی روایت کرے، اس کی سند متصل ہو، وہ معلول اور شاذ نہ ہو، جیسے مستور کی حدیث جب اس کی سندیں زیادہ ہو جائیں اس شرط سے ضعیف کے باقی اوصاف خارج ہو گئے۔

سوال ...... : صحیح لذاتہ اور حسن لذاتہ میں کیا فرق ہے؟

جواب ...... : حسن لذاتہ میں صحیح لذاتہ کی تمام شروط پائی جاتی ہیں البتہ اس کے بعض راوی خفیف الضبط ہوتے ہیں۔

سوال ...... : حسن لذاتہ کا کیا حکم ہے؟

جواب ...... : حسن لذاتہ، صحیح لذاتہ کی طرح حجت ہے اگرچہ رتبہ میں اس سے کم ہے۔

سوال ...... : حسن لذاتہ کے مراتب سے کیا مراد ہے؟

جواب ...... : حسن لذاتہ کے صحیح لذاتہ کی طرح مختلف مراتب ہوتے ہیں۔

صحیح لغیرہ

سوال ...... : صحیح لغیرہ کی تعریف کیا ہے؟

جواب ...... : صحیح لغیرہ: وہ حسن لذاتہ ہے جب اس کی سندیں متعدد ہوں، اسی وجہ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ حسن سے قوی اور بلند ہو کر صحیح کے درجہ کو پہنچ جاتی ہے لیکن لغیرہ رہتی ہے لذاتہ نہیں ہوتی۔

حسن لغیرہ

سوال......: حسن لغیرہ کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: حسن لغیرہ: وہ خبر ہے جس کو قبول کرنے سے توقف کیا گیا ہو جب اس کی اس جیسی یا اس سے قوی متابعت کی گئی ہو، جیسے مجہول الحال کی روایت۔

اصل میں یہ خبر ضعیف ہوتی ہے تو متابعت کی وجہ سے اس کو قوت مل جاتی ہے اس لیے اس کو حسن کا نام دے دیا جاتا ہے۔

مثال: سیدنا ابوسعید خدری کی حدیث ہے فرماتے ہیں (لا ضرر ولا ضرار) [رواه الدار قطنی والحاکم] نقصان پہنچانا اور پہنچائی گئی اذیت سے زیادہ ضرر دینا جائز نہیں۔

اس حدیث کے کئی ایک سندیں ہیں لیکن کوئی سند بھی نقد اور جرح سے خالی نہیں ہے البتہ بعض سندیں بعض کو قوی کر رہی ہیں، اسی وجہ سے امام نووی اور ابن صلاح نے اسے حسن کہا ہے۔

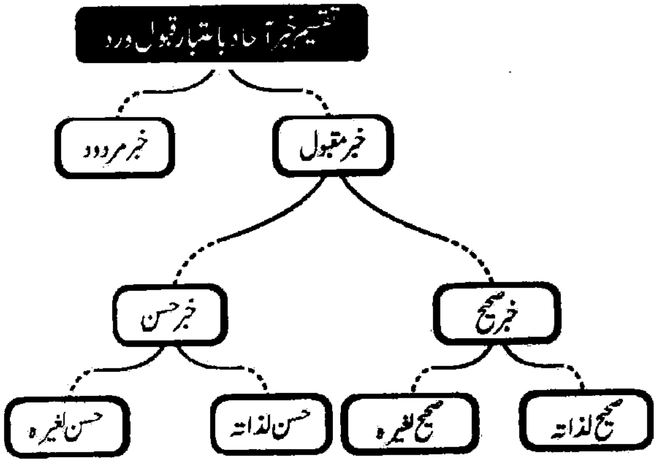

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترمذی وغیرہ کا قول
''حدیث حسن صحیح ہے''

سوال:......امام ترمذی وغیرہ کا یہ کہنا کہ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے کا مطلب کیا ہے؟

جواب:......کسی ایک حدیث کے متعلق کہنا کہ'' یہ حدیث حسن صحیح'' ہے اس میں پیچیدگی ہے کیونکہ حسن حدیث کا مرتبہ صحیح حدیث سے کم ہوتا ہے تو ایک حدیث کو حسن صحیح کہہ کر اس میں کمی کے ثبوت اور نفی دونوں کو کیسے جمع کر دیا گیا!؟!؟

حافظ ابن حجر اس کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں: جس حدیث پر حسن اور صحیح دونوں وصفوں کا اطلاق کیا گیا ہو، وہ دو حالتوں سے خالی نہیں ① یا وہ حدیث غریب ہوگی جس کو روایت کرنے والا ایک راوی ہوگا ② یا وہ غریب نہیں ہوگی۔

①......پہلی صورت میں دو اوصاف جمع کرنے کا سبب امام ترمذی وغیرہ کا تردد ہے کہ کیا متفرد راوی تام الضبط ہے کہ اس کی حدیث کو صحیح کہا جائے یا خفیف الضبط ہے کہ اس کی حدیث کو حسن کہا جائے تو اس تردد کو بیان کرنے کے لیے اصل عبارت (حسن أو صحیح) (حسن ہے یا صحیح ہے) تھی تو اختصار کرتے ہوئے'' حسن صحیح'' کہہ دیا، ایسی حدیث کا مرتبہ اس حدیث سے کم ہوگا جس پر یقین کے ساتھ صحیح کا حکم لگایا گیا ہو۔

یا پھر یہ روایت ایک قوم کے نزدیک حسن ہوگی اور دوسری قوم کے نزدیک صحیح ہوگی۔

②......حدیث کے غریب نہ ہونے کی صورت میں دو اوصاف کو جمع کرنے کا سبب دو سندیں ہیں یعنی وہ حدیث ایک سند کے اعتبار سے صحیح ہے اور دوسری سند کے اعتبار سے حسن ہے، ایسی حدیث کا مرتبہ (دو سندوں کے سبب) اس حدیث سے زیادہ ہے جس پر صرف صحیح کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکم لگایا جائے۔

ترمذی کا قول: ''حسن غریب''

سوال......:امام ترمذی وغیرہ کا کہنا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے کا مطلب کیا ہے؟

جواب......:بعض ائمہ نے امام ترمذی کے حسن غریب کو جمع کرنے پر انکار کیا ہے جبکہ امام ترمذی کے نزدیک حسن وہ ہے جو متعدد طرق سے روایت کی گئی ہو جبکہ غریب وہ ہوتی ہے جس کو روایت کرنے میں ایک راوی متفرد ہو۔

حافظ ابن حجر نے جو جواب دیا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ: امام ترمذی کی اصطلاح کو ہر اس حدیث پر محمول کریں گے جسے امام ترمذی نے صرف حسن کہا ہو۔

اور جس حدیث کو امام ترمذی حسن غریب کہیں تو حسن سے مراد جمہور کی اصطلاح ہو گی اور ان کی اصطلاح کے مطابق حسن اور غریب کے درمیان کوئی تضاد نہیں۔

شیخ ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ: امام ترمذی پر طعن کرنے والے لوگ ان کے اکثر اقوال کی مراد ہی نہیں سمجھ سکے کیونکہ کبھی کبھار محدثین کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے تو ان کی مراد ہوتی ہے کہ اس سند کے اعتبار سے غریب ہے اور کبھی کبھار وہ اس کی وضاحت بھی کر دیتے ہیں حالانکہ یہ حدیث ان کے ہاں کسی دوسری سند سے صحیح اور معروف ہوتی ہے اور جب یہی حدیث کسی اور سند سے روایت کی جاتی ہے تو وہ اس سند کے اعتبار سے غریب ہو جاتی ہے اگرچہ اس کا متن صحیح اور معروف ہوتا ہے اس لئے جب امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے تو ان کی مراد یہ ہوگی کہ یہ حدیث اس سند کے اعتبار سے غریب ہے لیکن متن کے لیے شواہد ہیں جس کی بناء پر یہ حسن کے زمرے میں آتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیادت ثقہ
اور خبر کی محفوظ و شاذ کی طرف تقسیم

سوال......: زیادت ثقہ سے کیا مراد ہے؟

جواب......: علوم حدیث کی اقسام میں سے زیادت ثقہ کا اہتمام کرنا مستحسن امر ہے اور زیادتی جس طرح متن میں واقع ہوتی ہے اسی طرح سند میں بھی واقع ہوتی ہے۔ جیسے موقوف کو مرفوع اور متصل کو منقطع قرار دینا وغیرہ۔

سوال......: زیادت ثقہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: شیخ ابن صلاح نے زیادت ثقہ کی مندرجہ ذیل تین اقسام بنائی ہیں، جسے امام نووی اور حافظ ابن حجر وغیرہ نے پسند کیا ہے:

① ...... زیادتی غیر منافی: ثقہ ایسی زیادتی بیان کرے جو ثقات یا اوثق راوی کی روایت کے منافی نہ ہو۔

حکم: ایسی زیادتی مقبول ہے کیونکہ یہ مستقل خبر کے حکم میں ہے جس کو ثقہ اپنے شیخ سے روایت کرنے میں متفرد ہے اور اس کے شیخ سے کوئی دوسرا روایت کرنے والا نہیں ہے۔

② ...... زیادتی منافی: ثقہ ایسی زیادتی بیان کرے جو ثقات یا اوثق کی روایت کے منافی ہو۔

حکم: زیادتی والی روایت اور اس کے معارض روایت میں ترجیح کے طریق کو اپنایا جائے گا، اور راجح کو قبول اور مرجوح کو رد کر دیا جائے گا، کیونکہ اگر زیادتی کو قبول کیا جائے تو دوسری روایت کو رد کرنا لازم آئے گا۔

③ ...... بعض کے نزدیک ثقہ کی زیادتی مطلقاً مقبول ہوتی ہے لیکن یہ صحیح حدیث کی شرط (شاذ نہ ہو) کے بھی خلاف ہے کیونکہ ثقہ کا اوثق کی مخالفت کرنا شذوذ ہے۔

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خبر محفوظ: وہ ہے جس کو ثقات یا اوثق راوی روایت کریں جو ثقہ کی روایت کے منافی ہو۔

خبر شاذ: وہ ہے جس کو ثقہ راوی روایت کرے جو ثقات یا اوثق کی روایت کے منافی ہو۔

سوال......: زیادت اوثق (خبر محفوظ) سے کیا مراد ہے؟

جواب......: زیادت اوثق یا ارجح سے مراد وہ حدیث ہے جس کو ثقات یا اوثق راوی ثقہ راوی کی روایت کے مخالف روایت کریں۔ مثلاً ترجیح کی وجوہ ضبط کی زیادتی یا کثرت عدد وغیرہ تو راجح کی روایت کو محفوظ اور مرجوح کی روایت کو شاذ کہتے ہیں۔

اس کی مثال وہ روایت ہے جسے ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے (عن ابن عیینة عن عمرو بن دینار عن عوسجة عن ابن عباس) کے طریق سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں فوت ہوگیا اور اس نے سوائے ایک مولیٰ (آزاد کردہ غلام) کے علاوہ کوئی وارث نہیں چھوڑا تھا۔

ابن عیینہ نے اس کو موصول بیان کرنے میں ابن جریج وغیرہ کی متابعت کی ہے اور حماد بن زید نے اس کی مخالفت کی ہے اور اس نے ابن عباس کو ذکر نہیں کیا ابو حاتم نے کہا کہ ابن عیینہ کی حدیث محفوظ ہے اور حماد بن زید اگرچہ اہل عدالت و ضبط میں سے ہے اس کے باوجود ابو حاتم نے اس کی روایت کو ترجیح دی جو تعداد کے اعتبار سے زیادہ ہے۔

سوال......: خبر شاذ کسے کہتے ہیں؟

جواب......: خبر شاذ: وہ ہے جس کو ثقہ (مقبول) راوی روایت کرے جو ثقات یا اوثق کی روایت کے منافی ہو، اصطلاحی لحاظ سے شاذ کی یہی تعریف معتبر ہے۔

خبر معروف و منکر

سوال......: خبر معروف کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: خبر معروف: ثقہ راوی کی ایسی روایت جو ضعیف راوی کی روایت کے مخالف ہو، اور اس کی ضد منکر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال......: خبر منکر کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: خبر منکر: ضعیف راوی کی ایسی روایت جو ثقہ راوی کی روایت کے مخالف ہو۔ اس کی مثال: ابن ابو حاتم نے حُبَیب بن حَبیب زیات کے طریق سے اور وہ ضعیف ہے ،وہ ابو اسحاق سے وہ عیزار بن حریث سے وہ عبداللہ بن عباس سے مرفوعا روایت کی ہے کہ (من أقام الصلوات و آتى الزكوات و حج البيت وصام رمضان وقرى الضيف دخل الجنة) ابو حاتم نے کہا کہ یہ منکر ہے کیونکہ ثقات نے عن ابی اسحاق عن العيزار عن ابن عباس سے موقوف بیان کیا ہے اور یہی معروف ہے، معلوم ہوا کہ شاذ اور منکر کے درمیان عموم وخصوص من وجہ کی نسبت ہے کیونکہ مخالفت کی شرط میں دونوں شریک ہیں اور اس بات میں متفرق ہیں کہ شاذ کا راوی ثقہ ہوتا ہے اور منکر کا راوی ضعیف ہوتا ہے، اور جس نے دونوں کو برابر قرار دیا ہے یہ اس کی غفلت کا نتیجہ ہے۔

متابعت اور اس کی اقسام

سوال......: متابعت کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: متابعت: سے مراد راوی کے لیے اس کی روایت میں مشارکت حاصل ہونا۔

سوال......: متابعت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: متابعت کی دو قسمیں ہیں ① متابعت تامہ ② متابعت قاصرہ

① متابعت تامہ: خود راوی کے لیے مشارکت کا حاصل ہونا۔

② متابعت قاصرہ: راوی کے شیخ یا اس سے اوپر کسی راوی کو مشارکت حاصل ہونا۔

متابعت کی مثال: امام شافعی نے ''الأم'' میں امام مالک سے روایت کی، وہ عبداللہ بن دینار سے وہ عبداللہ بن عمر انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(الشهر تسع وعشرون فلا تصوموا حتى تروا الهلال ولا تفطروا حتى تروه فان غم عليكم فأكملوا العدة ثلاثين) مہینہ انتیس (۲۹) کا ہوتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تم اس وقت تک روزہ نہ رکھو جب تک تم چاند نہ دیکھ لو اور اس وقت تک افطار نہ کرو جب تک تم چاند نہ دیکھ لو پس اگر ابر آلود ہو تو تیس (۳۰) کی گنتی پوری کر لو۔

بعض ائمہ کا خیال ہے کہ (فأكملوا العدة ثلاثين) والے الفاظ ذکر کرنے میں امام شافعی متفرد ہیں کیونکہ امام شافعی کے علاوہ امام مالک کے تمام شاگردوں نے (فاقدروا له) ''تو اس کے لیے اندازہ لگالو'' کے الفاظ روایت کیے ہیں۔

لیکن امام شافعی کے لیے ① متابعت تامہ اور ② متابعت قاصرہ دونوں موجود ہیں:

① ...... متابعت تامہ کی مثال: امام بخاری نے یہی الفاظ اپنی صحیح میں عبداللہ بن مسلمہ قعنبی سے انہوں نے امام مالک سے بعینہ مذکورہ سند کے ساتھ روایت کئے ہیں تو یہ روایت امام شافعی کے لیے متابعت تامہ ہوئی جو انتہا درجے کی صحیح ہے۔

② متابعت قاصرہ کی مثال: امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں عاصم بن محمد بن زید عن أبیہ عن جدہ عبداللہ بن عمر کے طریق سے (فكملوا ثلاثين) کے الفاظ سے روایت کی ہے، یہ روایت امام شافعی کے لیے متابعت قاصرہ ہے۔

اور امام مسلم نے بھی عبیداللہ بن عمر کے طریق سے وہ امام نافع سے، وہ سیدنا عبداللہ بن عمر سے (فاقدروا ثلاثين) کے الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے (یہ متابعت قاصرہ ہوئی۔)

اور اس متابعت میں لفظی طور پر کوئی انحصار نہیں خواہ متابعت تامہ ہو یا متابعت قاصرہ، بلکہ اگر متابعت بالمعنی بھی آجائے تو کافی ہوگا لیکن متابعت والی روایت کا اسی صحابی سے مروی ہونا ضروری ہے۔

سوال ......: متابعت کا فائدہ کیا ہے؟

جواب ......: متابعت کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے حدیث کو تقویت ملتی ہے۔

قبول ورد میں مشترک:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متابع، شاہد، اعتبار

سوال ......: متابع کسے کہتے ہیں؟

جواب ......: متابع: وہ خبر ہے جو متفرد راوی کے لیے لفظ اور معنی یا صرف معنی میں مشارکت کر رہی ہو اور دونوں صحابی میں متحد ہوں۔

سوال ......: شاہد کسے کہتے ہیں؟

جواب ......: شاہد: وہ خبر ہے جو متفرد راوی کے لیے لفظ اور معنی یا صرف معنی میں مشارکت کر رہی ہو اور دونوں (اخبار) صحابی میں مختلف ہوں۔

اس کی مثال: وہ حدیث ہے جسے امام نسائی نے محمد بن حنین کے طریق سے وہ عبداللہ بن عباس سے وہ نبی اکرم ﷺ سے تو عبداللہ بن دینار عن ابن عمر کی حدیث کی طرح روایت کیا، برابر ہے کہ روایت باللفظ اور یا روایت بالمعنی ہوں۔

اس کی مثال: وہ حدیث ہے جسے امام بخاری نے محمد بن زیاد کے طریق سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے (فان غم علیکم فأکملوا عدة شعبان ثلاثین) پس اگر ابر آلود ہو تو شعبان کی تیس (۳۰) کی گنتی پوری کرلو۔

سوال ......: متابع اور شاہد کے معنی میں کیا اختلاف ہے اور کیا ان کو ایک دوسرے پر بولا جاسکتا ہے؟

جواب ......: بعض نے متابع کو اس خبر کے ساتھ خاص کیا ہے جو لفظ میں مشارکت کر رہی ہو اور شاہد کو اس خبر کے خاص کیا ہے جو معنی میں مشارکت کر رہی ہو دونوں صورتوں میں صحابی متحد ہو یا مختلف، اور کبھی کبھار متابع اور شاہد کا ایک دوسرے پر اطلاق کرلیا جاتا ہے۔

سوال ......: اعتبار کسے کہتے ہیں؟

جواب ......: اعتبار: جامع، مسانید اور اجزاء وغیرہ کتب سے غریب خبر کی سندوں کو تلاش (تتبع) کرنے کو کہتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ اس کا کوئی متابع یا شاہد ہے یا نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

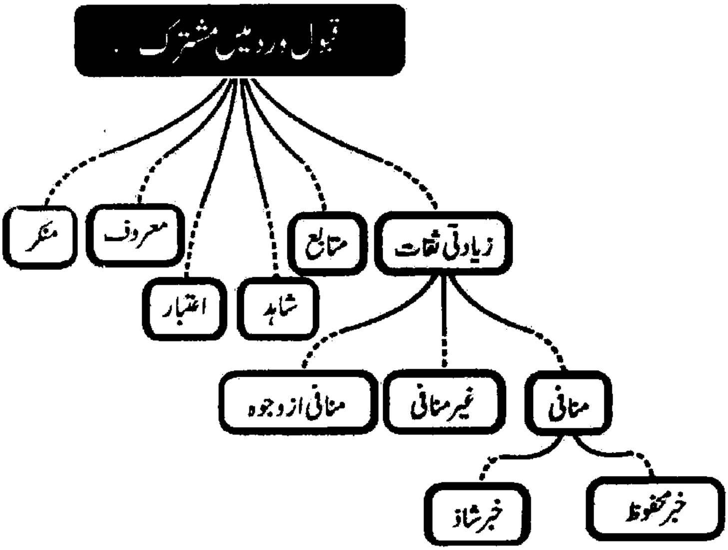

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اقسام خبر باعتبار معمول بہ:

خبر مقبول کی تقسیم

خبر محکم اور مختلف الحدیث کی طرف

سوال......: خبر محکم کسے کہتے ہیں؟

جواب......: خبر محکم: وہ خبر مقبول ہے جو اپنی جیسے مقابل کی مخالفت سے محفوظ و سالم ہو، اور اس کی مثالیں بہت زیادہ ہیں۔

حکم: اس حدیث پر عمل کرنا واجب ہے، اور زیادہ احادیث اسی قسم کی ہیں۔

سوال......: مختلف الحدیث کسے کہتے ہیں؟

جواب......: مختلف الحدیث وہ خبر ہے جس کا کوئی معارض ہو اس کی دو صورتیں ہیں:

(۱)...... اگر معارض مردود ہے تو اس کا کوئی اثر نہیں کیونکہ ضعیف کا اثر قوی میں ظاہر نہیں ہوتا۔

(۲)...... یا اس کا اپنے جیسے مقابل سے تعارض ہو اس کی دو صورتیں ہیں:

[ا]...... دونوں میں بغیر کسی تکلف اور تعسف کے جمع و تطبیق ممکن ہو۔

ابن صلاح نے اس کی مثال میں (لا عدوی ولا طيرة) [رواہ مسلم] کوئی بیماری متعدی نہیں اور نہ کوئی بدفالی کی حقیقت ہے، حدیث کو ذکر کیا اور ساتھ شیخین کی اس روایت کو ذکر کیا ہے: (فر من المجزوم فرارك من الأسد) کوڑھی والے آدمی سے ایسے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔

جمع و تطبیق: بیماریاں بذات خود متعدی نہیں ہوتیں جیسا کہ بعض اہل جاہلیت اور طبیب لوگوں کا خیال ہے لیکن اللہ تعالی تندرست آدمی کے ساتھ مریض آدمی کے اختلاط کو اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیماری کے متعدی ہونے کا سبب بنا دیتے ہیں اور کبھی دوسرے اسباب کی طرح بیماری والے سبب کے باوجود بیماری نہیں لگتی۔

اسی طرح ایک آدمی نے آپ ﷺ سے کہا کہ خارشی اونٹ تندرست اونٹوں میں ہوتا ہے تو وہ ان کو بھی خارشی بنا دیتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے اس کا رد کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلے اونٹ کو کس نے خارشی بنایا؟ یعنی اللہ رب العزت نے جس طرح ابتداً پہلے اونٹ میں خارش پیدا فرمائی اسی طرح دوسرے اونٹ میں بھی ابتداً خارش پیدا فرما دی۔

رہا مجزوم (کوڑھی والے) سے بھاگنے کا حکم تو وہ ذرائع اور اسباب کے باب کو بند کرنے کے لیے ہے، مریض کے ساتھ میل جول رکھنے والے کو اگر اتفاقاً بیماری لگ جائے تو وہ بیماری کے متعدی ہونے کا عقیدہ نہ بنالے۔

امام شافعی نے اس موضوع میں ایک کتاب ''اختلاف الحدیث'' تحریر کی لیکن وہ اس کو مکمل نہیں کر سکے، اور امام طحاوی اور ابن قتیبہ وغیرہ نے اس موضوع پر تصنیفات لکھی ہیں۔

[۲]...... اگر جمع و تطبیق ممکن نہ ہو تو ان دونوں کی تاریخ کی طرف رجوع کیا جائے گا اگر تاریخ کا پتہ چل جائے تو متأخر حدیث متقدم حدیث کے لیے ناسخ ہوگی اور اسی پر عمل کیا جائیگا۔

[۳]...... اگر تاریخ کا علم نہ ہو اور سند اور متن سے متعلقہ ترجیح کی وجوہات میں سے کوئی وجہ ممکن ہو تو ترجیح کو اپنایا جائے گا۔

[۴]...... اگر ترجیح ممکن نہ ہو تو ان دونوں پر عمل کرنے سے توقف کیا جائے گا یہاں تک کہ محقق کے لیے ترجیح کی کوئی صورت واضح ہو جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب دو مقبول احادیث میں تعارض پیدا ہو جائے

سوال......: اگر دو مقبول احادیث میں تعارض واقع ہو تو اسے کیسے حل کیا جائے؟

جواب......: مقبول احادیث میں تعارض کا حل مندرجہ ذیل چار امور میں ہے:

[۱]:...... جب بغیر کسی تکلف اور تعسف کے جمع و تطبیق ممکن ہو تو یہی طریقہ اختیار کیا جائے گا۔

شیخین کی روایت: (فر من المجزوم فرارك من الأسد) کوڑھی والے آدمی سے ایسے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو، اور امام مالک کی روایت: (لا یورد ممرض علی مصح) بیمار آدمی صحت مند کے پاس نہ آئے، اس حدیث کے ساتھ: (لا عدوی ولا طیرة) [رواہ مسلم] کوئی بیماری متعدی نہیں اور نہ کوئی بد فالی کی حقیقت ہے۔

احادیث کے معنی کا ظاہری تعارض: پہلی حدیث میں دور اور فرار ہونے کا حکم دیا جبکہ آخری حدیث میں بیماری کے متعدی ہونے کی نفی کر دی؟

جمع و تطبیق: بیماریاں بذات خود متعدی نہیں ہوتیں جیسا کہ بعض اہل جاہلیت اور طبیب لوگوں کا خیال ہے لیکن اللہ تعالی تندرست آدمی کے ساتھ مریض آدمی کے اختلاط کو اس کی بیماری کے متعدی ہونے کا سبب بنا دیتے ہیں اور کبھی دوسرے اسباب کی طرح بیماری والے سبب کے باوجود بیماری نہیں لگتی۔

[۲]:...... اگر جمع و تطبیق ممکن نہ ہو تو ان دونوں کی تاریخ کی طرف رجوع کیا جائے گا اگر تاریخ کا پتہ چل جائے تو متأخر حدیث متقدم حدیث کے لیے ناسخ ہوگی اور اسی پر عمل کیا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جائے گا۔

[۳]:...... اگر تاریخ کا علم نہ ہو اور سند اور متن سے متعلق ترجیح کی وجوہات میں سے کوئی وجہ ممکن ہو تو ترجیح کو اپنایا جائے گا۔

[۴]:...... اگر ترجیح ممکن نہ ہو تو ان دونوں پر عمل کرنے سے توقف کیا جائے گا یہاں تک کہ محقق کے لیے ترجیح کی کوئی صورت واضح ہو جائے۔

نسخ اور اس کو پہچاننے کے طریقے

سوال......: نسخ کسے کہتے ہیں؟

جواب......: نسخ: زائل اور نقل کرنا، جیسے کہا جائے (نسخت الکتاب) جب آپ ایسی چیز نقل کریں جو کتاب کے الفاظ کے مشابہ ہو۔

اصطلاحی تعریف: متاخر شرعی دلیل سے متقدم شرعی حکم کے اٹھ جانے کو نسخ کہتے ہیں

سوال......: نسخ پہچاننے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب......: نسخ پہچاننے کے مندرجہ ذیل تین طریقے ہیں:

①:...... نص رسول اللہ ﷺ کی صراحت: یہ طریقہ سب سے زیادہ صریح ہے، جیسے آپ ﷺ نے فرمایا: (کنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها) [صحیح مسلم] میں تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا کرتا تھا پس ان کی زیارت کیا کرو۔

②:...... صحابی کا کسی شرعی دلیل کے متاخر ہونے کی خبر دینا: جیسے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: (كان آخر الأمرين من رسول الله ﷺ ترك الوضوء مما مست النار) [رواه ترمذی] رسول ﷺ کا دو عملوں میں سے آخری عمل آگ پر پکی اشیاء کھا کر وضوء نہ کرنا تھا۔ www.kitabosunnat.com

③:...... تاریخ کے ذریعے ایک شرعی دلیل کے متقدم ہونے اور دوسری کے متاخر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونے کا فیصلہ کرنا۔

④:...... اگر تاریخ کا علم نہ ہو اور سند اور متن سے متعلقہ ترجیح کی وجوہات میں سے کوئی وجہ ممکن ہو تو ترجیح کو اپنایا جائے گا۔

⑤:...... اگر ترجیح ممکن نہ ہو تو ان دونوں پر عمل کرنے سے توقف کیا جائے گا یہاں تک کہ تحقیق کے لیے ترجیح کی کوئی صورت واضح ہو جائے۔

اور توقف کرنا، تساقط سے بہتر ہے کیونکہ ان روایتوں میں سے کسی ایک کا دوسرے پر ترجیح کا مخفی ہونا محدث معتبر کی موجودہ حالت کے اعتبار سے ہے کیونکہ اس کے ساتھ یہ احتمال بھی موجود رہتا ہے کہ اس کے علاوہ کسی دوسرے پر وہ بات ظاہر ہو جائے جو اس پر مخفی ہے۔

سوال......: کیا متاخر الاسلام صحابی کی روایت کا متقدم الاسلام صحابی کی روایت کے مخالف ہونا نسخ پر دلالت کرتا ہے؟

جواب......: متاخر الاسلام صحابی کی روایت کا متقدم الاسلام صحابی کی روایت کے مخالف ہونا نسخ پر دلالت نہیں کرتا کیونکہ احتمال ہے کہ متاخر الاسلام صحابی نے وہ روایت کسی ایسے صحابی سے سنی ہو جو متقدم الاسلام صحابی سے بھی پہلے کا مسلمان ہو یا اس جیسے کسی اور صحابی سے سنی ہو اور مرسل بیان کر دی ہو، نیز اجماع ناسخ نہیں ہوتا بلکہ نسخ پر دلالت کرتا ہے۔

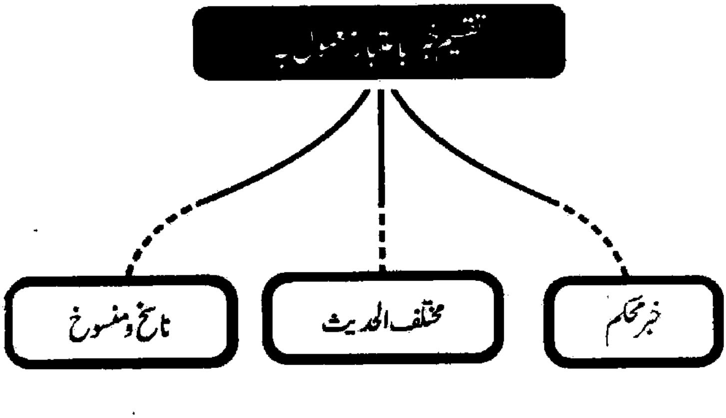

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خبر مردود

اور رد کے اسباب

سوال......: خبر مردود کسے کہتے ہیں؟

جواب......: خبر مردود: وہ خبر ہے جس کے راوی کا صدق راجح نہ ہو۔

سوال......: خبر مردود کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: خبر مردود کے رد کے من جملہ دو اسباب ہیں:

① سند سے ایک یا زیادہ راوی کا گر جانا۔ ② سند کے بعض راویوں پر طعن ہونا۔

جرح وطعن کے اسباب کو دو مختلف حصوں میں تقسیم کرتے ہیں:

[۱] وہ اسباب جن کا تعلق عدالت سے ہے [۲] وہ اسباب جن کا تعلق ضبط سے ہے

سقط کی اقسام

سوال......: سند سے راوی کے ساقط ہونے کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: سند سے راوی کے ساقط ہونے کی مندرجہ ذیل دو قسمیں ہیں:

① جلی: "واضح" جس کو پہچاننے میں (ماہرین فن اور عام طلباء) مشترک ہوں۔

② خفی: جس کو انتہائی ماہر، طرق واسانید کی علت کو جاننے والے ناقدین پہچان سکیں۔

پہلی قسم: راوی کی مروی عنہ سے ملاقات نہ ہونے کی وجہ سے پہچانی جاتی ہے، یا تو راوی نے اس کا زمانہ ہی نہیں پایا، یا زمانہ تو پایا ہے لیکن اس کے ساتھ کسی جگہ جمع نہیں ہوا، اور نہ اسے مروی عنہ کی طرف سے اجازت اور وجادت ہے، اسی وجہ سے علم تاریخ کی ضرورت پڑتی ہے تاکہ راویوں کی تاریخ پیدائش اور وفات اور طلب علم کے ازمنہ و اسفار کو ثابت کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاسکے، اور کتنے لوگ رسوا ہو گئے کہ انہوں نے اپنے شیخ کی روایت کا دعویٰ کیا لیکن تاریخ کے ذریعہ ان کا جھوٹ ظاہر ہو گیا۔

مردود کی سقط کے اعتبار سے تقسیم

سوال......: سقط کے اعتبار سے خبر مردود کی کتنی اقسام ہیں:

جواب......: سقط کے اعتبار سے خبر مردود کی چھ اقسام ہیں:

① معلق ② مرسل ③ معضل ④ منقطع ⑤ مدلس ⑥ مرسل خفی

① خبر معلق

سوال...... : معلق کی تعریف اور اس کا حکم کیا ہے؟

جواب......: معلق: وہ خبر ہے جس کی سند کی ابتداء سے (مصنف کے تصرف سے) ایک یا زائد راوی حذف کر دیے گئے ہوں۔

معلق اور معضل کے درمیان عموم وخصوص من وجہ کی نسبت ہے کیونکہ ایک یا ایک سے زائد راوی کے گرنے کے اعتبار سے معلق اور معضل دونوں شریک ہیں لیکن ابتداء سند والی شرط میں دونوں جدا جدا ہیں۔

حکم: محذوف راوی کے حالات نا معلوم ہونے کی وجہ سے معلق وغیرہ کو خبر مردود کی اقسام میں شمار کیا جاتا ہے، اور اگر وہ راوی مشہور ہو جائے وہ اس طرح کے کسی دوسری سند میں اس راوی کا نام آجائے تو صحت کا حکم لگایا جائے گا۔

سوال......: معلق روایت کی صورتیں کیا ہیں؟

جواب......: معلق روایت کی مختلف صورتیں ہیں:

① مکمل سند حذف کر دی جائے اور کہا جائے: قال رسول اللہ ﷺ

② صحابی کے علاوہ باقی سند حذف کر دی جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ صحابی اور تابعی کے علاوہ باقی سند حذف کر دی جائے۔

④ مصنف کو حذف کر کے اس سے اوپر والے سے بیان کیا جائے، اور اگر اس سے اوپر والا راوی اس مصنف کا استاذ ہے تو اس میں اختلاف ہے کہ اس کی روایت کو معلق کہیں گے یا نہیں؟ صحیح بات یہ ہے کہ اس میں تفصیل ہے اگر نص یا استقراء سے معلوم ہو کہ ایسا کرنے والا مدلس ہے، تو تدلیس کا حکم لگایا جائے گا، ورنہ وہ معلق ہے۔

تعدیل مبہم

سوال......: تعدیل مبہم سے کیا مراد ہے؟

جواب......: تعدیل مبہم سے مراد یہ ہے کہ مصنف کہے کہ جو راوی میں نے حذف کر دیے ہیں وہ سب ثقہ ہیں، تو جمہور کے نزدیک تعدیل مبہم مقبول نہیں ہے حتی کہ ان کا نام ذکر کیا جائے۔

لیکن ابن صلاح نے فرمایا ہے کہ اگر مذکورہ راویوں کا حذف کرنا کسی ایسی کتاب میں ہو جس کی صحت کا التزام کیا گیا ہے ان میں جو روایات جزم کے صیغے، معروف صیغے کے ساتھ ہوں جیسے قال، ذکر اور روی تو منسوب الیہ تک صحیح ہونے کا حکم ہوگا، کیونکہ یہ جزم دلیل ہے کہ اس کی سند اس کے نزدیک صحیح ہے مگر اختصار یا کسی غرض کی وجہ سے حذف کر دیا اور جو جزم کے صیغے سے نہ ہوں مجہول صیغہ سے ہوں جیسے قیل و ذُکر اور رُوی تو منسوب الیہ تک صحیح ہونے کا حکم نہیں ہوگا، میں (ابن حجر) نے "النکت علی ابن الصلاح" میں اس کی مثالوں کی وضاحت کر دی ہے۔

② خبر مرسل

سوال......: مرسل کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: مرسل: وہ ہے خبر جسے تابعی رسول اللہ ﷺ سے مرفوعا بیان کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قوی ہو جاتا ہے۔

④ ابوبکر رازی اور ابوالولید باجی سے منقول ہے کہ جب راوی ثقہ یا غیر ثقہ روایت کرے تو اس کی مرسل مقبول نہیں ہوگی۔

مراسیل صحابہ

سوال......: مراسیل صحابہ کا کیا حکم ہے؟

جواب......: صحیح اور مشہور مذہب جسے جمہور اہل علم نے اختیار کیا وہ یہ ہے کہ صحابی کی مرسل حجت ہے کیونکہ صحابہ کا تابعین سے روایت کرنا بہت کم ہے اور جب وہ بیان کریں تو وضاحت کر دیتے ہیں، اور جب وہ مطلق بیان کریں تو ظاہر بات ہے وہ سب عادل ہیں۔

③ خبر معضل

سوال......: معضل کی کیا تعریف ہے؟

جواب......: معضل: وہ ہے جس کی سند سے تسلسل کے ساتھ دو یا زیادہ راوی حذف کیے گئے ہوں۔

سوال......: معضل کو معضل کیوں کہتے ہیں؟

جواب......: معضل ''اعضلہ'' سے ماخوذ ہے جس کا معنیٰ ''اعیاہ'' اس نے اس کو عاجز کر دیا، تھکا دیا (گویا راوی عاجز آ گیا اور واسطے چھوڑ دیے) اسی لیے اس کو معضل کہتے ہیں۔

④ خبر منقطع

سوال......: منقطع کسے کہتے ہیں؟

جواب......: جس کی سند سے ایک یا زیادہ راوی تسلسل کے بغیر حذف ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قوی ہو جاتا ہے۔

④ ابوبکر رازی اور ابوالولید باجی سے منقول ہے کہ جب راوی ثقہ یا غیر ثقہ روایت کرے تو اس کی مرسل مقبول نہیں ہوگی۔

مراسیل صحابہ

سوال......: مراسیل صحابہ کا کیا حکم ہے؟

جواب......: صحیح اور مشہور مذہب جسے جمہور اہل علم نے اختیار کیا وہ یہ ہے کہ صحابی کی مرسل حجت ہے کیونکہ صحابہ کا تابعین سے روایت کرنا بہت کم ہے اور جب وہ بیان کریں تو وضاحت کر دیتے ہیں، اور جب وہ مطلق بیان کریں تو ظاہر بات ہے وہ سب عادل ہیں۔

③ خبر معضل

سوال......: معضل کی کیا تعریف ہے؟

جواب......: معضل: وہ ہے جس کی سند سے تسلسل کے ساتھ دو یا زیادہ راوی حذف کیے گئے ہوں۔

سوال......: معضل کو معضل کیوں کہتے ہیں؟

جواب......: معضل ''اعضلہ'' سے ماخوذ ہے جس کا معنیٰ ''اعیاہ'' اس نے اس کو عاجز کر دیا، تھکا دیا (گویا راوی عاجز آگیا اور واسطے چھوڑ دیے) اسی لیے اس کو معضل کہتے ہیں۔

④ خبر منقطع

سوال......: منقطع کسے کہتے ہیں؟

جواب......: جس کی سند سے ایک یا زیادہ راوی تسلسل کے بغیر حذف ہوں۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

⑤ خبر مدلس

سوال......: مدلس کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: مدلس، تدلیس: لغوی معنیٰ: (اخفاء العیب) عیب چھپانا، یہ دلس سے ماخوذ ہے جس کا معنی اندھیرا ہے گویا مدلس نے درست بات کو چھپانے کے لیے سامع پر معاملے کو تاریکی میں ڈال دیا۔

تدلیس کی اقسام

سوال......: تدلیس کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: تدلیس کی دو قسمیں ہیں:

① تدلیس الاسناد ② تدلیس الشیوخ

سوال......: تدلیس الاسناد کسے کہتے ہیں؟

جواب......: تدلیس الاسناد: کی مندرجہ ذیل دو صورتیں ہیں:

① تدلیس الاسناد: کہ راوی اپنے شیخ کو گرا کر اپنے شیخ کے شیخ یا اپنے کسی دوسرے ہم عصر راوی سے روایت کرے، جس سے وہ ملا ہو، لیکن اس سے کچھ سنا نہ ہو اور اس کو اس کی طرف سے اجازت اور وجادت بھی نہ ہو اور ایسے الفاظ سے روایت کرے جس سے سماع کا احتمال پایا جاتا ہے جیسے عن اور قال۔

② تدلیس التسویۃ: یہ ہے کہ راوی اپنی روایت میں دو ہم عصر ثقہ راویوں کے درمیان سے ضعیف راوی کو حذف کر کے اپنے ثقہ شیخ کو دوسرے ثقہ سے ملا دے، یہ تدلیس الاسناد کی بدترین قسم ہے، راویوں میں بقیہ بن ولید اور ولید بن مسلم ایسی تدلیس کرنے میں معروف ہیں۔

سوال......: تدلیس الشیوخ کسے کہتے ہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب......: تدلیس الشیوخ: یہ کہ راوی اپنے شیخ کو ایسے اسم یا کنیت یا لقب وغیرہ کے ساتھ ذکر کرے جس کے ساتھ وہ لوگوں میں معروف نہ ہو۔

سوال......: مدلس کی حدیث کا کیا حکم ہے؟

جواب......: جو مدلس راوی عن و قال وغیرہ الفاظ سے روایت کرے جس سے احتمال پیدا ہو کہ مدلس کی اس کے مروی عنہ سے ملاقات ہے تو مردود ہوگی اور اگر صراحت والے الفاظ کے ساتھ بیان کرے تو یہ جھوٹ شمار ہوگا اور جس راوی سے تدلیس ثابت ہو جائے تو اصح قول کے مطابق اس کا حکم یہ کہ اگر وہ عادل ہے تو اس کی روایت کو اس وقت تک قبول نہیں کیا جائے گا جب تک وہ اس کی صراحت نہیں کرے گا۔

⑥ مرسل خفی

سوال......: مرسل خفی کسے کہتے ہیں؟

جواب......: مرسل خفی: راوی اپنے ایسے ہم عصر سے روایت کرے جس سے اس کی ملاقات معروف نہ ہو اور دونوں کے درمیان واسطہ ہو۔

تدلیس اور مرسل خفی میں فرق

سوال......: تدلیس اور مرسل خفی میں کیا فرق ہے؟

جواب......: خبر مدلس اور مرسل خفی کے درمیان بڑا دقیق فرق ہے مندرجہ ذیل تفصیل سے اس کی وضاحت ہو جائے گی، تدلیس یہ ہے کہ راوی اپنے اس مروی عنہ سے روایت جس سے اس کی ملاقات معروف اور اور اگر صرف معاصرت معروف اور ملاقات معروف نہ ہو تو وہ مرسل خفی ہوگا۔

جس نے تدلیس کی تعریف میں معاصرت کو شرط مانا خواہ ملاقات نہ ہو تو اس سے لازم آئے گا کہ تدلیس اور ارسال خفی میں کوئی فرق نہیں حالانکہ کہ ان دونوں میں فرق ہے تدلیس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں صرف معاصرت نہیں بلکہ ملاقات کا ہونا ضروری ہے اور اس بات پر علماء حدیث کا اتفاق دلالت کرتا ہے کہ مخضرمین ابو عثمان نہدی اور قیس بن ابو حازم کی نبی کریم ﷺ سے روایت مرسل خفی کے باب سے ہے کیونکہ اگر تدلیس میں صرف معاصرت کافی ہوتی تو یہ مدلسین میں شمار ہوتے کیونکہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کا زمانہ تو پایا ہے لیکن ملاقات معروف نہیں۔

اور امام شافعی ،ابوبکر بزار تدلیس میں ملاقات کی شرط کے قائل ہیں اور ''کفایہ'' میں خطیب کا کلام بھی اسی بات پر دلالت کرتا ہے اور یہی پختہ بات ہے۔

وہ امور جن سے تدلیس اور ارسال خفی پہچانا جاتا ہے

سوال......: تدلیس اور ارسال خفی کو پہچاننے کے کیا طریقے ہیں؟

جواب......: تدلیس وارسال خفی مندرجہ ذیل دو امور سے پہچانی جاتی ہے:

① مدلس یا مرسل کا خود خبر دینا ، ② اس فن کے ماہر امام کی نص سے ان کا مروی عنہ سے مطلقاً یا خاص طور پر اس حدیث میں عدم سماع کا ثابت ہونا۔

اور کسی سند میں راوی اور مروی عنہ کے درمیان ایک یا زیادہ راوی واقع ہوں تو اس سے تدلیس ثابت نہیں ہوتی کیونکہ ہوسکتا ہے کہ یہ راوی زائد ہو تو اس صورت میں جبکہ اتصال و انقطاع کے احتمال کا تعارض ہو تو کلی طور پر حکم نہیں لگایا جا سکتا ،اس موضوع میں خطیب نے "التفصيل لمبهم المراسيل" اور "المزيد فی متصل السانيد" دو کتابیں تصنیف کیں ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

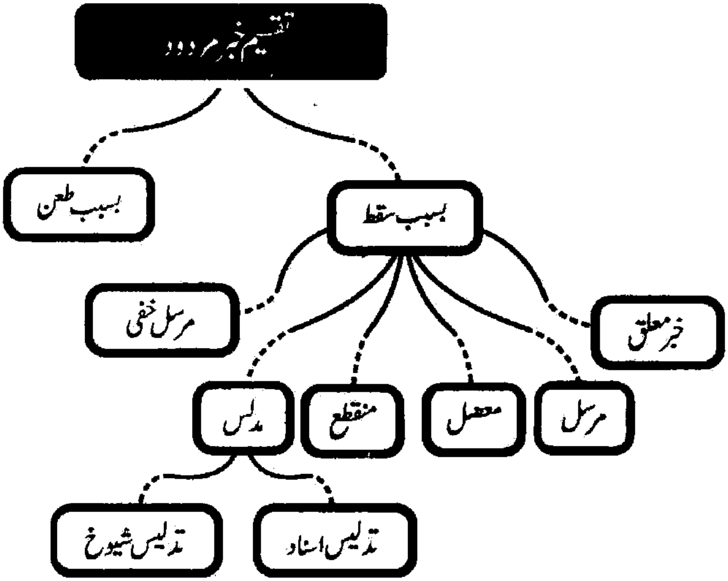

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راوی میں جرح وطعن کے اسباب

سوال......: راوی پر جرح وطعن کے کتنے اسباب ہیں؟

جواب......: راوی پر جرح وطعن کے دس اسباب ہیں بعض اسباب بعض سے سخت ہیں ہم ان کو دو مختلف حصوں میں تقسیم کرتے ہیں:

[۱]...... وہ اسباب جن کا تعلق راوی کی عدالت سے ہے: ① الکذب ② التہمة بالکذب ③ الفسق ④ البدعة ⑤ الجهالة

[۲]...... وہ اسباب جن کا تعلق راوی کے ضبط سے ہے: ① فحش الغلط ② كثرة الغفلة ③ الوهم ④ مخالفة الثقات ⑤ سوء الحفظ

اب ان کا تذکرہ، رد میں شدت تاثیر کے لحاظ سے بالترتیب کیا جاتا ہے۔

① "کذب الراوی" (خبر موضوع)

سوال......: کذب الراوی سے کیا مراد ہے اور اس کی روایت کو کیا کہتے ہیں؟

جواب......: کذب الراوی: سے مراد راوی کا رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنا ہے، اور اس کی روایت کو موضوع کہتے ہیں۔

اس پر وضع کا حکم ظن غالب کی وجہ سے لگایا جاتا ہے یقینی طور پر نہیں کیونکہ جھوٹا آدمی بھی کبھی کبھار سچ بول دیتا ہے۔

الغرض علم حدیث کے ماہر علماء کے پاس ایسا قوی ملکہ ہوتا ہے جس کی بدولت وہ سچ اور جھوٹ کی تمیز کر لیتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موضوع اور اس کو روایت کرنے کا حکم

سوال......:خبر موضوع کی تعریف اور اس کا حکم کیا ہے؟

جواب......:وضع: جھوٹ گھڑنا، خبر موضوع: رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولا گیا ہو۔

موضوع کی پہچان

سوال......:وضع کی پہچان کون کر سکتا ہے؟

جواب......:علماء حدیث میں سے وہی عالم وضع کی پہچان کر سکتے ہیں: جو مکمل معلومات رکھتے ہوں، روشن ذہن اور فہم سلیم کے مالک ہوں اور ان قرائن سے اچھی طرح واقف ہوں جو کسی روایت کے موضوع ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔

وضع کو پہچاننے کے طریقے

سوال......:وضع کو پہچاننے کے کیا طریقے ہیں؟

جواب......:وضع کو چند طریقوں سے پہچانا جاتا ہے، ان میں سے چند درج ذیل ہیں

① واضع کا بذات خود اعتراف کرنا: جیسے نوح بن ابو مریم نے اعتراف کیا۔

لیکن ابن دقیق العید فرماتے ہیں: کہ واضع کے اقرار سے قطعی طور پر لازم نہیں آتا کہ حدیث موضوع ہو کیونکہ احتمال ہے کہ وضع کا دعوی ہی جھوٹا ہو۔

اس سے بعض نے سمجھ لیا ہے کہ اس اقرار پر عمل نہیں کیا جائے، حالانکہ ان کی مراد یہ نہیں بلکہ ان کی مراد ہے کہ قطعی طور پر وضع کا حکم نہیں لگایا جا سکتا، اور قطعیت کی نفی سے حکم کی نفی لازم نہیں آتی کیونکہ حکم ظن غالب کے اعتبار سے لگتا ہے اور یہاں بھی ایسا ہی ہے، اور اگر ایسا نہ ہوتا تو قتل کا اقرار کرنے والے کو قتل نہ کر سکتے اور زنا کا اقرار کرنے والے پر رجم کی سزا جاری نہ ہوتی کیونکہ ان دونوں صورتوں میں بھی احتمال ہے کہ یہ دونوں جھوٹے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② حالت راوی یا عادت راوی سے وضع معلوم ہو جاتی ہے جیسے مامون بن احمد کا واقعہ ہے کہ اس کی مجلس میں حسن بصری کا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت سننے پر اختلاف ہوا تو مامون نے فوراً نبی ﷺ تک متصل سند پڑھ دی کہ حسن نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت سنی ہے۔

جیسے مہدی عباسی کے ساتھ غیاث بن ابراہیم نخعی کوفی کا قصہ ہے، غیاث مہدی کے پاس گیا اور مہدی کبوتروں کے ساتھ کھیل رہا تھا، تو غیاث نے فوراً آپ ﷺ تک سند بیان کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا "لا سبق الا فی نصل أو خف أو حافر أو جناح" مقابلہ بازی جائز نہیں مگر نیزہ بازی یا اونٹ دوڑ یا گھوڑ دوڑ یا پرندوں میں (جائز ہے)

غیاث نے حدیث صحیح میں "أو جناح" کے الفاظ کا اضافہ کر دیا، تو مہدی کو علم ہو گیا کہ اس نے اس کی وجہ سے جھوٹ بولا ہے تو اس نے کبوتروں کو ذبح کرنے کا حکم دے دیا۔

③ روایت کا نص قرآنی یا حدیث رسول ﷺ یا اجماع قطعی یا عقل صریح کے اس طرح مخالف ہو کہ اس میں تاویل کی گنجائش ممکن نہ ہو: جیسے حدیث (أن سفینة نوح طافت بالبیت وصلت خلف المقام رکعتین) سیدنا نوح کی کشتی نے بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز ادا کی۔

سوال.....: وضع کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب......: وضع کی چند صورتیں ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

① واضع راوی اس خبر کو اپنی طرف سے گھڑے۔

② واضع راوی اس خبر کو اپنی طرف سے تو نہ گھڑے لیکن دوسرے لوگوں کی کلام سے اخذ کرلے۔ جیسے بعض سلف صالح، اور پرانے عقلمند لوگ کی بات کو باسند بیان کر دے۔

③ واضع راوی اسرائیلی روایات کو حدیث بنا کر بیان کر دے۔

④ واضع راوی ضعیف حدیث کی سند کو حذف کر کے صحیح سند کے ساتھ بیان کر دے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احادیث وضع کرنے کے اسباب

سوال......: احادیث وضع کرنے کے اسباب اور ان کا حکم کیا ہیں؟

جواب......: احادیث وضع کرنے کے بہت سے اسباب ہیں چند مندرجہ ذیل ہیں:

① بے دینی۔ جیسے زنادقہ۔

② جہالت کا غلبہ۔ جیسے بعض عبادت گزار لوگ۔

③ عصبیت کا بھوت۔ جیسے بعض مقلدین۔

④ حکام کی خواہشات کی اتباع۔

⑤ شہرت کی غرض سے نادر احادیث گھڑنا۔

⑥ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کے ارادے سے۔

⑦ کمائی کرنے اور وسیلہ رزق بنانے کی غرض سے۔

حکم: حدیث وضع کرنا حرام ہے۔

سوال......: عوام کی ترغیب وترہیب میں احادیث وضع کرنے کا کیا حکم ہیں؟

جواب......: راجح موقف یہی ہے کہ عوام کی ترغیب وترہیب کے لیے احادیث وضع کرنا حرام ہے۔

البتہ بعض کرامیہ اور بعض صوفیہ سے عوام کی ترغیب وترہیب کے لیے احادیث وضع کرنے کی اباحت منقول ہے لیکن یہ ان کی غلطی ہے اور اس غلطی کی بنیاد ان کی جہالت ہے کیونکہ ترغیب وترہیب بھی احکام شرعیہ میں شامل ہے اور علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نبی اکرم ﷺ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولنا کبیرہ گناہ ہے اور ابو محمد جوینی نے مبالغہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ کفر ہے۔

سوال......: موضوع روایت کو بیان کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب......: موضوع روایت کو مطلقاً بیان کرنا حرام ہے مگر اس کے موضوع ہونے اور عیب ہونے کی وضاحت کے ساتھ بیان کی جا سکتی ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((من حدث عني حديثا يرى انه كذب فهو احد الكذابين)) [رواہ مسلم] جو شخص میری طرف سے ایسی بات بیان کرے اور اسے معلوم بھی ہو کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ دو جھوٹوں میں سے ایک ہے۔

② "التهمة بالكذب" (خبر متروک)

سوال......: التهمة بالكذب سے کیا مراد ہے اور اس کی روایت کو کیا کہتے ہیں؟

جواب......: التهمة بالكذب: اس کی مندرجہ ذیل دو صورتیں ہیں:

① راوی لوگوں کے ساتھ کلام میں جھوٹ بولنے میں معروف ہو۔

② یا وہ ایسی روایت بیان کرنے میں متفرد ہو جو ایسے معلوم قواعد کے مخالف ہو جو دین کی اندر قطعی طور پر ضروری ہیں، یہ قسم پہلی قسم کے مقابلہ میں کم ہے، اور متہم بالکذب کی روایت کو متروک کہتے ہیں۔

③ تا ⑤

"فحش غلط، کثرت غفلت، فسق راوی" (خبر منکر)

سوال......: فحش الغلط و كثرة الغفلة اور فسق الراوى سے کیا مراد ہے اور ان کی روایت کو کیا کہتے ہیں؟

جواب......: فحش الغلط (راوی کا سنگین غلطیاں کرنا) اور كثرة الغفلة (انتہائی زیادہ غفلت کرنا) اور فسق الراوى (اور راوی کا فسق میں مبتلا ہونا) فسق فعلی یا فسق قولی وہ جس کی وجہ سے کفر کی حد تک نہ پہنچے۔

ان تینوں کی خبر منکر ہے ان کے نزدیک جو ضعیف کی ثقہ کے مخالف روایت کے لیے منکر کو منحصر نہیں کرتے۔

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑥ ''وہم راوی'' (خبر معلول)

سوال......: وهم الراوی سے کیا مراد ہے؟

جواب......: وهم الراوی: سے مراد راوی کا حدیث کو وہم کے ساتھ روایت کرنا۔

سوال......: کیا وہم متن میں واقع ہوتا ہے؟

جواب......: وہم جیسے سند میں موقوف کو مرفوع یا متصل کو منقطع بنا دینے کی صورت میں ہوتا ہے ایسے ہی متن میں ایک حدیث کو دوسری میں داخل کر دینے کی صورت میں ہوتا ہے۔

سوال......: کیا وہم قادح ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب......: وہم کبھی قادح ہوتا ہے جیسے مرسل ہونا اور کبھی غیر قادح ہوتا ہے جیسے سند کے کسی ایک راوی کے نام میں وہم ہو جانے کی وجہ سے معلول ہونا۔

سوال......: وہم والی خبر کو کیا کہتے ہیں اور اس کا ادراک کون کر سکتا ہے؟

جواب......: جس خبر میں وہم واقع ہوا سے "المعل" یا "المعلل" کہتے ہیں۔

اور یہ علوم حدیث کا ایک پیچیدہ مسئلہ ہے اس کا ادراک وہ کر سکتا ہے جو درست سمجھ، وسیع حافظہ رکھتا ہو اور جس کو اللہ تعالی نے تہہ تک پہنچنے والا روشن دماغ دیا ہو اور وہ راویوں کے مراتب اور متون حدیث پر وسیع اطلاع رکھتا ہو۔

اسی وجہ سے ان صفات کے حامل چند علماء نے اس قسم میں گفتگو کی ہے، مثلاً علی بن مدینی اور امام احمد بن حنبل، امام بخاری، یعقوب بن ابو شیبہ، ابوحاتم، ابوزرعہ، اور امام دارقطنی ہیں اور بعض اوقات معلِل (ناقد، علت بیان کرنے والا) کی عبارت اپنے دعوی پر دلیل پیش کرنے سے اس طرح قاصر رہتی ہے جس طرح درہم و دینار کو پرکھنے میں زرفروش کی حالت ہوتی ہے۔

سوال......: وہم کو پہچاننے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب......: وہم کو پہچاننے کا طریقہ: وہم راوی کے تفرد اور دوسروں کی مخالفت کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے لیکن اس میں کچھ اور قرائن بھی شامل ہو جاتے ہیں نیز اس کو پہچاننے کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طریقہ یہ ہے کہ: ① حدیث کے تمام طرق جمع کیے جائیں ② ضبط واتقان میں راویوں کے درجات کو پہچانا جائے۔

⑦ "مخالفت راوی"
اور اس کی اقسام

سوال...... :مخالفت راوی سے کیا مراد ہے اور مخالفت کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب...... :مخالفت راوی: اس سے مراد راوی کا ثقات کی مخالفت کرنا ہے اور اس کی مندرجہ ذیل چھ قسمیں ہیں: ① المدرج ② المقلوب ③ المزید فی متصل الاسانید ④ المضطرب ⑤ المصحف ⑥ المحرف

① مدرج

سوال...... :مدرج کسے کہتے ہیں؟

جواب...... :مدرج کا معنی ہے ایک چیز کو دوسری چیز میں داخل کرنا، ملانا۔

مدرج کی اقسام

سوال...... :مدرج کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب...... :مدرج کی دو قسمیں ہیں: ① مدرج الاسناد ② مدرج المتن

سوال...... :مدرج الاسناد کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب...... :مدرج الاسناد: ایسی حدیث جس کی سند کا سیاق بدل جائے، اور اس کی چند صورتیں مندرجہ ذیل ہیں:

①: ...... راوی خبر کو ایک جماعت سے سنے جو اس کی سند میں مختلف ہوں لیکن یہ ان سے اتفاق کے ساتھ اختلاف کو ذکر کیے بغیر روایت کر دے۔

②: ...... راوی کے پاس ایک سند کے ساتھ متن ہو مگر اسی متن کا کچھ حصہ اس کے پاس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری سند کے ساتھ ہو لیکن وہ اس کو مکمل پہلی سند کے ساتھ ہی روایت کرے۔

③:...... راوی اپنے شیخ سے کوئی حدیث سنے مگر اسی حدیث کا بعض حصہ وہ کسی واسطہ کے ساتھ سنے لیکن اس کو بغیر واسطہ کے مکمل بیان کر دے۔

④:...... راوی کے پاس دو حدیثیں دو مختلف سندوں کے ساتھ ہوں لیکن ان دونوں کو ایک سند کے ساتھ بیان کرے یا ان میں سے ایک کو اپنی خاص سند سے بیان کرے اور دوسری حدیث سے اس میں کچھ اضافہ کر دے۔

⑤:...... راوی اپنے شیخ سے ایک مکمل سند سنے مگر اس کے شیخ نے اس سند کو بیان کرنے کے درمیان کوئی خارجی کلام کی ہو تو یہ راوی اس کو سند کا حصہ سمجھتے ہوئے آگے بیان کر دے۔

سوال......: مدرج المتن کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: مدرج المتن: وہ حدیث ہے جس کے متن میں ایسی چیز بغیر فاصلے کے داخل کر دی جائے اور اس سے ملا دی جائے جو اس میں سے نہیں ہے۔

اور ادراج کبھی خبر کے شروع میں واقع ہوتا ہے اور کبھی درمیان اور زیادہ تر آخر میں واقع ہوتا ہے، کیونکہ یہ عطف الجملۃ علی الجملۃ کی صورت میں ہوتا ہے، یا صحابی یا تابعی کے موقوف کلام کو نبی کریم ﷺ کے مرفوع کلام کے ساتھ بلا امتیاز ملا دینے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

ادراج کے اسباب و حکم

اور پہچاننے کے طریقے

سوال......: ادراج کے اسباب اور اس کا حکم کیا ہے؟

جواب......: ادراج کے اسباب بہت زیادہ ہیں ان میں تین مندرجہ ذیل ہیں:

① غریب الفاظ کی تفسیر ② نبی ﷺ کے کلام سے حکم کا استنباط ③ شرعی حکم کا بیان کرنا

ادراج کا حکم: ادراج کرنا جائز نہیں ہے ہاں جو غریب کلمہ کی تفسیر کے لیے ہو تو وہ مانع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے، جیسے زہری اور دیگر ائمہ نے کیا ہے۔

سوال......:ادراج کو پہچاننے کے کیا طریقے ہیں؟

جواب......:ادراج چند طریقوں سے پہچانا جاتا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

① ادراج کو ممتاز کرنی والی اصل متن اور اضافہ شدہ روایت کے وارد ہونے سے۔

② بعض راوی مدرج عبارت کے علیحدہ ہونے کی صراحت کر دیں اور اس کے کہنے والے کی طرف منسوب کر دیں۔

③ ادراج سے واقف ائمہ کے بتلانے سے۔

④ اس مدرج عبارت کا رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرنا ناممکن ہو۔

اس قسم میں خطیب بغدادی نے ایک کتاب تصنیف کی ہے اور میں (مصنف :ابن حجر) نے اس کی تلخیص کی ہے اور اس میں مذکور مواد سے دوگنا یا اس سے بھی زیادہ کا اضافہ کیا ہے۔اور اللہ ہی کے لیے تعریف ہے۔

② خبر مقلوب

سوال......:خبر مقلوب کی کیا تعریف ہے؟

جواب......:خبر مقلوب:وہ خبر ہے جس کے راوی پر بعض لفظ بدل جائیں ،تو اس کے معنی بدل جائیں، اور اسے منقلب بھی کہا جاتا ہے۔

سوال......:کیا قلب سند میں واقع ہوتا ہے؟

جواب......: سند میں قلب راویوں کے نام آگے پیچھے کرنے سے بھی ہوتا ہے جیسے :مرۃ بن کعب اور کعب بن مرۃ، ان میں سے ایک کا نام دوسرے کے باپ کا نام ہے۔

سوال......:کیا قلب متن میں واقع ہوتا ہے؟

جواب......:قلب متن میں واقع ہوتا ہے: مثال: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث ہے جسے امام مسلم نے روایت کیا ہے سات آدمیوں والی حدیث کہ جن کو اللہ اپنے سائے میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جگہ عطا فرمائیں گے جس دن کوئی سایہ نہیں ہوگا اس حدیث میں ہے (ورجل تصدق بصدقة أخفاها حتى لاتعلم يمينه ما تنفق شماله) اصل الفاظ ایسے ہیں (حتى لا تعلم شماله ما تنفق يمينه) جیسے امام بخاری نے روایت کیا ہے اور مسلم نے بھی اپنی ایک روایت میں ایسے ہی روایت کیا ہے۔

اور قلب کی ایک صورت یہ ہے کہ ایک متن کی سند کو لے کر دوسرے متن کے ساتھ لگا دیا جائے اور اس کا متن دوسری سند کے ساتھ لگا دیا جائے جیسے اہل بغداد نے امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاری کے ساتھ کیا، اور اس کو خطیب نے "التاریخ" میں اور ابن حجر نے "النكت على ابن الصلاح" میں ذکر کیا ہے۔

خطیب نے اس قسم میں کتاب "رافع الارتياب" تصنیف کی ہے۔

③ متصل سند میں زیادتی

سوال......: المزيد في متصل الأسانيد سے کیا مراد ہے اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب......: المزيد في متصل الأسانيد سے مراد: وہ مخالفت ہے جو ظاہرا متصل سند کے درمیان میں راوی کی زیادتی (اضافہ) کی وجہ سے ہو۔

حکم: اس کا حکم یہ ہے کہ اس سند کا اعتبار کیا جائے گا جو زیادت سے خالی ہو بشرطیکہ جس نے زیادتی نہیں کی وہ بصیغہ سماع زیادتی کرنے والے سے زیادہ متقن ہو ورنہ زیادت والی سند ہی راجح ہوگی۔

④ مضطرب

سوال......: مضطرِب کسے کہتے ہیں اور اس کا حکم کیا ہے؟

جواب......: مضطرِب: (راء پر کسرہ) وہ حدیث ہے جو مختلف وجوہ سے روایت کی گئی ہو اور تمام وجوہ قوت میں برابر ہوں، اختلاف چاہے ایک راوی کی طرف سے ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکم :اضطراب راویوں کا حافظہ نہ ہونے کی وجہ سے ضعف حدیث کا موجب ہے۔

سوال......:اضطراب سند میں واقع ہوتا ہے یا متن میں؟

جواب......:اضطراب اکثر سند میں واقع ہوتا ہے اور کبھی کبھار متن میں واقع ہو جاتا ہے لیکن محدثین متن کی تبدیلی پر مضطرب کا بہت کم حکم لگاتے ہیں۔

سوال......:اضطراب کی وجوہات کیا ہیں؟

جواب......:کبھی کبھار محدث کے حافظہ کو آزمانے کے لیے جان بوجھ کر اسناد و متن میں تبدیلی کر دی جاتی ہے، جیسے امام بخاری اور عقیلی وغیرہ کے ساتھ کیا گیا تھا۔

اس کی شرط یہ ہے کہ ضرورت ختم ہوتے ہی اس تبدیلی کو ختم کر دیا جائے باقی نہ چھوڑا جائے اور اگر یہ تبدیلی کسی شرعی مصلحت کی وجہ سے نہ ہو بلکہ اغراب پیدا کرنی کی وجہ سے ہو تو یہ تبدیلی موضوع کی قسم سے ہوگی اور اگر غلطی سے ہو تو مقلوب یا معلول کی قسم سے ہوگی۔

⑤، ⑥ ”مصحف، محرف“

سوال......:مصحف اور محرف سے کیا مراد ہے؟

جواب......:مصحف :سے مراد وہ مخالفت ہے جو نقطوں کے اعتبار سے ایک یا زیادہ حروف کے بدل جانے کی وجہ سے ہو اور لفظ کی تحریری صورت باقی رہے۔

محرف:سے مراد وہ مخالفت ہے جو اعراب کے اعتبار سے ایک یا زیادہ حروف کے بدل جانے کی وجہ سے ہو اور لفظ کی تحریری صورت باقی رہے۔

سوال......:تصحیف وتحریف سند میں واقع ہوتی ہے یا متن میں اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب......:تصحیف وتحریف اکثر متن میں واقع ہوتی ہے اور کبھی کبھار سند کے اسماء میں واقع ہوتی ہے۔

تصحیف وتحریف کا حکم: جان بوجھ کر متن میں مطلقا تبدیلی کرنا اور کچھ الفاظ کم کر کے اختصار کرنا اور الفاظ کو ان کے مرادف سے بدل دینا جائز نہیں ہے، البتہ وہ عالم جو الفاظ کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مدلولات اور معانی میں تغیر پیدا کرنے والی چیزوں کو جاننے والا ہو وہ تحیف وتحریف کرسکتا ہے، اس فن میں عسکری اور دار قطنی وغیرہ نے کئی ایک کتب تحریر کیں ہیں۔

اختصار حدیث، روایت بالمعنی

سوال......:اختصار حدیث کا کیا حکم ہے؟

جواب......:حدیث میں اختصار کرنا جائز ہے لیکن اس کی شرط یہ ہے کہ اختصار کرنے والا عالم ہو، کیونکہ عالم حدیث سے اسی چیز کو کم کرے گا جس کا باقی ماندہ الفاظ سے گہرا تعلق نہ ہوگا کہ اس کے کم کرنے سے حدیث کی دلالت ہی بدل جائے اور بیان میں کمی واقع ہو یہاں تک بقیہ الفاظ اور حذف شدہ الفاظ دو مستقل خبریں سمجھی جاتی ہوں، یا بقیہ الفاظ حذف شدہ الفاظ پر دلالت کرنے والے ہوں، جاہل کے برخلاف کہ وہ استثناء وغیرہ الفاظ کو بھی حذف کر دے گا جن کا بقیہ حدیث سے پورا تعلق ہوگا۔

سوال......:روایت بالمعنی کا کیا حکم ہے؟

جواب......:روایت بالمعنی میں اختلاف ہے، لیکن اکثر علماء اس کے جواز کے قائل ہیں، ان کی سب سے قوی دلیل یہ ہے کہ جب عالم ماہر حدیث عجمیوں کے لیے ان کی زبان میں شریعت (قرآن وحدیث) کی وضاحت کرسکتا ہے تو عربی زبان میں بالا ولی کرسکتا ہے۔

سوال......: روایت بالمعنی مفردات میں کرسکتا ہے یا مرکبات میں اور یہ کس کے لیے جائز ہے؟

جواب......:روایت بالمعنی مفردات میں جائز ہے مرکبات میں نہیں۔

اور روایت بالمعنی کرنے والے میں اختلاف ہے ذیل میں چند ایک اقوال مذکور ہیں:

① جسے حدیث کے الفاظ حفظ ہوں، تاکہ وہ اس میں تصرف سے بچ سکے۔

② جسے حدیث کے الفاظ بھول گئے لیکن معنی خوب یاد ہوں، تاکہ وہ استنباط کرسکے۔

③ جسے الفاظ (معنی) بھول گئے وہ روایت بالمعنی نہیں کرسکتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ جسے الفاظ حدیث یاد ہوں تو اولیٰ بات یہ ہے کہ وہ بلا تصرف روایت کرے۔

⑤ قاضی عیاض کہتے ہیں: کہ یہ دروازہ بند کر دینا چاہیے تا کہ ناواقف شخص جو واقفیت کا دعوی کرے وہ روایت بالمعنی پر جرات نہ کر سکے۔

سوال...... حدیث کے مشکل، مخفی اور دقیق الفاظ کو کیسے حل کیا جائے؟

جواب......: حدیث کے الفاظ قلت استعمال کی وجہ سے خفی (پوشیدہ) ہو جائیں تو غریب الفاظ کی وضاحت کرنے والی کتب کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

اس قسم کے متعلق ابوعبید قاسم بن سلام نے ایک کتاب تحریر کی جو غیر مرتب تھی تو اس کو شیخ موفق الدین بن قدامہ نے حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کر دیا، اس کتاب سے ابوعبید ہروی کی کتاب زیادہ جامع ہے، ان کی اس کتاب میں ابوموسی مدینی نے کچھ چیزیں اضافی کر کے اس کو مزید بہتر بنا دیا، علامہ زمخشری نے بھی اس کے متعلق عمدہ ترتیب سے ایک کتاب تحریر فرمائی جس کا نام انھوں نے "الفائق" رکھا ہے، پھر ان کے بعد ابن اثیر نے ان تمام کتب کو "النھایۃ" میں جمع کر دیا باوجود اس کے کہ ان کی کتاب سے چند چیزیں رہ گئیں ان کی کتاب تمام کتب سے زیادہ اسہل و آسان ہے۔ اور اگر الفاظ کثیر الاستعمال ہوں لیکن ان کا مطلب مشکل و دقیق ہو تو مشکل الفاظ کی وضاحت کرنے والی کتب کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

علامہ طحاوی، خطابی، ابن عبدالبر وغیرہ نے اس قسم میں کئی ایک کتب تحریر کیں ہیں۔

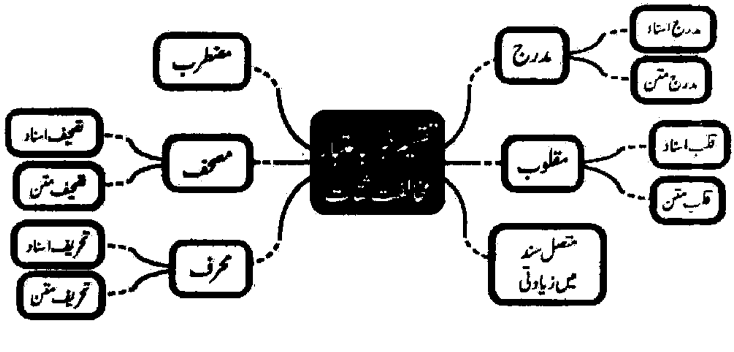

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑧ ''جہالت راوی''

سوال......: جہالت راوی سے کیا مراد ہے؟

جواب......: جہالت راوی: اس سے مراد راوی کا مجہول ہونا، اس کے متعلق تعدیل اور جرح معین کا علم نہ ہونا، اس کے دو سبب ہیں:

① راوی کی صفات، نام یا کنیت یا لقب یا پیشے یا نسب وغیرہ میں سے زیادہ ہو جائیں تو اسے کسی مقصد کے لیے غیر مشہور صفت کے ساتھ ذکر کردیا جائے تو اس وجہ سے گمان کیا جائے کہ یہ کوئی اور راوی ہے تو اس کے حالات سے جہالت حاصل ہو۔

مثال: محمد بن سائب کلبی کو بعض نے اس کے دادے کے طرف منسوب کر کے محمد بن بشر کہا ہے بعض نے اس کا نام حماد بن سائب رکھا ہے اور بعض نے اس کی کنیت ابونضر اور بعض نے ابوہشام اور بعض نے ابوسعید رکھی ہے تو ایسے لگنا شروع ہو گیا کہ یہ ایک جماعت ہے اور حقیقت میں یہ صرف ایک آدمی ہے۔

اس موضوع پر (الموضح لأوهام الجمع والتفريق في النعوت) کتاب لکھی گئی ہے، خطیب، عبدالغنی اور صوری وغیرہ نے کئی ایک کتب تحریر فرمائی ہیں لیکن خطیب کی کتاب ان سب سے زیادہ عمدہ ہے۔

② راوی بہت کم احادیث بیان کرنے والا ہو اور اس کی روایات زیادہ نہ ہوں اور اس سے روایت کرنے والا صرف ایک راوی ہو اگرچہ اس کا نام بھی ذکر کیا گیا ہو، اس موضوع پر ''الوحدان'' نامی کتاب تصنیف کی گئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجہول کی اقسام

سوال......: مجہول کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب......: مجہول کی دو اقسام ہیں: ① مجہول العین ② مجہول الحال

① مجہول العین: وہ راوی ہے جس سے روایت کرنے والا صرف ایک راوی ہو (جس کی توثیق نہ کی گئی ہو)

حکم: ایسے راوی کی روایت مبہم کی طرح (مردود ہوتی) ہے مگر یہ کہ اس کی توثیق کر دی جائے اگرچہ توثیق اس سے روایت کرنے والے راوی ہی کی طرف سے کیوں نہ ہو (تو روایت مقبول ہوگی) بشرطیکہ وہ اہل جرح وتعدیل میں سے ہو۔

② مجہول الحال: وہ راوی ہے جس سے ایک سے زائد راوی روایت کرے، اور اس کی توثیق نہ کی گئی ہو، اسے مستور بھی کہتے ہیں۔

حکم: ① علماء کی ایک جماعت نے ایسی روایت کو بغیر قید کے قبول کیا ہے۔

② جمہور نے اس کا رد کیا ہے، اور تحقیق والی بات یہ ہے کہ ایسی روایت پر توقف کیا جائے گا جب تک راوی کے حالات کی وضاحت نہ ہو جائے، امام الحرمین نے بھی اس کی توثیق کی ہے، جس راوی پر جرح غیر مفسر ہو اس کے متعلق ابن صلاح کا بھی یہی قول ہے۔

مبہم اور اس کی روایت کا حکم

سوال......: مبہم راوی کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب......: مبہم: اس سے مراد وہ راوی ہے کہ اختصار کی وجہ سے جس کے نام کی صراحت نہ کی گئی ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسے اس سے روایت کرنے والا کہے مجھے فلان نے یا شیخ نے یا آدمی نے یا ان کے بعض نے یا ابن فلان نے خبر دی، اگر راوی کا کسی دوسری سند میں نام ہے تو اس سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔

حکم: راجح موقف کے مطابق مبہم روایت مقبول نہیں ہوگی کیونکہ عدالت خبر کو قبول کرنے کی شرط ہے تو نام ذکر نہ کرنے سے راوی کی ذات کا بھی علم نہیں ہوتا اس کی عدالت کیسے معلوم ہوگی اگرچہ ابہام توثیق کے لفظ کے ساتھ کیا گیا ہو، جیسے راوی کہے: مجھے ثقہ یا ثبت راوی نے خبر دی ہے اس لیے کہ ممکن ہے کہ وہ دوسروں کے نزدیک ثقہ نہ ہو۔

ائمہ فن نے اس موضوع میں "المبهمات" کے نام سے کئی کتب تحریر کیں ہیں۔

اس نکتہ کے مطابق مرسل روایت بھی مقبول نہیں ہوگی اگرچہ اس کو روایت کرنے والا عادل ہی کیوں نہ ہو کیونکہ یہ احتمال مرسل میں بھی ہوتا ہے لیکن بعض کا قول ہے کہ یہ روایت قبول کی جائے گی کیونکہ عدالت اصل ہے اور جرح خلاف اصل، اور بعض کا کہنا ہے کہ ابہام کرنے والا صاحب علم ہے تو جو شخص اس کی تقلید کرتا ہے تو وہ اس کو قبول کرسکتا ہے، مگر یہ قول علوم حدیث کی بحث سے خارج ہے۔

⑨ "بدعت"

سوال......: بدعت کی کیا تعریف ہے؟

جواب......: بدعت: نئی چیز ایجاد کرنا۔

اصطلاحی تعریف: دین میں نئی چیز پیدا کرنا۔

نبی کریم ﷺ سے جو احکام منقول ہیں ان کے خلاف نئی پیدا شدہ چیز کا اعتقاد رکھنا یہ بدعت ہے، اور یہ اعتقاد معاندانہ نہ ہو بلکہ کسی شبہ کی وجہ سے ہو۔

سوال......: بدعت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: بدعت کی دو قسمیں ہیں: [1] بدعت مکفرہ [2] بدعت مفسقہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[۱] بدعت مکفرہ: ایسی بدعت جو بدعتی کو کافر بنا دیتی ہے، اس طرح کے وہ کسی ایسے امر کا انکار کر دے جس پر اتفاق ہو جو متواتر ہو اور دین میں قطعی طور پر معروف ہو۔

حکم: ① جمہور کے نزدیک ایسے راوی کی روایت قبول نہیں کی جاتی۔

② بعض کا قول ہے کہ مطلقاً قبول کی جائے گی۔

③ بعض کا قول ہے کہ اگر اپنے مذہب کی تائید میں جھوٹ کو حلال نہیں سمجھتا تو قبول کی جائے گی، اور سچی بات تو یہ ہے کہ ہر وہ شخص جس پر بدعت کی وجہ سے کفر کا فتوی لگایا گیا ہے اس کی روایت کو رد نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ ہر ایک اپنے مخالف فریق کو بدعتی سمجھتا ہے بلکہ مبالغہ کرتے ہوئے کافر سمجھتا ہے، تو اگر بدعت مکفرہ کی وجہ سے حدیث کو رد کیا جائے تو فریق اسلام میں سے کسی کی حدیث مقبول نہیں ہو سکتی۔

④ معتمد و درست بات یہ ہے کہ ایسا بدعتی جو کسی ایسے امر کا انکار کر دے جس پر اتفاق ہو جو متواتر ہو اور دین میں قطعی طور پر معروف ہو اس کی حدیث مردود ہو گی، اور جو بدعتی ایسا نظریہ نہ رکھے اور اس میں ضبط، تقوی اور خشیت الٰہی والی صفات پائی جاتی ہوں تو اس کی حدیث قبول کرنے میں کوئی چیز مانع نہیں۔

[۲] البدعة المفسقة: ایسی بدعت جو بدعتی کو فاسق بنا دیتی ہے۔

حکم: ایسے بدعتی کی روایت میں اختلاف ہے:

①...... مطلقاً اس کی روایت کو رد کیا جائے گا، مگر یہ بعید ہے، کیونکہ غالباً اس کی یہ وجہ بیان کی جاتی ہے کہ اس کے اس قول کی وجہ سے بدعت کی ترویج و تشہیر ہو گی، اگر یہ بات درست ہے تو اس کی روایت بھی قبول نہیں ہونی چاہیے جس میں غیر مبتدع اس کا شریک ہو۔

②...... مطلقاً قبول کی جائے گی، اگر اپنے مذہب کی تائید میں جھوٹ کو حلال نہیں سمجھتا۔

③...... مقبول ہوتی ہے جب تک بدعت کی طرف دعوت دینے والا نہ ہو اور نہ ایسی حدیث نقل کرے جو اس کی بدعت کی ترویج کر دے، یہ جمہور کا مختار مذہب ہے اور یہی صحیح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④...... ابن حبان نے اپنے ایک غریب قول میں غیر داعی کی روایت کو عموماً قبول کرنے پر اتفاق کا دعوی ذکر کیا ہے، ہاں اکثر کا قول یہی ہے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ بدعت کی موئید نہ ہو ورنہ اس کی روایت مردود ہوگی۔

⑤...... حافظ ابواسحاق ابراہیم بن یعقوب جوزجانی جو ابوداؤد اور امام نسائی کے استاذ نے بھی اس بات کی وضاحت اپنی "معرفة الرجال" میں کی ہے، انہوں نے راوی کے اوصاف میں کہا ہے کہ اگر راوی باوجود مخالف سنت ہونے کے صادق الکلام ہو تو اس کی روایت منکر اور بدعت کی تائید کرنی والی نہ ہو تو اس کو قبول کیا جائے گا، اور اگر وہ کوئی حدیث اپنے مذہب کے مطابق بیان کرے گا تو وہ مردود ہوگی کیونکہ اس میں رد حدیث کی علت پائی جاتی ہے۔

⑩ "سوء حفظ"

سوال......: سوء حفظ سے کیا مراد ہے؟

جواب......: سوء حفظ: (حافظہ کا برا ہونا) اس سے مراد ایسا راوی ہے جس کی درست باتیں اس کی غلطیوں پر راجح نہ ہوں، اس کی مندرجہ ذیل دو قسمیں ہیں:

① وہ راوی جس کو "سوء حفظ" ابتدائے حیات سے ہوا ہو اور اس کی زندگی کے تمام حالات میں برقرار رہا ہو، اور بعض ایسے راوی کی روایت کو شاذ کہتے ہیں۔

② وہ راوی جس کو "سوء حفظ" اس کے بڑھاپے کی وجہ سے یا قوت بصارت کے ختم ہو جانے یا اس کی کتب ضائع ہو جانے کی وجہ سے اس پر طاری ہو گیا ہو، بعض ایسے راوی کو "مختلط" کہتے ہیں۔

حکم: ایسے راوی کی اختلاط سے پہلے والی معلوم روایات مقبول ہوں گی اور بعد والی مردود اور جن روایات کا امتیاز نہ ہو سکے کہ کب کی ہیں تو ان میں توقف کیا جائے گا۔

شاذ یا مختلط یا مستور یا مدلس یا صاحب مرسل کا اگر کوئی ایسا معتبر متابع مل گیا جو ان اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا ہم پلہ یا اس سے اوثق ہو تو ان کی حدیث کو حسن کہیں گے لیکن بالذات نہیں کہیں گے، اور بعض کے نزدیک ایسی حدیث پر توقف کیا جائے گا۔

قبول و مردود کی حیثیت سے متن کے متعلقہ امور مکمل ہو گئے اور اسناد کی متعلقہ شروع۔

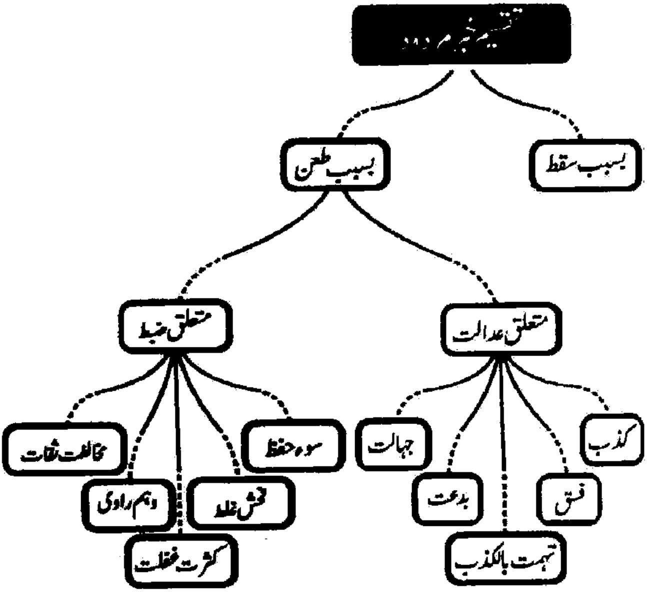

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خبر کی تقسیم

مرفوع، موقوف، مقطوع کی طرف

سوال......: انتہاء سند کے اعتبار سے حدیث کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: انتہاء سند کے اعتبار سے حدیث کی مندرجہ ذیل تین قسمیں ہیں:

① مرفوع ② موقوف ③ مقطوع

مرفوع اور اس کی اقسام

سوال......: مرفوع کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: مرفوع: ایسا قول یا فعل یا تقریر جو صریحاً یا حکماً رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کیا گیا ہو۔

سوال......: مرفوع کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: مرفوع کی مندرجہ ذیل چھ قسمیں ہیں:

① مرفوع قولی صریحی ② مرفوع فعلی صریحی ③ مرفوع تقریری صریحی ④ مرفوع قولی حکمی ⑤ مرفوع فعلی حکمی ⑥ مرفوع تقریری حکمی

① مرفوع قولی صریحی: (رسول اللہ ﷺ کا صریح قول)

جیسے کوئی صحابی کہے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے فرماتے ہوئے سنا، یا کوئی صحابی یا تابعی وغیرہ کہے کہ رسول ﷺ ایسے فرمایا کرتے تھے۔

② مرفوع فعلی صریحی: (رسول اللہ ﷺ کا صریح فعل)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسے کوئی صحابی کہے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے کرتے ہوئے دیکھا، یا کوئی صحابی یا تابعی وغیرہ کہے کہ رسول ﷺ ایسا کرتے تھے۔

③ مرفوع تقریری صریحی: (رسول اللہ ﷺ کے حاضر ہونے کا صریح ذکر)

جیسے کوئی صحابی کہے: میں نے رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں ایسے کیا، یا کوئی صحابی یا تابعی وغیرہ کہے کہ فلاں صحابی نے رسول اللہ کی موجودگی میں ایسا کیا اور اس فعل پر آپ ﷺ کا انکار ذکر نہیں کیا گیا۔

④ مرفوع قولی حکمی: (رسول اللہ ﷺ کا صریح قول تو نہیں لیکن اسے یہ حکم دیا گیا)

جیسے اہل کتاب سے روایات نقل کرنے میں غیر معروف صحابی ایسی بات کہے جس میں ذاتی رائے اور اجتہاد کی گنجائش نہ ہو اور نہ اس کا غریب و مشکل الفاظ کی وضاحت سے کوئی تعلق ہو، جیسے صحابی کا ماضی کے امور کے متعلق خبر دینا، یا مخلوق کی ابتداء وغیرہ یا اس کا مستقبل کے امور کے متعلق خبر دینا، جیسے فتنے، قیامت کے احوال وغیرہ اور اسی طرح اس کا کسی عمل کے کرنے پر مخصوص ثواب یا مخصوص سزا کی خبر دینا۔

⑤ مرفوع فعلی حکمی: (رسول اللہ ﷺ کا صریح فعل تو نہیں لیکن اسے یہ حکم دیا گیا)

جیسے صحابی ایسا عمل کرے جس میں ذاتی رائے کا کوئی دخل نہ ہو، جیسے سیدنا علی بن ابی طالب کا نماز کسوف کی ہر رکعت میں دو سے زائد رکوع کرنا۔

⑥ مرفوع تقریری حکمی: جیسے کوئی صحابی خبر دے: کہ صحابہ کرام نبی ﷺ کے زمانہ میں یہ عمل کرتے تھے اور ان پر کوئی انکار نہیں کیا جاتا تھا۔

سوال......: کن صیغوں کو مرفوع کا حکم دیا جاتا ہے؟

جواب......: وہ صیغے جن کو مرفوع کا حکم دیا جاتا ہے مندجہ ذیل ہیں:

① کسی صحابی کا کہنا کہ: ''یہ کام سنت ہے'' یا ''ہمیں اس چیز کا حکم دیا گیا'' یا ''ہمیں فلاں چیز سے منع کیا گیا۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

④ یا کسی صحابی کا کسی عمل پر یہ حکم لگانا کہ: یہ اللہ یا رسول اللہ ﷺ کی فرمابرداری ہے یا نافرمانی ہے۔

جیسے سیدنا عمار بن یاسر کا کہنا: (من صام يوم الشك فقد عصى ابا القاسم ﷺ) جس شخص نے شک کے دن کا روزہ رکھا تو تحقیق اس نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔

[اس حدیث کو اصحاب سنن نے روایت کیا ہے اور امام بخاری نے معلق ذکر کیا ہے]

موقوف صحابی اور صحبت کی پہچان کے طریقے

سوال......: موقوف کسے کہتے ہیں؟

جواب......: موقوف: ایسا قول یا فعل یا تقریر جو کسی صحابی کی طرف منسوب کیا گیا ہو۔

سوال......: صحبت پہچاننے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب......: صحبت مندرجہ ذیل پانچ طریقوں میں سے کسی ایک طریقہ سے پہچانی جاتی ہے:

① تواتر

② شہرت

③ بعض صحابہ کا کسی صحابی کے متعلق خبر دینا

④ بعض ثقہ تابعین کا خبر دینا۔

⑤ اس کا اپنے متعلق خبر دینا کہ وہ صحابی ہے جب اس کا دعویٰ کرنا ممکن ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقطوع کی تعریف

مقطوع اور منقطع میں فرق

سوال:...... مقطوع کسے کہتے ہیں؟

جواب:...... مقطوع : ایسا قول یا فعل جو کسی تابعی یا تبع تابعی وغیرہ کی طرف منسوب کیا گیا ہو۔

سوال:...... مقطوع اور منقطع میں کیا فرق ہے؟

جواب:...... مقطوع اور اصطلاحی منقطع میں فرق یہ ہے کہ مقطوع متن کی صفات میں سے ہے، جیسے موقوف یا مرفوع ہونا اور منقطع سند کی صفات میں سے ہے جیسے معلق اور مرسل ہونا، بعض ان دونوں کو اثر کہتے ہیں۔

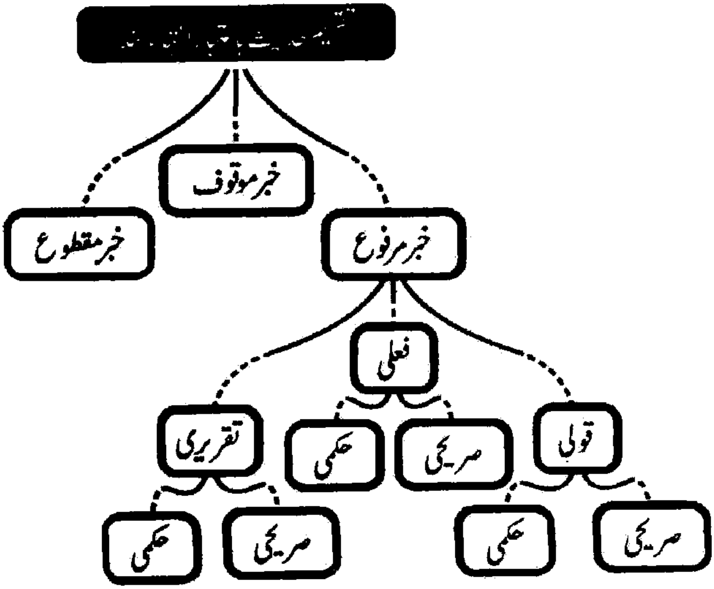

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"صحابی کی تعریف"

سوال......: صحابی کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: صحابی: وہ ہے جو ایمان کی حالت میں نبی ﷺ کو ملا ہو اور اسلام پر فوت ہوا ہو، اور راجح قول کے مطابق اگرچہ مرتد ہونے کے بعد پھر سے اسلام قبول کر لیا ہو۔

"تابعی کی تعریف"

سوال......: تابعی کسے کہتے ہیں؟

جواب......: تابعی: وہ ہے جو کسی صحابی کو اسلام کی حالت میں ملا ہو اور اسی پر فوت ہوا ہو۔

"مخضرم کی تعریف"

سوال......: مخضرم کسے کہتے ہیں؟

جواب......: مخضرم: وہ ہے جس نے زمانہ جاہلیت اور رسول اللہ ﷺ کا عہد پایا ہو لیکن آپ ﷺ سے نہ ملا ہو، ابن عبدالبر ان کو صحابہ میں شمار کرتے ہیں، مخضرمین کی تعداد بیس سے زیادہ ہے، انہی میں سے احنف بن قیس، ابو مسلم خولانی، ابو رجاء عطاردی اور ابو عثمان نہدی ہیں، راجح قول کے مطابق یہ تابعین میں سے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علو ونزول

سوال......:علو اور نزول کسے کہتے ہیں؟

جواب......:علو (عالی ہونا) سند کے راوی کم ہونے کو کہتے ہیں۔

اور نزول (نازل ہونا) سند کے راوی زیادہ ہونے کو کہتے ہیں۔

اور یہ اسناد کی صفات میں سے ہیں۔

سوال......:سند کا عالی ہونا افضل ہے یا نازل ہونا؟

جواب......:سند کا عالی ہونا اس کے نازل ہونے سے افضل ہے اس شرط کے ساتھ کے عالی سند ضعف سے خالی ہو اور اگر عالی سند میں ضعف ہو تو اس کی کوئی فضیلت نہیں ہوگی بالخصوص جب یہ سند بعض کذاب یا متہم بالکذب راویوں پر مشتمل ہو۔

حافظ ابن صلاح نے کہا: علو (عالی ہونا) سند کو خلل سے دور کر دیتا ہے کیونکہ اس کے راویوں میں سے ہر ایک کی جانب سے دانستہ طور پر یا نادانستہ طور پر خلل واقع ہونے کا احتمال رہتا ہے، تو ان کی کمی سے خلل کا امکان کم ہوتا ہے۔

خبر کی عالی و نازل کی طرف تقسیم

سوال......:عالی اور نازل ہونے کے اعتبار سے سند کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......:عالی اور نازل ہونے کے اعتبار سے خبر کی دو قسمیں ہیں:

① خبر عالی: وہ خبر ہے جس کی سند کے راویوں کی تعداد اس دوسری سند کی نسبت کم ہو جس سے یہی خبر راویوں کی زیادہ تعداد سے منقول ہو۔

② خبر نازل: وہ خبر ہے جس کی سند کے راویوں کی تعداد اس دوسری سند کی نسبت زیادہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو جس سے یہی خبر راویوں کی کم تعداد سے منقول ہو۔

20028

سوال......: خبر عالی کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: خبر عالی کی مندرجہ ذیل دو قسمیں ہیں:

① خبر عالی مطلق ② خبر عالی نسبی

① خبر عالی مطلق: وہ خبر ہے جو کم تعداد راویوں کے ساتھ نبی ﷺ تک پہنچے اس دوسری سند کی نسبت جس سے یہی خبر زیادہ تعداد راویوں کے ساتھ پہنچے۔

② خبر عالی نسبی: وہ خبر ہے جو کم تعداد راویوں کے ساتھ مالک شعبہ جیسے مشہور ائمہ میں سے کسی امام تک پہنچے اس دوسری سند کی نسبت جس سے یہی خبر زیادہ تعداد راویوں کے ساتھ پہنچے۔

سوال......: خبر نازل کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: خبر نازل کی دو قسمیں ہیں: ① خبر نازل مطلق ② خبر نازل نسبی

① خبر نازل مطلق: عالی مطلق کی ضد (وہ خبر ہے جو زیادہ تعداد راویوں کے ساتھ نبی ﷺ تک پہنچے اس دوسری سند کی نسبت جس سے یہی خبر کم تعداد راویوں کے ساتھ پہنچے)

② خبر نازل نسبی: (عالی نسبی کی ضد ہے) (وہ خبر ہے جو زیادہ تعداد راویوں کے ساتھ مالک شعبہ جیسے مشہور ائمہ میں سے کسی امام تک پہنچے اس دوسری سند کی نسبت جس سے یہی خبر کم تعداد راویوں کے ساتھ پہنچے۔)

”نسبی کی اقسام“

سوال......: نسبی کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: نسبی کی مندرجہ ذیل چار قسمیں ہیں:

① موافقت ② بدل ③ مساوات ④ مصافحہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

① موافقت

سوال......: موافقت نسبی کسے کہتے ہیں؟

جواب......: موافقت نسبی: راوی کسی مصنف کے شیخ تک اس کی سند کے علاوہ کسی ایسی سند کے ساتھ پہنچے جو مصنف کی سند کی نسبت عالی ہو۔

مثال: حافظ ابن حجر نے کہا کہ امام بخاری ایک حدیث امام قتیبہ سے روایت کرتے ہیں وہ امام مالک سے ، اگر ہم اسے امام بخاری کی سند سے روایت کریں تو ہمارے اور قتیبہ کے درمیان آٹھ واسطے بنتے ہیں اور اگر ہم ابو العباس سراج کی سند سے روایت کریں وہ قتیبہ سے تو ہمارے اور قتیبہ کے درمیان سات واسطے بنتے ہیں ، تو ہمیں عالی سند سے امام بخاری کے ساتھ ان کے شیخ قتیبہ میں موافقت حاصل ہوئی ہے۔

② بدل

سوال......: بدل نسبی کسے کہتے ہیں؟

جواب......: بدل نسبی: (اسے ابدال بھی کہتے ہیں) راوی کسی مصنف کے شیخ کے شیخ تک اس کی سند کے علاوہ کسی ایسی سند کے ساتھ پہنچے جو مصنف کی سند کی نسبت عالی ہو۔

مثال: مذکورہ موافقت کی مثال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حافظ ابن حجر نے کہا کہ یہی سند امام بخاری کی سند کے علاوہ بعینہ دوسری سند سے قعنبی عن مالک تک پہنچتی ہے تو اس میں (بخاری کے شیخ کے شیخ) قعنبی ، قتیبہ سے بدل ہیں۔ زیادہ تر موافقت اور بدل کا اعتبار اس وقت کیا جاتا ہے جب یہ علو پر مشتمل ہوں وگرنہ تو یہ اس کے بغیر واقع ہوتے رہتے ہیں۔

③ مساوات

سوال......: مساوات نسبی کسے کہتے ہیں؟

جواب......: مساوات نسبی: راوی کی سند کے راویوں کی تعداد کسی ایک مصنف کی سند

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے برابر ہو جائے۔

مثال: وہ احادیث ہیں جن میں ابن حجر اور نبی ﷺ کے درمیان دس واسطے ہیں اور امام ترمذی اور نسائی کی بھی روایت میں اسی طرح دس واسطے ہیں۔

④ مصافحہ

سوال......: مصافحہ نسبی کسے کہتے ہیں؟

جواب......: **مصافحہ نسبی**: راوی کی سند کے راویوں کی تعداد کسی ایک مصنف کے شاگرد کی سند کے برابر ہو جائے، تو گویا کہ راوی مصنف کو ملا اور اس سے روایت کی اسی وجہ سے اس کو مصافحہ کہا جاتا ہے کیونکہ عام طور پر ملاقات کرنے والے مصافحہ کرتے ہیں۔

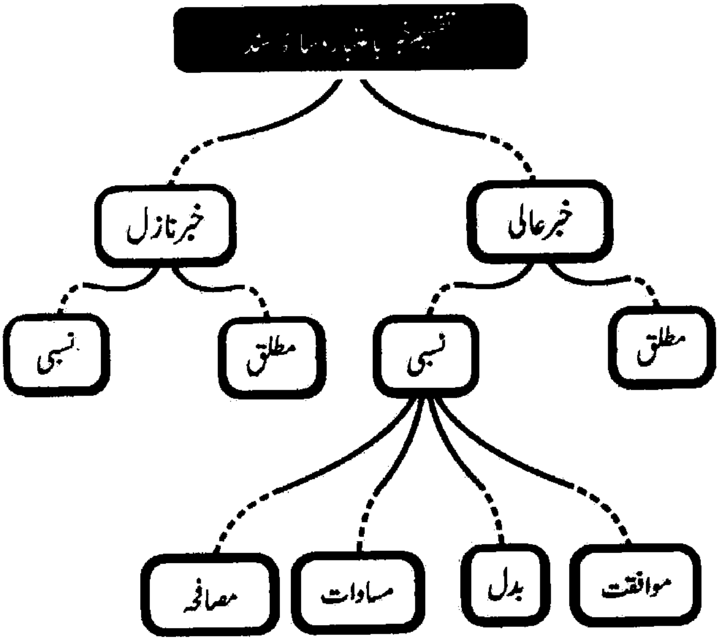

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اقران اور مدبج کی روایت

سوال......: الأقران سے کیا مراد ہے؟

جواب......: الأقران: القرینان ایسے دو راوی جو عمر اور مشائخ سے روایت لینے میں قریب قریب ہوں۔

سوال......: روایت اقران سے کیا مراد ہے؟

جواب......: روایت اقران: ایک ساتھی کا دوسرے ساتھی سے روایت کرنا۔

سوال......: روایۃ المدبج سے کیا مراد ہے؟

جواب......: روایۃ المدبج: یہ "دیباجتی الوجہ" (چہرے کے دو رخسار) سے ماخوذ ہے، جیسے رخسار ایک دوسرے کے قریب ہوتے ہیں اسی طرح مدبج روایت میں راوی اور مروی عنہ برابر اور مقابل ہوتے ہیں۔

اصطلاحی تعریف: دو ساتھیوں میں سے ہر ایک دوسرے سے روایت کرے۔

سوال......: مدبج خاص ہے یا اقران؟

جواب......: مدبج مطلق طور پر اقران سے زیادہ خاص ہے، (ان میں عموم وخصوص مطلق کی نسبت ہے)، یعنی مدبج اقران کے تمام افراد کو شامل ہے جبکہ اقران بعض کو۔

اس قسم میں امام دارقطنی نے ایک کتاب لکھی ہے اور ان سے پہلے ابوالشیخ اصبہانی نے کتاب تحریر کی ہے۔

جب کوئی استاد اپنے شاگرد سے روایت کرے تو کیا اس پر صادق آتا ہے کہ اس کو مدبج کہیں یا نہیں؟

اس میں تردد ہے اور ظاہر یہ ہے کہ نہیں کیونکہ یہ روایت اکابر عن اصاغر کے باب سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اور مدبج یہ "دیباجتی الوجه" (چہرے کے دو رخسار) سے ماخوذ ہے، تو اس کا تقاضہ ہے کہ جانبین برابر ہوں تو یہ صورت اس میں داخل نہیں ہوگی۔

سوال......: اس نوع (مدبج اور اقران) کی معرفت کے فوائد کیا ہیں؟

جواب......: اس نوع (مدبج اور اقران) کی معرفت کے فوائد مندرجہ ذیل ہیں:

① سند میں زیادتی کے گمان سے محفوظ رہنا۔

② عن کا واو سے بدل جانے کے گمان سے محفوظ رہنا۔

اکابر کا اصاغر سے روایت کرنا اور اس کے برعکس

سوال......: روایة الأكابر عن الأصاغر سے کیا مراد ہے؟

جواب......: روایة الأكابر عن الأصاغر: سے مراد راوی کا عمر میں یا علم وحفظ یا معین مشائخ سے روایت کرنے میں اپنے سے کم راوی سے روایت کرنا، جیسے محمد بن شہاب زہری کا امام مالک سے روایت کرنا اور امام مالک کا عبداللہ بن دینار سے روایت کرنا۔

اسی طرح باپ کا بیٹے سے روایت کرنا اور صحابہ کا تابعین سے روایت کرنا جیسے عبادلہ وغیرہ کا کعب احبار تابعی سے روایت کرنا۔

شیخ کا شاگرد سے روایت کرنا بھی اسی نوع سے ہے، اس قسم کے متعلق خطیب نے ایک کتاب تحریر کی ہے اور روایۃ الصحابۃ عن التابعین کے متعلق بھی ایک مستقل رسالہ تحریر کیا ہے۔

سوال......: اس نوع "روایة الأكابر عن الأصاغر" کی معرفت کا فائدہ کیا ہے؟

جواب......: اس نوع کی معرفت کا فائدہ یہ ہے کہ: مراتب میں تمیز ہو اور لوگوں کا جو مقام ہے وہ انہیں حاصل ہو، سند میں قلب کے واقع ہونے کے گمان سے اطمینان رہنا کیونکہ عام طور پر اصاغر اکابر سے روایت کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال......: روایۃ الأصاغر عن الأکابر سے کیا مراد ہے؟

جواب......: روایۃ الأصاغر عن الأکابر: سے مراد راوی کا عمر میں یا علم وحفظ میں اپنے سے زیادہ راوی سے روایت کرنا، عام طور پر یہی طریقہ رائج ہے، اس نوع سے ابناء کا اپنے آباء سے یا آباء کا اپنے اجداد سے روایت کرنا ہے۔

اس کے متعلق متاخرین میں سے حافظ صلاح الدین علائی نے ایک ضخیم کتاب مرتب کی حافظ نے اس کے دو حصے کر دیے ہیں:

① ایک میں جدہ کی ضمیر راوی کی طرف لوٹتی ہے۔

② دوسرے میں جدہ کی ضمیر ابیہ کی طرف لوٹتی ہے۔

انہوں نے اسے خوب وضاحت اور تحقیق کے ساتھ ذکر کیا اور ہر ترجمہ کے نیچے اپنی مرویات سے ایک حدیث ذکر ہے، اور میں (ابن حجر) نے اس مذکورہ کتاب کی تلخیص کی ہے، اور اس میں کئی تراجم کا اضافہ بھی کیا ہے اور سب سے زیادہ جس میں مسلسل آباء کا سلسلہ چلا ہے، وہ چودہ آباء ہیں (یعنی چودہ پشت تک۔)

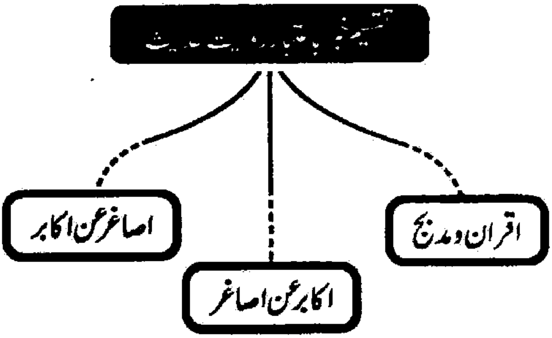

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس نے حدیث بیان کی
اور بھول گیا

سوال......: من حدث ونسی سے کیا مراد ہے؟

جواب......: من حدث ونسی: سے مراد یہ ہے کہ شیخ اپنے شاگرد کی اس روایت کا انکار کر دے جو اس کے واسطے سے اس کا شاگرد روایت کرے (یعنی شیخ کا اپنے شاگرد کو بیان کی ہوئی روایت کا انکار کر دینا۔)

حکمہ: اگر شیخ اس روایت کا حتمی اور یقینی طور پر انکار کرے تو وہ روایت مردود ہوگی، جیسے وہ کہے: میں نے اس کو یہ حدیث بیان نہیں کی یا وہ مجھ پر جھوٹ بول رہا ہے وغیرہ وغیرہ۔

اور اس روایت کا مردود ہونا ان میں سے کسی ایک کی عدالت کے لیے قادح نہیں ہوگا جبکہ ان میں سے کوئی ایک بھی دوسرے سے طعن کا زیادہ مستحق نہیں ہے۔

اور اگر شیخ تردد اور شک پر مبنی انکار کرے، جیسے وہ کہے مجھے تو یاد نہیں، میں اسے نہیں پہچان رہا وغیرہ وغیرہ تو یہ روایت شیخ کے نسیان اور شاگرد کی یادداشت پر محمول کر کے قبول کر لی جائے گی، کیونکہ قطعی طور پر ثابت کرنے والا تردد کے ساتھ نفی کرنے والے پر مقدم ہوتا ہے۔

اور کہا گیا ہے کہ اس کی حدیث قبول نہیں کی جائے گی کیونکہ اثبات حدیث میں شیخ اصل اور راوی فرع ہے تو جب اصل حدیث کو ثابت نہیں کرے گا تو فرع ثابت نہیں ہوگی، لیکن یہ بات درست نہیں کیونکہ فرع کی عدالت اس کے صدق کا تقاضہ کرتی ہے اور اصل کا عدم علم اس کے منافی نہیں ہے تو مثبت منفی پر مقدم ہوتا ہے، باقی اس مسئلہ کو شہادت علی شہادت پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے اس لئے کہ شہادت میں اصل کی شہادت پر قدرت ہوئے فرع کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہادت قبول نہیں کی جاتی روایت کے برخلاف (یعنی روایت کی جا سکتی ہے)

امام دارقطنی کی اس موضوع پر تصنیف ہے جس کا نام انہوں نے "من حدث ونسی" رکھا ہے، اس میں صحیح قول کی تائید کی گئی ہے، اس لئے کہ اس میں بہت سے ایسے مشائخ کا ذکر ہے جنہوں نے حدیثیں روایت کیں ہیں لیکن جب ان کے سامنے پیش کی گئیں تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کر دیا لیکن اپنے شاگردوں پر اعتماد کی وجہ سے وہ ان سے روایت کرنے لگے جنہوں نے ان سے روایت لی تھی۔

مثال: جیسے امام ابو داؤد اور امام ترمذی شاہد اور یمین (قسم) کے قصے میں، سہیل بن ابوصالح کی حدیث سے وہ اپنے باپ سے وہ سیدنا ابو ہریرہ سے مرفوعا روایت کرتے ہیں۔

عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے کہا: مجھے ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی وہ سہیل سے بیان کرتے ہیں، تو میں سہیل کو ملا تو میں اس سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اسے نہ پہچانا تو میں نے کہا: مجھے ربیعہ نے آپ سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے، تو اس واقعہ کے بعد سہیل اس طرح کہتے تھے۔

(حدثنی عبدالعزیز عن ربیعة عنی أنی حدثته عن أبی هریرة مرفوعا بکذا)

مجھے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی وہ ربیعہ سے میرے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک میں نے اس (ربیعہ) کو ابو ہریرہ سے مرفوعا حدیث بیان کی، اس کے علاوہ بھی اس کی بہت سی مثالیں ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحمل حدیث

اور ادائے حدیث کے طریقے

سوال......: تحمل حدیث سے کیا مراد ہے؟

جواب......: تحمل حدیث سے مراد: مشائخ سے حدیث روایت کرنا اور حاصل کرنا، اور راجح موقف کے مطابق اس کے لیے فہم اور تمیز کے معتبر ہونے کی شرط لگائی جاتی ہے، (راوی میں معتبر چیز سمجھ بوجھ اور تمیز ہے۔)

سوال......: اداء حدیث سے کیا مراد ہے؟

جواب......: اداء حدیث سے مراد: احادیث کو روایت کرنے کے بعد آگے بیان کرنا، اور ان راویوں میں جن کی روایت سے حجت پکڑی جاتی ہے عدالت اور ضبط کی شرط لگائی جاتی ہے۔

تحمل کے طریقے

اور ادائے حدیث کے صیغے

سوال......: تحمل حدیث کے کتنے طریقے ہیں؟

جواب......: تحمل حدیث کے آٹھ طریقے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

① سماع ② قراءت ③ اجازہ ④ مناولہ ⑤ مکاتبہ ⑥ اعلام ⑦ وصیہ ⑧ وجادہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سماع

سوال......: سماع سے کیا مراد ہے اور اس کو ادا کرنے کے کیا صیغے ہیں؟

جواب......: سماع: اس سے مراد شیخ کا اپنے حفظ سے احادیث لکھوانا یا اپنی کتاب سے احادیث بیان کرنا اور راوی کا سننا، یہ طریقہ باقی تمام طریقوں سے اعلیٰ ہے۔

ادائیگی کی صورتیں: ① سمعت أو سمعنا فلانا (میں نے یا ہم نے فلاں سے سنا) ② حدثني أو حدثنا (مجھے یا ہم کو فلاں نے حدیث بیان کی) ③ أخبرني أو أخبرنا (مجھے یا ہم کو فلاں نے خبر دی) ④ أنبأني ونبأني أو أنبأنا و نبأنا (مجھے یا ہم کو فلاں نے خبر دی) پہلا لفظ سماع پر دلالت کرنے میں زیادہ واضح ہے (اسی طرح آخر تک)

قراءت

سوال......: قراءت سے کیا مراد ہے اور اس کو ادا کرنے کے کیا صیغے ہیں؟

جواب......: قراءت سے مراد: راوی کا شیخ پر پڑھنا بعض نے اس کا نام عرض رکھا ہے کیونکہ پڑھنے والا جو کچھ پڑھتا ہے اسے اپنے شیخ پر پیش کرتا ہے، برابر ہے کہ طالب علم خود شیخ پر اپنے حفظ یا کتاب سے پڑھے یا کوئی اور پڑھے اور وہ سنے اور برابر ہے جو اس پر پڑھا جا رہا ہے شیخ اس کا حافظ ہو یا وہ اصل نسخہ سے دیکھ رہا ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور ثقہ راوی اصل نسخے سے دیکھ رہا ہو۔

ادائیگی کی صورتیں: ① قرأت (میں نے پڑھا) ② قُرِیءَ علی فلان وأنا اسمع (فلاں پر پڑھا گیا اور میں سن رہا تھا) اسی طرح اس کو مذکورہ سماع والے صیغوں سے ادا کیا جا سکتا ہے اس شرط کے ساتھ کے قراءت کی قید لگائی گئی ہو مطلق ادا نہیں کیا جا سکتا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسے حدثنی فلان قراءۃ علیہ (فلاں نے مجھے حدیث بیان کی اس حال میں کہ اس پر پڑھا جا رہا تھا)

سوال......: مرتبے کے لحاظ سے عرض سماع سے زیادہ ہے یا اس کے مساوی ہے؟

جواب......: اس میں مختلف اقوال ہیں جن میں سے راجح یہ ہے کہ سماع مرتبہ میں زیادہ ہے اور اس میں نبی ﷺ کی اقتداء ہے پس بیشک آپ ﷺ تو لوگوں کو قرآن سناتے تھے اور انہیں سنن کی تعلیم دیتے تھے۔

اجازہ

سوال......: اجازۃ سے کیا مراد ہے؟

جواب......: اجازۃ (اجازت) سے مراد شیخ کا لفظی طور پر یا لکھ کر اپنی احادیث روایت کرنے کی اجازت دینا ہے۔

سوال......: اجازۃ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: اجازۃ کی مندرجہ ذیل دو قسمیں ہیں:

① اجازت بالمشافہہ: شیخ لفظی طور پر اجازت دے۔

② اجازت بالمکاتبہ: شیخ لکھ کر اجازت دے۔

① معین افراد کو معین روایات کی اجازت دینا، اور یہ ان سب سے اعلیٰ ہے: جیسے شیخ کہے: میں تجھے اپنی طرف سے صحیح مسلم روایت کرنے کی اجازت دیتا ہوں۔

② معین افراد کو غیر معین روایات کی اجازت دینا: جیسے شیخ کہے: میں تجھے وہ تمام احادیث روایت کرنے کی اجازت دیتا ہوں جو تو نے مجھ سے سنی ہیں۔

③ غیر معین افراد کو معین روایات کی اجازت دینا: جیسے شیخ کہے: میں ہر اس شخص کو صحیح بخاری روایت کرنے کی اجازت دیتا ہوں جس نے مجھے پایا۔

④ غیر معین افراد کو غیر معین روایات کی اجازت دینا: جیسے شیخ کہے: میں اپنے ہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عصروں کو اپنی تمام احادیث روایت کرنی کی اجازت دیتا ہوں جو انہوں نے مجھ سے سنی ہیں

⑤ ایسے معدوم شخص کو اجازت دینا جو موجود فرد کے تابع ہو: جیسے شیخ کہے: میں فلاں آدمی کو اور آج کے بعد جو اس سے اولاد پیدا ہو اس کو فلاں فلاں احادیث روایت کرنے کی اجازت دیتا ہوں۔

سوال......: اجازۃ کو ادا کرنے کا کیا صیغہ ہے؟

جواب......: اجازۃ کی ادائیگی کی صورت: "حدثني فلان اجازة" (فلاں نے مجھے اجازت کی صورت میں بیان کیا) وغیرہ وغیرہ۔

مناولہ

سوال......: مناولہ سے کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: مناولہ: کی مندرجہ ذیل دو قسمیں ہیں:

① المناولة المقرونة بالاجازة: (مناولہ مع اجازت) یہ مطلق طور پر اجازت کی بہترین قسم ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ شیخ اپنا اصل نسخہ یا فرع جس کا اصل سے تقابل کیا گیا ہو اپنے شاگرد کو دے اور اسے کہے یہ فلاں سے میری روایات ہیں تو انہیں میری طرف سے روایت کر سکتا ہے، اس کی شرط یہ ہے کہ اصل طالب علم کے پاس "عاريتا" یا "هبة" یا "تمليكا" رہے تا کہ وہ اس سے روایت نقل کر سکے۔

② المناولة المجردة عن الاجازة: (مناولہ جس میں اجازت نہ ہو) اس کی صورت یہ ہے کہ شیخ اپنا اصل یا اس کے قائم مقام نسخہ اپنے شاگرد کو دے اور صرف یہ کہے: کہ یہ فلاں سے میری سماعت کردہ یا روایت کردہ احادیث ہیں، جمہور کے ہاں یہ قسم معتبر نہیں ہے۔

سوال......: مناولہ کو ادا کرنے کا کیا صیغہ ہے؟

جواب......: مناولہ کی ادائیگی کی صورت: حدثني فلان مناولة (فلاں نے مجھے مناولہ کی صورت میں بیان کیا) وغیرہ وغیرہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مکاتبہ

سوال......: مکاتبہ سے کیا مراد ہے؟

جواب......: مکاتبہ: مکاتبت: شیخ اپنی سماعت کردہ روایات کسی حاضر یا غائب راوی کے لیے اپنے خط سے لکھ دے یا اپنے حکم سے لکھوا دے۔

سوال......: مکاتبہ کی کتنی اقسام ہیں اور ان کو ادا کرنے کے کیا صیغے ہیں؟

جواب......: مکاتبہ کی مناولہ کی طرح مندرجہ ذیل دو قسمیں ہیں:

① مکاتبہ مع اجازت۔

② مکاتبہ جس میں اجازت نہ ہو۔

وجادہ

سوال......: وجادہ سے کیا مراد ہے اور اس کو ادا کرنے کے کیا صیغے ہیں؟

جواب......: وجادہ (وجادت) سے مراد: راوی کوئی ایسی حدیث یا کتاب پالے جو اس کے شیخ کے خط سے لکھی گئی ہو اور وہ اس خط کو پہچانتا ہو۔

ادائیگی کی صورت: وجدت بخط فلان (میں نے یہ حدیث فلاں کے خط سے لکھی ہوئی پائی) قراءت بخط فلان (میں نے فلاں کے خط سے لکھی ہوئی حدیث پڑھی) وغیرہ وغیرہ، وجادہ کے ساتھ روایت کی گئیں روایات منقطع کی قسم میں سے ہیں، اگر کسی محدث نے وفات یا سفر کے وقت وصیت کی کہ میری یہ کتاب یا کتب فلاں شخص کو دی جائیں تو اسے وصیت بالکتاب کہا جاتا ہے متقدمین کے نزدیک موصی لہ ان کتابوں سے روایت کرسکتا ہے لیکن جمہور کے نزدیک جب تک اجازت راویت نہ نہیں کرسکتا۔

سوال......: اعلام، وصیت اور وجادہ میں کیا شرط ہے؟

جواب......: اعلام، وصیت اور وجادت میں اجازت شرط ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعلام

سوال......: اعلام سے کیا مراد ہے؟

جواب......: اعلام سے مراد: شیخ کہے کہ یہ کتاب فلاں سے میری سماعت کردہ روایات پر مشتمل ہے، اس صورت میں بھی طالب علم بغیر اجازت کے روایت نہیں کر سکتا۔

وصیت

سوال......: وصیت سے کیا مراد ہے اور اس کو ادا کرنے کے کیا صیغے ہیں؟

جواب......: وصیت سے مراد: شیخ اپنی موت یا کسی سفر کے وقت کسی ایک کے لیے اپنی کتاب کی وصیت کرے۔

ادائیگی کی صورت: "أوصی الی فلان" (فلاں نے میری طرف وصیت کی) وغیرہ وغیرہ۔

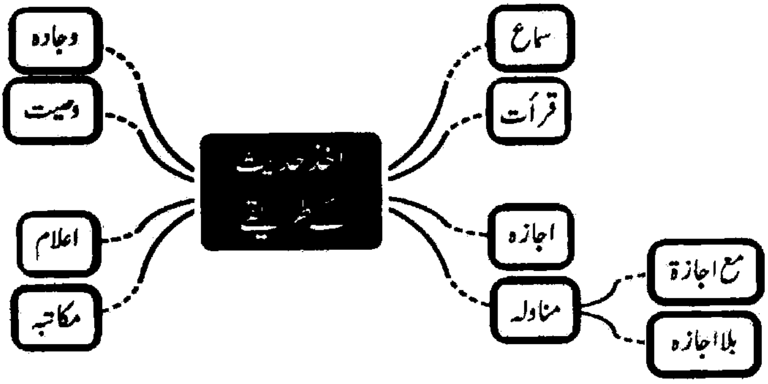

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جرح وتعدیل

سوال......: جارح ومعدل کے لیے کیا شرائط ہیں اور یہ کس کی قبول کی جائے گی؟

جواب......: راوی کو مجروح یا عادل قرار دینے والے کے لیے چھ صفات ضروری ہے:

① علم

② تقوی

③ ورع (دیانت داری)

④ صدق (سچائی)

⑤ تعصب سے اجتناب

⑥ توثیق وتجریح کے اسباب کی معرفت۔

اور یہ دونوں (توثیق وتجریح) قبول نہیں جائیں گی مگر اس سے جو بیدار مغز (باخبر) ہو اور ان دونوں کے اسباب کو پہچاننے والا ہو۔

سوال......: جب راوی پر جرح مفسر بھی ہو اور تعدیل بھی تو کس کو مقدم کریں گے؟

جواب......: جب ایک راوی کے حق میں جرح مفسر اور تعدیل کا تعارض پیدا ہو جائے تو جرح مفسر کو تعدیل پر مقدم کیا جائے گا۔

حافظ ابن حجر نے کہا: ان (اصولیوں) کا قول ہے کہ جن راویوں کی توثیق وتجریح میں اختلاف کیا گیا ہو ان میں صرف جرح مفسر قبول کی جائے گی (جرح مبہم نہیں)۔

سوال......: جرح وتعدیل کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: جرح وتعدیل میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں:

① جرح یا تعدیل مفسر: وہ جرح یا تعدیل جس کے سبب کی وضاحت کی گئی ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② جرح یا تعدیل مبہم: وہ جرح یا تعدیل جس کے سبب کی وضاحت نہ کی گئی ہو۔

تعدیل کے مراتب

سوال......: تعدیل کے کتنے مراتب ہیں؟

جواب......: تعدیل کے تین مراتب ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

① ایسا وصف جو مبالغہ پر دلالت کرے یا جس کو اسم تفضیل سے تعبیر کیا جائے۔

جیسے (فلان أوثق الناس) فلاں سب سے زیادہ ثقہ ہے۔

(أثبت الناس) فلاں سب سے زیادہ یاد رکھنے والا ہے۔

(الیه المنتهی فی الضبط) فلاں پر ضبط کی انتہاء ہوگئی ہے۔

② توثیق پر دلالت کرنی والی صفات کو تاکید کے ساتھ لانا۔

جیسے (ثقة ثقة) یا (ثبت ثقة) یا (ثقة ضابط) وغیرہ وغیرہ۔

③ (شیخ) شیخ ہے۔

(یعتبر به) معتبر ہے۔

(یروی عنه الناس) لوگوں نے اس سے روایت لی ہے۔

جرح کے مراتب

سوال......: جرح کے مراتب ذکر کریں؟

جواب......: جرح کے تین مراتب ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

① جو مبالغہ پر دلالت کرے۔

جیسے "فلان أکذب الناس" فلاں راوی سب سے زیادہ جھوٹا ہے۔

"الیه المنتهی فی الوضع" فلاں راوی پر تو جھوٹ گھڑنے کی انتہاء ہوتی ہے۔

"هو رکن الکذب أو هو معدنه" فلاں راوی تو جھوٹ کا ستون ہے یا جھوٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی کان ہے۔ وغیرہ وغیرہ، یہ مرتبہ سب سے بدترین ہے۔

② یہ پہلے مرتبہ سے کچھ کم ہے اگرچہ مبالغہ پر مشتمل ہے۔

جیسے "فلان دجال" فلاں دجال ہے۔

"کذاب" جھوٹا ہے۔

"وضاع" احادیث گھڑنے والا ہے۔

③ یہ ان مراتب میں سے سب سے سہل ہے۔

جیسے "فلان فيه مقال" فلاں پر نقد ہے۔

"ادنی مقال" معمولی نقد ہے۔

"سیئ الحفظ" برے حافظے والا ہے۔

"لین الحدیث" اس کی حدیث میں کمزوری ہے۔

"فیہ لین" اس میں کمزوری ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقسیم خبر باعتبار معرفت رواۃ

سوال......: معرفت رواۃ کے اعتبار سے خبر کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: معرفت رواۃ کے اعتبار سے خبر کی دس قسمیں ہیں:

① سابق ولاحق ② مہمل ③ مسلسل ④ متفق ومتفرق ⑤ موتلف ومختلف ⑥ متشابہ ⑦ اخوۃ واخوات ⑧ نام وکنیت ⑨ نسب ولقب ⑩ موالی

سابق ولاحق

سوال......: سابق ولاحق سے کیا مراد ہے؟

جواب......: سابق ولاحق: سے مراد ایسے دو راویوں کا ایک شیخ سے روایت کرنے میں مشترک ہونا ہے جو بلحاظ موت کے متقدم اور متاخر ہوں اور جن کی وفات میں بہت دوری ہو

مثال: ابو العباس السراج، جو امام بخاری و امام مسلم کے شیخ ہیں، ان سے امام بخاری اور ابوالحسین خفاف دونوں روایت کرتے ہیں حالانکہ ان کی وفات میں (۱۴۰) سال کا فرق ہے کیونکہ امام بخاری ۲۵۶ ھ میں فوت ہوئے جبکہ خفاف ۳۹۳ھ یا ۳۹۴ یا ۳۹۵ھ میں فوت ہوئے، اسی طرح امام مالک سے زہری جو ۱۲۴ ھ میں فوت ہوئے اور احمد بن اسماعیل سہمی جو ۲۵۹ ھ میں فوت ہوئے روایت کرتے ہیں اور ان دونوں کی وفات میں ۱۳۵ سال کا فرق ہے۔

سوال......: اس نوع ''سابق ولاحق'' کی معرفت کا فائدہ کیا ہے؟

جواب......: اس نوع ''سابق ولاحق'' کی معرفت کا فائدہ یہ ہے کہ: موت میں متاخر راوی کی سند میں انقطاع کے شبہ سے اطمینان رہنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مہمل

سوال......: مہمل سے کیا مراد ہے؟

جواب......: مہمل: سے مراد یہ ہے کہ راوی ایسے دو مشائخ سے روایت کرے جو اپنے نام یا اپنے اور اپنے باپ وغیرہ کے نام میں متفق ہوں اور دونوں میں تمیز نہ کی گئی ہو جس سے ان دونوں میں سے ہر ایک کی تخصیص ہو جائے۔

حکم: تو اگر دونوں شیخ ثقہ ہوں تو جہالت (عدم تخصیص) نقصان نہیں دے گی۔ جیسے امام بخاری کی روایت میں ہے وہ احمد سے وہ ابن وہب سے، اور وہ احمد بن صالح ہے یا احمد بن عیسیٰ اور وہ دونوں ثقہ ہیں۔

اور اسی طرح امام بخاری کی روایت میں ہے وہ محمد سے وہ اہل عراق سے ان کی نسبت ذکر نہیں کی گئی اب یا تو یہ محمد بن سلام ہیں یا محمد بن یحییٰ ذہلی ہیں، اور اگر ان میں سے ایک ثقہ ہو اور دوسرا ضعیف ہو تو جہالت نقصان دیتی ہے جیسے سلیمان بن داؤد خولانی اور یہ ثقہ ہے اور سلیمان بن داؤد یمامی اور یہ ضعیف ہے، بخاری کے مقدمہ میں میں نے اس بحث کو مفصل بیان کر دیا ہے جو شخص کسی ضابطہ کا طالب ہو جو ایک کو دوسرے سے ممتاز کر دے تو وہ اس کی طرف رجوع کرے اور ان میں سے کسی ایک کے ساتھ راوی کو خاص کرنا مہمل کو واضح کر دیتا ہے اور وہ واضح نہ ہو یا راوی کا دونوں کے ساتھ اختصاص ہو تو پھر یہ مشکل مسئلہ ہے ایسی صورت میں قرائن وظن غالب کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

سوال......: مہمل اور مبہم میں کیا فرق ہے؟

جواب......: مہمل: میں نام اشتباہ کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے لیکن مبہم: میں نام ذکر نہیں کیا جاتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلسل

سوال ...... : مسلسل کسے کہتے ہیں؟

جواب ...... : مسلسل: وہ حدیث ہے جس کے تمام راوی یا بعض راوی مندرجہ ذیل چند امور میں سے کسی پر متفق ہو جائیں:

① حدیث کو روایت کرنے والے کسی صیغہ پر متفق ہو جائیں، جیسے "سمعت فلانا"، "قال سمعت فلانا"، "حدثنا فلان"، "قال حدثنا فلان" اور اس کے علاوہ دوسرے صیغے۔

② یا کسی ایک قول پر متفق ہو جائیں۔ جیسے "سمعت فلانا یقول اشهد بالله لقد حدثني فلان الی اٰخره"

③ یا ایک فعل پر متفق ہو جائیں۔ جیسے "دخلنا علی فلان فاطعمنا تمرا الی اٰخره"

④ یا ایک قول اور ایک فعل دونوں پر متفق ہو جائیں۔ جیسے "حدثني فلان وهو اٰخذ بلحيته قال اٰمنت بالقدر الی اٰخره"

سوال ...... : مسلسل سند کی صفات سے ہے یا متن کی؟

جواب ...... : مسلسل یہ سند کی صفات میں سے ہے اور کبھی تسلسل سند کے اکثر حصے میں ہوتا ہے۔ جیسے اولیت کے تسلسل والی حدیث میں اور اس میں تسلسل صرف عیینہ تک ہے، باقی جس نے تسلسل آخر تک بیان کیا ہے اسے وہم ہوا ہے۔

سوال ...... : روایت اور راویوں کی صفات سے کیا مراد ہے؟

جواب ...... : راویوں کی صفات ان کے اقوال اور افعال ہیں جبکہ روایات کی صفات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ امور ہیں جن کا تعلق ادائے حدیث کے صیغوں اور اس کے زمان ومکاں سے ہے۔

سوال......:اس نوع کا کیا فائدہ ہے؟

جواب......:اس نوع کا فائدہ: روایت کا راویوں کے مزید ضبط پر مشتمل ہونا ہے۔

متفق ومفترق، مؤتلف ومختلف، متشابہ

سوال......:راویوں کے نام ولقب اور انساب کے خط اور تلفظ کے اعتبار سے کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......:راویوں کے نام ولقب اور انساب کے خط اور تلفظ کے اعتبار سے علوم حدیث کی پانچ اہم اقسام یہ ہیں: ① متفق ② مفترق ③ مؤتلف ④ مختلف ⑤ متشابہ

جو شخص علم حدیث سے وابستہ ہے اور ان اقسام سے واقف نہیں ہے تو وہ نفس پر غلطی سے بے خوف اور جرح کا سبب بننے والے طعن سے محفوظ نہیں۔

متفق ومفترق

سوال......:متفق ومفترق کسے کہتے ہیں؟

جواب......:متفق ومفترق: راویوں کے نام اور ان کے باپ وغیرہ کے نام تلفظ اور خط دونوں میں متفق ہو جائیں اور ان کی ذاتیں مختلف ہوں برابر ہے دو یا زیادہ متفق ہوں کنیت اور اسم میں تو یہ متفق ومفترق کہلاتا ہے۔ جیسے عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس (نام متفق) اور عبداللہ بن زید بن عاصم اور عبداللہ بن زید بن عبد ربہ۔ (راویوں اور آباء کے نام متفق۔)

سوال......:اس نوع "متفق ومفترق" کی معرفت کا فائدہ کیا ہے؟

جواب......:اس نوع "متفق ومفترق" کی معرفت کا فائدہ یہ ہے کہ: اشتباہ اور اختلاط سے محفوظ رہنا ہے، بسا اوقات متعدد کو ایک گمان کر لیا جاتا ہے، یہ قسم مہمل کے برعکس ہے، کیونکہ وہ زیادہ خیال کیا جاتا ہے اور یہ ایک خیال کیا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطیب نے اس فن میں ایک کتاب تحریر کی ہے جسے کی میں (ابن حجر) نے تلخیص کی ہے اور اس میں بہت زیادہ باتوں کا اضافہ کیا ہے۔

مؤتلف ومختلف

سوال......:مؤتلف ومختلف کسے کہتے ہیں؟

جواب......:راویوں کے نام یا القاب یا انساب خط میں متفق اور تلفظ میں مختلف ہوں مؤتلف ومختلف کہلاتا ہے۔

سوال......:اس نوع ''مؤتلف ومختلف'' کی معرفت کا فائدہ کیا ہے؟

جواب......:اس نوع ''مؤتلف ومختلف'' کی معرفت کا فائدہ یہ ہے کہ:تصحیف اور تحریف سے محفوظ رہنا،علی بن مدینی کہتے ہیں جو تصحیف اسماء میں ہوتی ہے اس کا سمجھنا نہایت مشکل ہے،کیونکہ قیاس کو اس میں کچھ دخل نہیں اور سیاق وسباق سے بھی اس کا پتہ نہیں چلتا۔

متشابہ

سوال......:متشابہ کسے کہتے ہیں؟

جواب......:متشابہ:(یہ قسم مذکورہ دونوں قسموں کو شامل ہے وہ اس طرح کہ)راویوں کے نام تلفظ اور خط میں متفق ہوں اور آباء کے نام تلفظ میں مختلف اور خط میں متفق یا اس کے برعکس ہوں (آباء کے نام تلفظ اور خط دونوں میں متفق ہوں اور راویوں کے نام تلفظ میں مختلف اور خط میں متفق ہوں)متشابہ کہلاتا ہے۔

جیسے محمد بن عَقیل (عین پر زبر) یہ نیسابوری ہیں،اور محمد بن عُقیل (عین پر پیش) یہ فریابی ہیں،(راویوں کے نام مکمل متفق اور آباء کے نام صرف خطا متفق) اور اسی طرح مشہور تابعی شریح بن نعمان (شین اور حاء سے) اور امام بخاری کے شیخ سریج بن نعمان (سین اور جیم سے) (راویوں کے نام صرف خطا متفق اور آباء کے نام مکمل متفق)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ اقسام سے ماخوذ

متفرع اقسام

سوال......:راویوں اوران کے باپ کے اسماء میں حرفی اتفاق واختلاف کیا ہے؟

جواب......:پھر متفق ومؤتلف اور متشابہ سے کئی اقسام پیدا ہوتی ہیں ،ان میں سے ایک قسم یہ ہے کہ خطا اتفاق ،لفظا اختلاف اسم راوی یا اس کے والد کے نام میں ہو ،اور وہ ایک حرف یا دو میں ہوتا ہے اس کی دوصورتیں ہیں:

①:......تعداد حروف میں مساوی ہوں۔جیسے محمد بن سنان یہ راویوں کی ایک جماعت کا نام ہے جن میں امام بخاری کے شیخ عوقی شامل ہیں۔

②:......تعداد حروف میں مساوی نہ ہوں۔جیسے حفص بن میسرہ یہ امام بخاری کے استاذ ہیں اور مالک کے طبقہ سے ہیں اور جعفر بن میسرہ مشہور شیخ ہیں یہ عبیدالرحمٰن بن موسیٰ کوفی کے استاذ ہیں ، ان دونوں میں مساوات نہیں پہلے اسم میں تین حروف ہیں اور دوسرے اسم میں چار حروف ہیں۔

دوسری قسم :وہ اسماء جو لفظ اور خط کے لحاظ سے متفق ہوں لیکن بعض حروف کی تقدیم و تأخیر سے دونوں میں اشتباہ پیدا ہو جائے۔جیسے اسود بن یزید اور یزید بن اسود۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ:

طبقات رواۃ

سوال......: طبقات رواۃ سے کیا مراد ہے؟

جواب......: طبقہ سے مراد ایسی جماعت جو عمر اور مشائخ سے ملاقات میں مشترک ہو۔

سوال......: طبقات رواۃ کا کیا فائدہ ہے؟

جواب......: طبقات رواۃ کے چند فوائد مندرجہ ذیل ہیں:

① دو اسماء میں مشتبہ راویوں کے اختلاط سے محفوظ رہنا۔

② تدلیس کے ظہور سے باخبر رہنا۔ ③ عنعنہ کی حقیقی مراد کا معلوم ہونا۔

سوال......: کیا ایک راوی کا دو طبقوں میں شمار ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب......: کبھی کبھار ایک راوی کا دو طبقوں میں شمار ہو جاتا ہے۔ جیسے انس بن مالک، ان کو یہ عشرہ مبشرہ صحابہ اور کم عمر صحابہ کے طبقہ میں شمار کیا جاتا ہے۔

معرفت تاریخ پیدائش و وفاتِ رواۃ

سوال......: معرفت تاریخ پیدائش و وفات کا کیا فائدہ ہے؟

جواب......: معرفت تاریخ پیدائش و وفات کا فائدہ یہ ہے کہ بعض شیوخ سے ملاقات کے جھوٹے دعوے دار سے امن ملے گا جو دعوی حقیقت حال میں درست نہ ہو۔

معرفت شہر و وطنِ رواۃ

سوال......: معرفت شہر اور وطن کا کیا فائدہ ہے؟

جواب......: معرفت شہر اور وطن کا فائدہ یہ ہے کہ دو ناموں کے اختلاط سے امن ملے گا جبکہ دونوں نام متفق ہوں مگر شہر اور وطن سے الگ ہو جائیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل [۱]:

اسماء، کنیت وانساب، القاب کی پہچان

سوال......: ناموں اور کنیتوں کی پہچان کیوں ضروری ہے؟

جواب......: کنیتوں والے راویوں کے ناموں کو اور ناموں والے راویوں کی کنیتوں کی پہچان کی بھی اشد ضرورت ہے کیونکہ کبھی راوی کو اس کے نام کے ساتھ اور کبھی اس کی کنیت کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے تو ان ناموں اور کنیتوں سے ناواقف آدمی ان کو دو شخص گمان کر لیتا ہے حالانکہ یہ ایک آدمی ہے۔

سوال......: الأسماء والکنی کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: الأسماء والکنی کی مندرجہ ذیل گیارہ (۱۸) قسمیں ہیں:

① وہ راوی جو کنیتوں کی بجائے اپنے ناموں سے مشہور ہو گئے ہیں۔

② وہ راوی جو نام کی بجائے کنیتوں سے مشہور ہو گئے ہیں۔

③ وہ راوی جن کی کنیت ہی ان کا نام ہے، یہ بہت کم ہے۔

④ وہ راوی جن کی کنیتوں میں اختلاف کیا گیا ہو، یہ بہت زیادہ ہے۔

⑤ وہ راوی جن کی کنیتیں، اوصاف والقاب ایک سے زیادہ ہیں۔

جیسے ابن جریج ان کی دو کنیتیں ہیں: ابوخالد اور ابوالولید۔

⑥ وہ راوی جن کی کنیتیں ان کے آباء کے ناموں کے موافق ہو جائیں۔

جیسے، ابواسحاق ابراہیم بن اسحاق المدنی۔

⑦ وہ راوی جن کے آباء کی کنیتیں ان کے ناموں کے موافق ہو جائیں۔

جیسے اسحاق بن ابواسحاق تمیمی۔

⑧ وہ راوی جن کی کنیت ان کی بیویوں کی کنیت کے موافق ہو جائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسے ابوایوب اور ام ایوب جو دونوں صحابہ ہیں۔

⑨ وہ راوی جن کے آباء کے نام ان کے مشائخ کے ناموں کے موافق ہو جائیں۔

جیسے ربیع بن انس جو سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اس کا باپ بکری تھا اور اس کا شیخ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم۔

⑩ وہ راوی جس کی نسبت غیر باپ کی طرف ہوتی ہے۔

جیسے مقداد بن اسود، مقداد کو اسود بن عبد یغوث زہری کی طرف اس لئے منسوب کیا گیا کیونکہ وہ ان کے زیر کفالت تھا تو اس نے اسے متبنیٰ بیٹا بنا لیا تھا اصل میں وہ مقداد بن عمرو بن ثعلبہ کندی ہے۔

⑪ وہ راوی جس کی نسبت ماں کی طرف ہوتی ہے۔

جیسے بلال بن حمامہ اس کے باپ کا نام رباح ہے اور اسماعیل بن علیہ اس کے باپ کا نام ابراہیم بن مقسم اسدی ولاء۔

⑫ وہ راوی جن کی نسبت ایسی چیز کی طرف ہوتی ہے جسے ذہن جلدی قبول نہیں کرتا۔

جیسے خالد حذاء (موچی) دراصل خالد موچیوں کے ساتھ بیٹھا کرتا تھا۔

⑬ وہ راوی جس کی نسبت اس کے دادا کی طرف ہوتی ہے۔

تا کہ اس شخص سے اشتباہ نہ ہو جو اس کا اور اس کے دادا کا ہم نام ہو۔

⑭ وہ راوی جن کے نام اور ان کے آباء کے نام اور ان کے اجداد کے نام متفق ہو جائیں۔

جیسے ''حسن بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب''

⑮ وہ راوی جو اپنے دادا کا اور اس کا والد اپنے دادا کا ہم نام ہو۔

جیسے ابو یمن زید بن حسن بن زید بن حسن۔

⑯ وہ راوی جن کے نام اور ان کے مشائخ کے نام اور ان کے مشائخ کے مشائخ کے نام متفق ہو جائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسے "عمران عن عمران عن عمران" پہلا عمران قصیر ہے دوسرا عمران ابورجاء عطاردی ہے تیسرا عمران بن حصین معروف صحابی ہیں۔

⑰ وہ راوی جس نام اور اس کے باپ دادے کا نام وہی ہو جو اس کے شیخ کا نام اور شیخ کے باپ دادے کا نام ہو۔

جیسے راوی: حسن بن احمد بن حسن بن احمد، شیخ: حسن بن احمد بن حسن بن احمد، راوی کو ابوعلاء ہمدانی عطار کہا جاتا ہے اور شیخ کو ابوعلی اصفہانی حداد، ابوموسی مدینی نے اس باب میں ایک رسالہ تحریر کیا ہے۔

⑱ وہ راوی جن کے تلامذہ کے نام ان کے مشائخ کے ناموں کے موافق ہو جائیں۔

جیسے امام بخاری سے امام مسلم صاحب صحیح مسلم روایت کرتے ہیں اور امام بخاری اپنے شیخ مسلم بن ابراہیم فراہیدی ازدی سے روایت کرتے ہیں۔

جو اس نوع سے ناواقف ہے وہ جب سنے گا کہ "حدثنا مسلم عن البخاری عن مسلم" تو وہ گمان کرے گا کہ یہ سند مقلوب ہے یا اس میں تکرار ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

مجرد اسماءِ رواۃ کی پہچان

سوال......: کیا مجرد اسماء کی پہچان ضروری ہے؟

جواب......: مجرد اسماء کی پہچان بھی ضروری ہے، چند ایک ائمہ حدیث نے تمام راویوں کے ناموں کو تحریر کر دیا ہے۔

لہذا ابن سعد نے طبقات میں ابن ابوخیثمہ اور امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اور ابن ابوحاتم نے "جرح وتعدیل" میں ان تمام راویوں کے اسماء کو جمع کر دیا ہے اور عجلی، ابن حبان اور ابن شاہین نے صرف ثقات کے ناموں کو جمع کیا ہے، ابن عدی اور ابن حبان صرف مجروحین کے ناموں کو جمع کیا ابونصر نے بخاری کے رجال کو ابوبکر منجویہ نے مسلم کے اور ابوفضل ابن طاہر نے ان دونوں کے اور ابوعلی جیانی نے صرف ابوداؤد کے رجال کو جمع کیا ہے اور چند

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مغاربہ نے نسائی و ترمذی کے رجال کو اور عبدالغنی مقدسی نے صحاح ستہ کے رجال کو اپنی کتاب ''الکمال'' میں جمع کیا ہے۔

مزی نے ''تہذیب الکمال'' کے نام سے ''الکمال'' کی تنقیح کر دی پھر میں (ابن حجر) نے اس کو ملخص کر کے اس میں بہت سے امور کا اضافہ کر کے اس کا نام "تھذیب التھذیب" رکھا جو اصل سے ایک ثلث زائد ہے۔

مفرد اسماءِ رواۃ کی پہچان

سوال......: کیا مفرد اسماء کی پہچان ضروری ہے؟

جواب......: مفرد اسماء (جن کا ہم نام نہ ہو) کی پہچان بھی ضروری ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن ہارون نے اس کے متعلق ایک کتاب لکھی ہے اس میں اس طرح کے اسماء کو ذکر کیا جن میں سے بعض کا تعاقب بھی کیا گیا ہے۔

لہذا صغدی بن سنان جو ضعیف ہے اس کے متعلق حافظ ابوبکر نے لکھا ہے کہ اس نام کا دوسرا کوئی شخص نہیں لیکن یہ غلط ہے اس لئے کہ ابن ابو حاتم نے جرح و تعدیل میں لکھا ہے کہ صغدی کوفی کی ابن معین نے توثیق کی ہے اور صغدی سنان ضعیف راوی ہے۔

اسی طرح سندر (فتحہ کے ساتھ) مولی زنباع جذامی جو صاحب الروایہ صحابی ہیں اس نام کا دوسرا کوئی شخص نہیں ہے۔

مجرد و مفرد کنیت اور لقبِ رواۃ کی پہچان

سوال......: کیا مجرد و مفرد کنیتوں اور القاب کی پہچان ضروری ہے؟

جواب......: مجرد و مفرد کنیتوں اور القاب کو پہچاننا اہم ہوتا ہے۔

لقب کبھی اسم کے لفظ سے ہوتا ہے۔ جیسے نبی اکرم ﷺ کا غلام سفینہ۔

اور کبھی کنیت کے لفظ سے ہوتا ہے۔ جیسے ابوتراب۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور کبھی کسی عیب سے مأخوذ ہوتا ہے۔جیسے اعمش۔

اور کبھی کسی پیشہ سے ماخوذ ہوتا ہے۔جیسے عطاء۔

نسبتِ رواۃ کی پہچان

سوال......: کیا انساب کی پہچان ضروری ہے؟

جواب......: انساب (نسبتوں) کی پہچان ضروری ہے: نسبت کبھی قبیلہ کی طرف ہوتی ہے، اور یہ متقدمین میں زیادہ ہے، جیسے "القرشی" (قریش قبیلے کی طرف نسبت) اور "الدوسی" (دوس قبیلے کی طرف نسبت)

اور کبھی نسبت وطن کی طرف ہوتی ہے اور یہ متاخرین میں زیادہ ہے اور وطن کی طرف نسبت عام ہے: شہر یا جاگیر (کھیت) یا محلہ یا محل کی طرف۔

اسی طرح نسبت فن یا پیشہ کی طرف ہوتی ہے جیسے "الخیاط" درزی، یہ فن ہے اور "البزار" کپڑا فروخت کرنے والا، یہ پیشہ ہے۔

اور کبھی کبھار انساب لقب کی صورت میں واقع ہوتے ہیں جیسے خالد بن مخلد قطوانی کوفی قطوان کی طرف نسبت ہے (اور وہ ہے جو لمبے پاؤں والا ہو اور پاؤں ملا کر چلے) وہ اس لقب سے غصہ کیا کرتے تھے۔

لقب ونسبتِ رواۃ کے اسباب کی پہچان

سوال......: کیا لقب ونسبت کے اسباب کی پہچان ضروری ہے؟

جواب......: لقب ونسبت کے اسباب کی پہچان ضروری ہے: کیونکہ کبھی یہ ظاہر کے برخلاف ہوتے ہیں، جیسے معاویہ بن عبدالکریم "الضال" (بھولنے والا) یہ مکہ مکرمہ میں راستہ بھول گئے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موالی

سوال......: کیا موالی کی پہچان ضروری ہے؟

جواب......: راویوں میں سے موالی کی پہچان ضروری ہے۔

ولاء کی اقسام

سوال......: ولاء کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: ولاء: (تعلق، رشتہ داری) کی تین قسمیں ہیں:

① ولاء العتاقۃ: (آزادی) اکثر راوی اپنے آزاد کنندہ قبیلے کی طرف منسوب ہیں۔

② ولاء الاسلام: جس کے ہاتھ پر اسلام قبول کرے، تو اس کی طرف نسبت کرے۔

③ ولاء بالحلف: باہمی تائید و نصرت پر ایک دوسرے سے معاہدہ کرنا۔

سوال......: کیا لفظ مولی، مولی اعلی کے لیے بولا جاتا ہے یا مولی اسفل کے لیے؟

جواب......: مولی اعلی اور مولی اسفل دونوں کے لیے لفظ "مولی" مشترک ہے۔

مولی اعلی سے مراد: ① معتق: آزاد کرنے والا ② محالف: جس سے معاہدہ کیا جائے۔

③ وہ آدمی جو دوسرے کے ہاتھ پر مسلمان ہوا ہے۔

مولی اسفل سے مراد: ① معتَق یا عتیق: آزاد کیا ہوا ② محالِف: معاہدہ کرنے والا۔

③ وہ آدمی جو دوسرے کے ہاتھ پر مسلمان ہوا ہو۔

بہن بھائی رواۃ کی پہچان

سوال......: کیا بہن بھائیوں کی پہچان ضروری ہے؟

جواب......: راویوں میں سے بہن بھائیوں کی پہچان ضروری ہے، اس فن میں قدماء میں سے علی بن مدینی نے تصنیف کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال......: بہن بھائیوں کی معرفت کے کیا فوائد ہیں؟

جواب......: بھائیوں اور بہنوں کی معرفت کے فوائد مندرجہ ذیل ہیں:

① اشتباہ میں پڑنے سے اطمینان رہنا۔ ② متعدد راویوں کو ایک گمان کرنے سے محفوظ رہنا۔ ③ آباء کا ہم نام ہونے کی وجہ سے ان کے بیٹوں کو بھائی گمان کرنے سے سالم رہنا۔

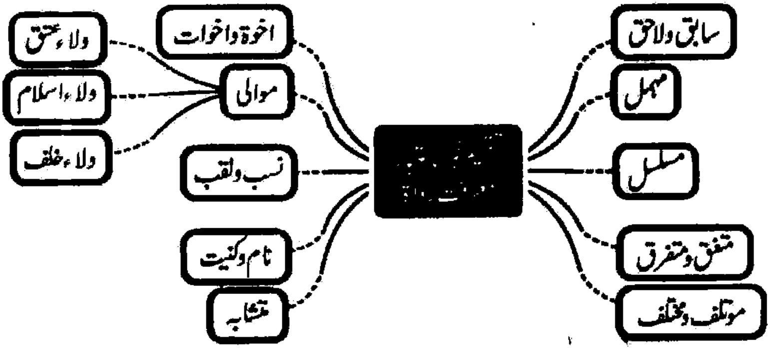

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سماع وروایت حدیث کی پہچان

سوال......: کیا تحمل واداء حدیث کی پہچان ضروری ہے؟

جواب......: تحمل (سماع) واداء (روایت) حدیث کی پہچان انتہائی ضروری ہے، اصح یہ ہے کہ سن تحمل میں تمیز کا اعتبار ہے اور یہ سماع میں ہے لیکن محدثین کی عادت تھی کہ وہ اپنے بچوں کو حدیث کی مجلس میں حاضر کیا کرتے تھے اور لکھ دیتے تھے کہ یہ مجلس میں حاضر ہوا ہے البتہ ایسی صورت میں سنانے والے کی اجازت ضروری ہے، اور طلب حدیث کے لیے عمر کی قید نہیں ہے صرف قابلیت شرط ہے۔

حدیث لکھنا وموازنہ کرنا

اور بیان کرنا اور حصول کے لیے سفر کرنا

سوال......: کتابت حدیث کسے کہتے ہیں؟

جواب......: کتابت حدیث: حدیث کو انتہائی واضح خط سے لکھنا اور اس کے مشکل الفاظ پر اعراب اور نقطے لگانا اور اگر ممکن ہو تو ساقط حروف کو دائیں حاشیہ پر لکھنا ورنہ بائیں پر لکھنا کتابت حدیث کہلاتا ہے۔

حدیث کا تقابل کرنا

سوال......: عرض حدیث کسے کہتے ہیں؟

جواب......: عرض حدیث: یہ ہے کہ طالب علم شیخ کے ساتھ (اس سے سنی ہوئی روایات کا) تقابل کرے برابر ہے کہ شیخ اپنے اصل سے دیکھے یا اپنے حافظے پر اعتماد کرے، یا طالب علم شیخ کے علاوہ کسی دوسرے ثقہ کے ساتھ تقابل کرے، یا طالب علم خود شیخ کے اصل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نسخے یا فرعی نسخے کے ساتھ تقابل کرے۔

حدیث لینا، سننا

سوال......: سماع حدیث کسے کہتے ہیں؟

جواب......: سماع حدیث: مشائخ سے احادیث لینا و حاصل کرنا، اور اس کی شرط یہ ہے کہ شیخ احادیث خود پڑھ رہا ہو یا اس پر پڑھی جا رہی ہوں بہر حال طالب علم سماع کے وقت بیدار رہے اور کوئی ایسی کلام کرنے یا پڑھنے یا نہ سنی ہوئی بات لکھنے میں مشغول نہ ہو جو (سماع) میں خلل ڈالتی ہیں۔

حدیث بیان کرنا

سوال......: اسماع حدیث کسے کہتے ہیں؟

جواب......: اسماع حدیث: شیخ کا اپنے تلامذہ کو احادیث بیان کرنا ہے، اس کی شرط یہ ہے کہ شیخ احادیث بیان کرتے اور سنتے وقت بیدار رہے ایسی چیز کے ساتھ مشغول نہ ہو جو خلل ڈال سکے اور اس کی یہ ادائیگی اس کے اس اصل نسخے سے ہو جس میں اس نے سنا ہے یا فرعی نسخے سے ہو جس کا اصل کے ساتھ تقابل کیا گیا ہو، اور اگر شیخ بیان کرنے سے معذور ہو تو (اپنی احادیث کو بیان کرنے کی) اجازت دے کر یہ کمی پوری کردے۔

حصول حدیث کے لیے سفر کرنا

سوال......: الرحلة فی طلب الحدیث کسے کہتے ہیں؟

جواب......: الرحلة فی طلب الحدیث: یہ ہے کہ راوی اپنے علاقہ کے محدثین کی احادیث کا احاطہ کرنے کے بعد متون و اسانید کے حصول کے لیے اپنے علاقہ کو چھوڑ دے، اور اس کی کوشش و محنت اور تگ و دو اسانید حاصل کرنے سے زیادہ متون حاصل کرنے پر ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث کے موضوع پر تصنیف کرنا

سوال......:التصنیف فی الحدیث سے کیا مراد ہے؟

جواب......:التصنیف فی الحدیث سے مراد: یہ ہے کہ جو شخص حدیث کے موضوع پر تصنیف کرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو واجب ہے کہ وہ اس کے ساتھ مشغول رہے، متفرق احادیث کو جمع اور دور و بعید روایت کو قریب کر دے اور مشکل و پیچیدہ روایت کی وضاحت اور مجمل کو بیان کر دے، اور اپنی تصنیف کی تنقیح وتہذیب کرے اور بار بار اعادہ نظر کرے اور اس کی تصنیف ایسی ہونی چاہیے جس کی عام ضرورت ہو اور اس کا فائدہ زیادہ ہو۔

تصنیف کی اقسام

سوال......:تصنیف کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......:تصنیف کی آٹھ قسمیں ہیں: ① جوامع ② مسانید ③ معاجم ④ علل ⑤ جزاء ⑥ اطراف ⑦ مستدرکات ⑧ مستخرجات

① جوامع

سوال......:جوامع کسے کہتے ہیں؟

جواب......:جوامع: یہ جامع کی جمع ہے یہ ہر وہ کتاب ہے جس میں عقائد واحکام اور رقاق و طعام، سفر کے آداب، تفسیر اور سیر، تاریخ وفتن اور مناقب اور مثالب کی احادیث کو جمع کیا گیا ہو۔

② مسانید

سوال......:مسانید کسے کہتے ہیں؟

جواب......:مسانید: مسند ہر وہ کتاب ہے جس میں صحابہ کی روایات علیحدہ علیحدہ درج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی جاتی ہیں اور احادیث کے صحیح یا حسن ہونے اور باب کی مناسبت کی کوئی قید نہیں ہوتی۔

③ معاجم

سوال......: معاجم کسے کہتے ہیں؟

جواب......: معاجم: معجم ہر وہ کتاب ہے جس میں احادیث مشائخ کی ترتیب پر ذکر کی جاتی ہیں اور اکثر یہ ترتیب حروف ہجاء پر ہوتی ہے۔ جیسے امام طبرانی کی تینوں معاجم ہیں۔

④ علل، معلول

سوال......: علل کسے کہتے ہیں؟

جواب......: علل: وہ کتب ہیں جو معلول احادیث کو مع علتوں کی وضاحت کے ساتھ جمع کرنے والی ہیں، امام احمد، دارقطنی اور ابن ابی حاتم نے اس فن میں تصنیف کیں ہیں۔

⑤ اجزاء

سوال......: اجزاء کسے کہتے ہیں؟

جواب......: اجزاء: جزء وہ کتاب ہے جس میں ایک آدمی کی احادیث جمع کی جاتی ہیں برابر ہے کہ وہ آدمی صحابی ہو یا تابعی وغیرہ ہو یا ایک موضوع کے متعلقہ احادیث ذکر کی جاتیں ہیں جیسے "جزء رفع الیدین فی الصلاۃ" ہے۔ یہ امام بخاری کی تصنیف ہے۔

⑥ اطراف

سوال......: اطراف کسے کہتے ہیں؟

جواب......: اطراف: سے مراد احادیث کا ایسا حصہ (طرف) ذکر کر دیا جائے، جو بقیہ حدیث پر دلالت کرنے والا ہو، اور اس کی اسانید جمع کر دی جائیں اور یہ کام تمام کتب احادیث کے ساتھ محیط بھی ہوسکتا ہے اور چند مخصوص کتب کے ساتھ مقید بھی، قاضی ابویعلی بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فراء نے اس موضوع میں ایک کتاب لکھی ہے۔

⑦ مستدرکات

سوال......: مستدرکات کسے کہتے ہیں؟

جواب......: مستدرکات: مستدرک ہر وہ کتاب ہے جس میں کسی کتاب سے رہ جانے والی احادیث اس کتاب کے مصنف کی شرط پر جمع کر دی جائیں، جیسے ''ابوعبداللہ حاکم'' کی تصنیف ''المستدرك على الصحيحين'' ہے۔

⑧ مستخرجات

سوال......: مستخرجات کسے کہتے ہیں؟

جواب......: مستخرجات: مستخرج ہر وہ کتاب ہے جس میں کسی کتاب کی احادیث اس مصنف کی سند کے علاوہ کسی دوسری صحیح سند کے ساتھ جمع کی جائیں اور ''مستخرج'' اس مصنف کے ساتھ اس کے شیخ یا اوپر کسی طبقہ میں مل جائے۔ جیسے ''ابونعیم اصبہانی'' کی کتاب ''المستخرج على الصحيحين'' ہے۔

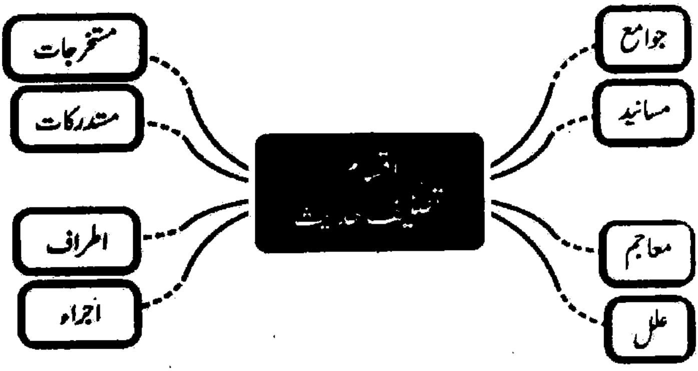

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ وطالب علم کے آداب

سوال......: شیخ وطالب کے آداب سے کیا مراد ہے؟

جواب......: شیخ و طالب علم کے آداب کی معرفت بھی ضروری ہے: اسی طرح نیت کے درست ہونے اور دنیاوی اغراض ومقاصد سے دل کے بری ہونے اور خوش اخلاق ہوں، اور علم پر عمل کرنے اور مسلمانوں کی خیرخواہی کرنے میں شیخ و طالب علم برابر کے شریک اور برابر کا حق رکھتے ہیں۔

سوال......: صرف شیخ کے آداب کیا ہیں؟

جواب......: وہ آداب جن کا تعلق صرف شیخ ومعلم کے ساتھ ہے مندرجہ ذیل ہیں:

① شیخ بوقت ضرورت حدیث بیان کرے۔

② بڑے عالم کی موجودگی میں حدیث بیان نہ کرے بلکہ اس کی طرف راہنمائی کرے

③ کسی کی غلط نیت کی وجہ سے حدیث بیان کرنا مت چھوڑے

④ خوب اچھی طرح طہارت کا اہتمام کرے۔

⑤ حدیث کی مجلس میں عزت ووقار سے تشریف رکھے۔

⑥ کھڑے ہوکر یا جلدی میں یا مجبوری کے بغیر راستے میں حدیث بیان نہ کرے۔

⑦ اور جب اسے بڑھاپے یا کسی خوف یا بینائی ختم ہو جانے کی وجہ سے یا اس جیسی کسی دوسری وجہ سے حدیث بھولنے یا خلط ملط ہونے کا ڈر ہو تو حدیث بیان کرنا چھوڑ دے۔

⑧ جب املاء کی مجلس کا اہتمام کرے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ کاتب بیدار مغز ہو

سوال......: صرف طالب علم کے آداب کیا ہیں؟

جواب......: وہ آداب جن کا تعلق صرف طالب علم ومتعلم کے ساتھ ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① طالب کو چاہیے کہ اپنی شیخ کی عزت و تعظیم کرے کیونکہ یہ علم کی عظمت اور علم سے نفع حاصل کرنے کا سبب ہے۔

② حصول علم کے لیے مکمل جدوجہد اور کوشش کرنے میں تکبر و حیا مانع (ورکاوٹ) نہ بنے اگرچہ اس سے علم حاصل کرے جو اس سے عمر و منزلت اور نسب میں کم تر کیوں نہ ہو۔

③ علم کے ضبط و تقیید کا اہتمام کرے۔

⑤ ضبط کردہ احادیث کا اپنے ساتھیوں کے ساتھ مذاکرہ کرے۔

23528

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "